



اشد العذاب على مسيلمة الغنجاب
یعنی دین مرزا، کفر خالص ہے

حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری



الحمد لله الذي ازهد الباطل فجاء الحق وزهد الباطل ان
الباطل كان زهوقا ونزول من القرآن مانع شفاء ورحمة
للمؤمنين ولا يزيد الظالمين الا خسارا وعلى الله وعلى
عبر خلقه وعلى الامية ورسوله وعليهم وعلى الامم وصحبه
ومسلم تسليما كثيرا كبيرا

نہایت۔ اس رسالہ کی غرض یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جتنی کتاب اور اس
کے لکھنے اور جو اس کے عقائد باطلہ پر مبنی ہوئے کے بعد اس کو اپنی سے کوئی صلہ کا
مسلمان بھی سمجھیں وہ سب کافر اور مرتد ہیں۔ مرزا قادیانی اور تمام مرزائی جاہل و پستی
کا جہی ہیں یا قدی (ایک گستاخ مرزائی نے اس جہ سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو
قدی بھی کہا جاتا ہے اس کا کافی جاننے کے لیے قادیان کی نسبت بیان کیا قادیانی کے
قدی تھے اب دادرہ عبدالرحمن صاحب سوگبری کے پرے اشعار تو یاد نہیں مگر ایک شعر
یاد ہے۔

قادیانی کا ہو گیا قدی ہ ہونے تھا یاد بونٹی پانی
۔۔۔ اس جہ سے مرزا احمد اور ان کے لکھنے کو قدی قادیانی کو پستی اور
مفلک مرزائیوں کو مرزائی و قادیانی کہا جائے گا۔) یہاں (چونکہ مرزائی مرزا احمد کو یہاں
صاحب کہتے ہیں اس جہ سے ان کی طرف نسبت یہاں ہو گی یہاں کی جہ بھی آگے کاہر

ہو جائے گی یہ بھی قدرتی ہیں۔) اور یہی انہی کی عقیدہ الدین کے اہل ہوں، یا مکہ چوری یا
 چھاپری کے ہوا غلو، اسلام سے سب خارج ہیں۔ مرتہ ہیں کافر ہیں۔ جو بعض مسلمان
 ان کے کفریات لھون پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کو مسلمان ہی جانتے یا کہتے ہیں ان
 کی غرض ہے اعتبار ہو یا تحفظ؟ بہت یا مسلمانوں کی مردم چوری کا زیادہ کرنا یہ لوگ
 بھی مرزا قادری اور مرزائیں کی طرح اسلام سے خارج اور اپنے ہی مرتہ ہیں۔

انہیں وہ غرضوں کے اعتبار کے لیے یہ رسالہ لکھا گیا ہے جو شخص اس رسالہ کو
 اول سے آخر تک پڑھے گا اس کو ان دلوں امروں میں انکاد اٹھ تھائی شبہ ہائی نہ رہے
 گا۔ چنانچہ اسلام دلائل سے زیادہ مسلمان کے نزدیک کوئی چیز بھی نہیں ہے اس حد سے
 جن حضرات کو مرزا قادری یا مرزائیں کے کفر و بدعت میں کوئی شک و شبہ ہو وہ اس
 رسالہ کو ضرور بالضرور کم سے کم ایک مرتبہ غور فرمائیں۔ وما علیہ الا البلاغ۔

یہ رسالہ مرزائیت کے چاک کرنے کے لیے ایک میگزین ہے، اس میں ان کے
 وہ کفریات ہیں جن سے انکار نا ممکن ہے ہر بے دین اور مرزائی بالعموم اور بعض مسلم
 مرزائی اور اکثر نچری اور بعض انگریز ہی تعلیم یافتہ بھی شبہ کرنے لگتے ہیں کہ خاندانی منہج
 میں بہت جھٹ کرتے ہیں دعویٰ دعویٰ فرامی باتوں میں کفر کا دعویٰ دے دیتے ہیں آپس
 میں ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ ہر جماعت دوسری جماعت کو کافر بتاتی ہے علماء کی
 شیریں شیریں بھی یہاں میں ہوتی ہی نہیں علماء اسلام کا آج سے نہیں بھٹ سے بھی کام رہا
 ہے۔ جو قوم کا مسلح فخر غلو ہوا جو دلائل خیالی وسیع الجملہ دلائل دماغ ہوا جس نے
 مسلمانوں کو ترقی کی راہ بتائی اس کا اور تو ان سے کہو نہ ہو سکا اس خوف سے کہ لوگ اس
 کے منکر نہ ہو جائیں۔ امد سے ملوے ملوے میں فرق نہ آجائے ایک ہی ہاتھ ان کا
 خوب صاف تھا، اسی کی تمام سرسختی کی قحی میں بڑی بڑی سرسختی لگا کر کفر کا دعویٰ دے
 دیا۔ سچا ہے کہ ان کے منہج سے نہ کوئی بڑا عالم چاہ نہ کسی دل غلبہ غلبہ صوفی نے
 نہایت پائی نہ کسی دنیا دار کو ان کفر کے عینک دلوں نے کھن لینے دیا نہ کسی دہراد کو آرام
 سے پار خا کرنے دی۔ فرض ان کے نکالنے سے کوئی بھی نہ چاہا، جہا علماء کی منہج کی طرف
 اصلاً تہہ ہی نہ ہوئی چاہئے، اول اول یہ کافر کہتے ہیں بعد میں جسے کافر کہا تھا پھر اس
 کے منکر ہو کر اسی کو دلی اور غوث اور غلب کہہ کر اس کے نقصان میں تصانیف کر کے جن
 امور کو موجب کفر کہا تھا اب انہیں امور کو سوارف قرار دے کر انہیں اور کرامات بتاتے ہیں۔

اس آخری بات کو قدر سے تفصیل سے رسالہ ”دلائل ایمان مرزا کا وہاں“ بیان

کیا ہے وہاں ملاحظہ ہو بقدر ضرورت یہاں بھی عرض کر دیا جائے گا۔ نہ علماء اسلام جلد ہاتھ دینے لڑیں، وہ علماء اور اچھوتی امور میں کوئی غلطی کرتا ہے بلکہ جب تک آفتاب کی طرح نکلے گا، یہ حق پرست جماعت بھی ایسی برکت نہیں کرتی حتیٰ التوحید کام میں جاوے گی کہ کج سنی بیان کرتے ہیں مگر جب کسی کا دل ہی جنم میں جائے گا چاہے وہ خود ہی اسلام کے وسیع دائرہ سے خارج ہو جائے تو علماء اسلام مجبور ہیں جس طرح مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے اسی طرح کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے چنانچہ علماء اہل حق مرزا قادیانی کے معاملہ ہی میں معلوم ہو جائے گا کہ علماء نے کس قدر احتیاط کی، مگر جب کام میں جبریل کی گھاٹلی نہ رہے اور کفر آفتاب کی طرح روشن ہو جائے تو پھر جو غلطی کے چارہ ہی کیا ہے ۔

اگر عالم کرنا چاہے چارہ بہت ہے اگر خاموشی بخیم مگر بہت اپنے وقت میں اگر علماء سکوت کریں اور غفلت کر لیں ہو جائے تو اس کا وہاں کس پر ہوگا؟ آخر علماء کا کام کیا ہے جب وہ کفر و اسلام میں فرق بھی نہ بتائیں تو اور کیا کریں گے۔ بندہ کی عرض کو بطور غلط فہمیاں تو خدا چاہے جو عرض کرتا ہیں اس کا اقرار ہی کرتے ہو گے۔

مرزا اور ان کے جملہ اذئاب قطعاً کافر اور اسلام سے خارج ہیں

مرزا قادیانی نے بڑا ہی احمقہ میں ایک جگہ یہ مضمون لکھ کر فرمایا ہے کہ ”بھری مساوات کے لیے جو شکایات لکھے دیتے گئے ہیں وہ ایک کرڈ ہیں گے اور اگر بہت ہی جانچ کی جائے تو اس لاکھ سے تو کم ہو ہی نہیں سکتے۔“

(بڑا ہی احمقہ پر صدر عالم ص ۵۸، نوائے جہان ص ۷۷)

یہ تو مرزا قادیانی کی کہ ہے اور وہ جھوٹ ہے جس کے لیے شیطان نے انہیں دی کی ہوگی، مگر ہاں اگر میں یہ کہوں کہ مرزا قادیانی کے کفر کے وجوہات ایک کرڈ ہو گئے اور اگر بہت ہی جانچ کی جائے تو اس لاکھ سے کم نہ ہوں گے تو جاننا یہ مبالغہ نہ ہو گا اور جس طرح سے مرزا قادیانی نے اپنے کلمات ایک کرڈ لکھ لاکھ حجت کے ہیں اگر پچھائی اور قدنی غلطی تو یہ کا وعدہ کریں تو پھر میں اس کو ظاہر بھی کر دوں اور بتا دوں کہ مرزا قادیانی نے جو شیخ علی کا کمر حیا تھا تو کر گیا مگر ہاں کفر جو مرزا قادیانی پر ماضی لازم ہے اگر کم سے کم اس لاکھ سے بھی کافر نہ ہوتے تو یہ کیسے صادق ہو گا

کہ مرزا قادیانی کی تمام نہیں لے خبر دی تھی مرزا نہیں، بھائی، قندہ و غیرہ و غیرہ میں جو
 کہا ہوں غلط ہے مرزا قادیانی کے اختلاف اسلام نہیں، دماغ کی غلطی کا اثر نہیں، کسی لڑکی
 کے عشق کے بخیر نہ بھارت نہیں ہیں جس نے دل و دماغ کو پریشان کر دیا ہو، اس جان
 کی مداخلت ہے ہے جس کو بھائی یا بھائی خدا چاہے حال ہے، اگر بہت ہے تو کوئی
 مرزائی قادیانی مرد میدان بنے اور اپنا اور اپنے گروہ کا کم سے کم کفر اور ارتداد ہی دماغ کر
 دے۔ محمد، صحت، دل، امام، نبی، رسول، اہل گہاری، اہل حق، اہل حق، حاکم، ہونا،
 حاکم ہونا، اختلاف اللہ جتنے، مرگ، اہل مرگ، جیسی، سوئی، آدم، نوح، اور اہل، چھٹ
 فرض قرآن و نبیاء اور کئی انبیاء ہونا بلکہ ان کی مثل ہونا، ہاں سب سے بڑا ہونا، خدا اور کے
 آسمان و زمین جانا ۔

تو کد زمین رہی کوئے ساختی کہ ہا آسمان نزع و راجعی
 کیوں نہ ہو، اہل حق ہونے کا بھی خواب نہیں نہیں دنی آجکی۔ نقل کفر کفر
 باشد، احمد اہل کا طیل کیا جائے تو اہل بھی ہوئے اور جری اللہ فی حلال الانبیاء
 بھی تو انہام ہے اب تو صہم من قصصنا علیک ومنہم من لم یقصص علیک
 کے اہل صدائیں ہو گئے۔

فرض مرزا قادیانی کے دعوے تو مرزا قادیانی کے طرقت کی طرح ہے شہر ہیں
 ان کا تو ذکر ہی کیا ہے میں تو تمام قادیانوں بالخصوص اہل بیخانی اور اہل بیانی سے صرف
 اس قدر عرض کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی کا اور اپنا، اور مرزائی قادیانی، قندہ، بیخانی و غیرہ
 اور جو ان کو مسلمان کہتے ان کا صرف ادنیٰ سے ادنیٰ وجہ کا مسلمان ہونا ہی ثابت فرما دیں
 تو بڑا کام ہے، مگر خدا کے فضل پر ہر دوسرے کے عرض کرتا ہوں کہ کسی مرزائی میں یہ طاقت
 نہیں ہے، نہیں ہے، ہر دوسرے میں کاسے کی تخلیق ہے اور کیا فکر ہے؟ مرزا بیت کا خانہ تو
 شائع ہو چکا، جب مرزا بیت کا جنازہ لگے گا اس وقت یہ کہیں گا کہ مرزا قادیانی کا کافر
 ہیں مرتہ ہیں۔ کفر اور ارتداد کے علاوہ بھی ان کا سچا ہونا ثابت کر دو۔ کفار میں بھی صدائیں
 ہوتے ہیں کہ معمول باتوں میں جھوٹ کو باعث ہمارے کہتے ہیں مرزا قادیانی کو یہ نصیب نہ
 ہوا۔ مرزا قادیانی کے کس قدر جھوٹ بتاؤں تو آپ لوگ بھی مرزا قادیانی کو بھڑا کہیں
 دل کو کڑا کر کے کہہ دو کہ اس قدر جھوٹ مرزا قادیانی کے شان کے مناسب ہیں فرض ۔

آپہ خواہی ہر دائرہ تو تھا داری

خاتم ہی جو ہوئے گی کیا ہے سوائے ایمان اور مصداق کے سب بکھڑا ہے۔

مرزا قادیانی کے کفریات کو تو اٹھ تھاپی ہی بھڑ جاتا ہے کہ کس قدر ان کے کفر ظاہر ہوئے اور کس قدر دل میں ساتھ لینے کے مگر کفریات کے طور پر ان کے کفر کی پانچ انواع ہیں پھر ہر نوع کے تحت میں جزئیات کیلئے داخل ہیں۔ ایک تو چین انبیاء علیہم السلام، دوسرے انکار قسم نبوت، تیسرے دعویٰ نبوت علیہ قرین، چوتھے انکار بعض ضروریات دین، پانچویں صحیح بعض احکام اسلام۔ گو چوتھی نوع میں سب متصنع ہیں اور درحقیقت وہ کفر اور ارتداد کی ایک ہی ہے لیکن بعض ضروریات دین کا انکار مگر ہم نے اور قسموں کو جو بطور قسم دیا ہے اس کی فرض احتیاج بالکل اور مرزا قادیانی کے اعتقاد کو طرد رکھتا ہے۔ چونکہ اکثر مسلمانوں کو ان کی کفریات کا علم نہیں، دوسرے ہر شخص کے پاس کتاب نہیں پھر اس قدر دقت کہاں اور حقائق کون کرے؟ اس وجہ سے ان کفریات مرزا کو ایک جگہ لکھ کر حوالہ دینے اور طبع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی، تاکہ مسلمان ان کے حال سے واقف ہو جائیں اور ان کا کفر اور ارتداد ہر شخص معلوم کر سکے۔

اسلام اور کفر کی حقیقت

جو عقیدہ اور جو فعل کیا و انجام دینا رسول اللہ ﷺ سے بطریق قطع و یقین جس طرح سے ثابت ہوا ہے اس کا اعتقاد اور یقین اور تسلیم اور اقرار کرنا ہی ایمان ہے فرض شریعت سے جو عقیدہ یا فعل جس حیثیت سے قطعی اور یقینی طور سے ثابت ہوا ہے اسی طرح سے اس کو تسلیم کرنا ضروری ہے، اور کسی امر قطعی الثبوت قطعی المراد کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ اگر کسی شخص نے شروعاتی سے تسلیم نہیں کیا تو وہ کافر ہے، اور اگر تمام دین کو قبول کر کے پھر کب یا بعض قطعیات کا انکار کرنے سے کافر ہوا تو وہ مرتد بھی ہے بعض نے ارتداد کے لیے طلاق قطعی اور یقینی ہونے کے یہ بھی شرط کیا ہے کہ وہ امر ضروریات دین سے بھی ہو لیکن اس کا دین سے ہونا ہر عام اور خاص مسلمان جانتا ہو فرض کی ضروری دین کا انکار قطعی یقینی یا خالق کفر اور ارتداد ہے صرف توحید اور رسالت ہی کے انکار کرنے سے مسلمان مرتد نہیں ہوتا بلکہ جو ضروری دین ہے اس کے انکار سے یا خالق استمرتہ اور کافر ہو جائے گا توحید اور رسالت کا انکار بھی تو موجب ارتداد اسی لیے ہوا ہے کہ وہ ضروریات دین سے ہے تو پھر اس میں اور دوسرے ضروریات دین میں کوئی فرق اس وجہ سے نہیں ہو سکتا جب ایمان اور اسلام کی حقیقت یقین اور تسلیم اور اقرار ہے تو جو شخص توحید و رسالت اور تمام ضروریات دین پر ایمان لے آیا ہے اور ان کو

اسی طرح تسلیم کرنا ہے جیسے وہ ثابت ہوئے ہیں، تو اب اگرچہ وہ فقیہ و فہم میں جھکا ہو
 ضرور موسیٰ ہے اور خاتمہ پانچویں ہوا تو ضرور اس کو خدا چاہے نہایت حقانی اور جنت ملے گی
 اور راست راہی کا سستی ہے۔ بخلاف اس بد نصیب کے کہ جو تہذیب و مذہب میں لگا کر رہا ہے
 اور تبلیغ اسلام میں بندہ حقانی ہی میں نہیں تمام ہرپ کی خاک بھی چھاتا ہو بلکہ فرض کر
 کہ اس کی سبھی اور کوشش سے تمام ہرپ کو اللہ تعالیٰ حقانی ایمان و اسلام بھی نصیب فرما
 دے۔ مگر اس دعوے اسلام و ایمان اور سبھی تبلیغ اور کوشش و سعی کے ساتھ انبیاء عظیم اسلام
 کو جو گاہیں دیتا ہو، رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء یعنی آخر الانبیاء نہ چاہتا ہو، اللہ کو سوا
 اللہ سمجھ چاہتا ہو، جہت پناہ اس کی عادت نہ رہا ہو، اللہ ایک حقانی اور عقلی خبر دے کہ ظاہر
 دن ظاہر وقت میں ہو گا اور وہ خبر بھی ایسی ہو جو ایک نبی کے دعوے نبوت کا ثبوت ہو،
 مسلمان مسلمان ہو مگر پھر ہزاروں شکوک میں مبتلا نہ ہونے کے کوئی شرط مقرر رکھ لے اور وعدہ
 خلافی کر کے نبی کو سوا اللہ دھما کر دے اور اس کی امت کو گمراہ کر دے اور سبھی خداوند عالم
 کی عادت مسلمان بنائے یا اور ضروریات دین کا انکار کرے وہ قطعاً چھینا تمام مسلمانوں
 کے نزدیک مرتد ہے کافر ہے اس کی مثال ایسی ہے جس کو کسی دیوانہ سمجھنے لگے کہ کات لیا ہو
 اور اس کا زیر اس کے رنگ و ریخت میں مراہت کر چکا ہو اور بڑا اللہ بھی ہو وہ تمام دنیا
 کو چاہے ہر اب کر دے تمام بندہ حقانی کے دبا اور نہیں اس کے قدموں کے پیچھے سے
 بھتی ہوں مگر اس بد نصیب کو ایک فقرہ پانی کا نصیب نہیں ہو سکا وہ دنیا کو ہر اب کر دے
 مگر خود تھکے کام ہی دیتا ہے نصرت ہو گا۔ *بِإِذْنِ اللَّهِ لِيُقَظَّ لَهُ هَذَا الدِّينَ بَعْدَ جُلِّ الظَّالِمِينَ*۔
 (تحریر ج ۱۰ ص ۱۸۲ حدیث ۳۵۵۵) دین کے کام کرنے سے معذور نہ ہونا چاہیے قابل
 لحاظ ہے کہ وہ خود بھی مسلمان ہے یا نہیں، علیٰ خدا ایمان کسی قاصد اور قاصد کو دیکھ کر
 اسے دلیل اور ہے دین نہ کہ جب کہ ایمان اس کے قلب میں موجود ہے۔

یوحنا، قدس، اب سمجھا کہ مرضی میں چاند چاندی و مڑا ہوا،
 ہوا ہوا، قدس، یوحنا سے تمام تھکے مسلمان کو کہیں ایمان لکھتا ہے، سماں سے
 ماحبت نہیں بلکہ ایمان کی قدر ہے اور تھکے تھکے مذہب سے لڑتے نہیں بلکہ تھکے تھکے
 نے تھک کر دیا ہے، آج مسلمان ہو ہوا پھر دیکھو تھادی بھی قدر کرتے ہیں، لاہور کے
 جلسہ کی تقریر کا حاصل کچھ میں آیا یا نہیں؟ حقیقت اسلام و کفر ہی قلب کے ساتھ وابستہ
 ہے۔ کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے سے آدمی مسلمان یا کافر نہیں ہوتا۔ ہاں بعض فعل
 ایسے بھی ہیں جن کو فریعت نے انکار و طہرہ کی دلیل سمجھا ہے جیسے بت کے سامنے ہوا

کے بغیر ایسے وقت اس کو کافر کہا جائے گا اس وجہ سے کہ وہ فعل تصدیق اور ایمان نہیں کے معنی ہے۔ ایمان کے ساتھ وہ فعل صحیح نہیں ہو سکتا کہ وہ فعل ایمان اور تصدیق کا اقرار کرے مگر وہ اس فعل کے ساتھ قائل اعتقاد نہیں۔

مثال کی ضرورت ہو تو حقیقت الہی کے اہل ایمان دیکھو مرزا قادیانی ڈاکٹر مہاراجم غاں کو یہاں مرتہ مرتہ بھیجے ہیں، (حقیقت الہی ص ۶۹-۷۰، خزائن ج ۱ ص ۱۵۷-۱۵۸) کہا ڈاکٹر صاحب تو مجھ کے قائل نہ تھے جناب رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے منکر تھے قرآن کو نہ جانتے تھے مگر چونکہ مرزا قادیانی کے نزدیک ڈاکٹر صاحب نے ایک ضرورت دینی کا اقرار کیا تھا اس وجہ سے ان کو مرتہ ہی کہا۔ قادیانہ اگر تمہیں خدا سے اور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں سے شرم نہیں تو مرزا قادیانی سے تو شرم کرو کہ آج مرتہ کے لیے سے سے گڑھے گئے اور شرم کرنی چاہیے ان لوگوں کو کہ ان نہ مانیں جیسا ایمان، مرزائیوں کے قول کرنے کے لیے وہ بھی مرتہ کی جیب و درجہ تعریف کرتے ہیں حالانکہ ان کو مرتہ سے وہ بچا چاہتے ہیں وہ خود اپنی کتلیوں کی رو سے مرتہ ہیں۔

مرزائیوں کا ایمان و اسلام

اگر مرزائیوں کے نزدیک ایمان اور اسلام کفر و مرتدہ کی یہ حقیقت نہیں تو وہ ایمان لرائیں کہ وہ کیا حقیقت ہے مگر مرزا قادیانی کی تصنیف کو پیش نظر رکھیں کیونکہ ابھی تو کوئی اور جہاد بھی نہیں آیا جو ایمان و اسلام کفر و مرتدہ کی حقیقت بھی بتی جاوے۔ قدس، تم تمام دنیا کے مسلمان کو کافر اور مرتدہ ہی وجہ سے کہتے ہو کہ مرزا قادیانی کو نہیں مانتے، پھر کہ مسلمان تو عید رسالت قرآن شریف کس چیز کے منکر ہیں؟ چونکہ جہاد سے نزدیک ایمان میں یہ بھی ضروری ہے کہ مرزا قادیانی کو نبی تسلیم کرے اس وجہ سے تم تمام دنیا کے دینی کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہو، تو پھر جب تمام دنیا کے بچے اور چھٹی مسلمان ایک بھولے نبی کو نہ مانتے کی وجہ سے جہاد سے نزدیک کافر ہو گئے، تو اب تم ہی بتاؤ کہ مرزا قادیانی ہیں تو ہیں انبیاء علیہم السلام اور اللہ قسم نبوت و اجمالی نبوت و اللہ تعالیٰ اسامیہ و تحریف آیات قرآن کا مرتدہ نہ ہوں گے اور ضرور ہوں گے اور صرف وہ ہی نہیں بلکہ ساتھ تم تمام مرزائی بھی آگے آگے ہوں گے۔

مرزائیوں کا فطرت اور مذہب کا چھپانا ظاہر

میں اختلاف اور حقیقت میں سب ایک ہیں

مسلمانو غور و فکر، فقیر الدین اردابی مرزا قادری کو مستقلیٰ کی صاحب کتاب تاریخ قرآن شریف کہے، مگر ہاں، کتاب حق، قبلہ ہوا قدس اور پچاسوں کی زبان پر اس کے خلاف اور یہ تمام باتیں اسلام کے خلاف، مگر میرے علم میں نہیں کہ تجوں گروہ میں کوئی کسی کی ٹھیک کرتا ہو، اگر مطلقاً نبوت شریف پچاسوں کے نزدیک اور نبوت تھوڑی قدسوں کے نزدیک قطع ہو چکی ہے تو پھر دونوں مل کر فقیر الدین کی ٹھیک کیوں نہیں کرتے؟ اور وہ ان دونوں کو کافر کیوں نہیں کہتا؟

مرزا محمود قادری کے نزدیک مرزا قادری حقیقی ہی جو ان کو ہی نہ مانے وہ کافر، اور قدسوں کے اس عقیدہ کو مگر علی لاہوری وغیرہ خوب جانتے ہیں اور اپنی کتابوں میں لکھتے دکھاتے ہیں اور خود قطع نبوت کو ضروریات دین سے کہتے ہیں مگر جب لکھتا ہے نہ لاہوری پچاسی قدسوں کو کافر کہتے ہیں نہ قدسی لاہوریوں کو، حالانکہ تمام دنیا جو مرزا قادری کو ہی نہ مانے وہ قدسوں کے نزدیک کافر مگر علی لاہوری اور تمام پچاسی باوجود یہ کہ دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ قطع نبوت ہو چکا اب کوئی ہی نہیں آسکا مرزا قادری ہی نہیں نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا، مگر پھر بھی ہیں مسلمان کے مسلمان۔ ہم مرزا قادری کی نبوت کا انکار کریں تو کافر مرزا مگر لاہوری بھائی کے بھائی۔ مسلمانو اب بھی کچھ کچھ، کچھ سوچا، کچھ غور کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ لاہوریوں کو کافر نہ کہو وہ تو مرزا قادری کو ہی نہیں کہتے، اگر ہی نہیں کہتے تو مرزا محمود لاہوریوں کو کافر کیوں نہیں کہتے۔

جو یہ ہے کہ وہ نبوت کا انکار ہی نہیں کرتے، فقیر الدین اردابی کہتا ہے کہ محمد علی نے جب مرزا قادری کو کج سواد مان لیا تو ہی بھی مان لیا اور سب کچھ مان لیا مرزا قادری نے بھی تو اپنے آپ کو بھی تسلیم کرایا ہے کہ میں کج سواد ہوں جس نے مرزا قادری کو کج سواد مانا سب کچھ مان لیا کج سواد کہیں تھوڑی بھڑکی علی ہی تھوڑا ہی ہے۔ وہ تو حقیقی کی صاحب کتاب ہے، مگر جیسے مرزا نے نہایت ہوشیاری اور قدر سے کام لیا ایسے ہی محمد علی لاہوری بھی کر رہے ہیں یعنی جیسے مرزا قادری منافق تھے محمد علی لاہوری بھی منافق منافقین ہیں۔ اس مضمون کو فقیر الدین اردابی نے خوب مشعل لکھا ہے، اور میں تو اس مضمون کو بالکل حق جانتا ہوں اور یہ جنگ دارگری نہ معلوم کس مصلحت پر

موقوف ہے؟ خدا مسئلوں کو تو فیصلے دے جو ان کے مکلف سے غور و ارادہ ہوں۔ (ایک طرف تو عیسویوں نے اور دینی ہیں اور دوسری طرف محمد علی لاہوری اور دو مہمان میں مرزا محمود نے حورا قادری کی مستقل کی صاحب شریعت کہتے ہیں جیسے عیسویوں نے کہتے ہیں نہ بالکل نبوت حقیقت کا انکار ہے جیسے محمد علی کا ظاہر ہے اس وجہ سے ان کو دہمائی کیا ہے۔)

لاہوریوں کے کفر و ارتداد کی اور وجہ

اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ لاہوری مرزا قادری کو می نہیں مانتے، تو اصل تو مرزا قادری کی وہ عبادات جو آگے آتی ہیں کیا ان کو مرزا قادری کی کتابوں سے نقل دیں گے ان کے سنی بک اور عادی گئے؟ اگر وہ ان کے مطلب صاف ہے پھر انکار کے سنی کیا؟ جب کہ مرزا قادری کو سچا محمد، ولی، نبی، مہادی، نقوی، یمادی، علی، اپنا عقیدہ دیکھا مانتے سلطان اہم صاحب محل جانتے ہیں سوارف قرآن کے ان پر مدعا کھا ہوا تھا ہاں یہ کہ وہی کہ مرزا قادری جھوٹے تھے یا اصل نہ تھی بھون تھے یا سافک نہ تھے بھڑوب تھے، دنیا کی جاہت کے لیے نہیں آئے تھے بلکہ ان کا کلام مرزا کا حکایت اور کمرہاں ہے، جب یہ بات کسی دینے میں قابل قبول ہو سکتی ہے کہ محمد علی اور بیٹا لاہوری مرزا قادری کو می نہیں مانتے، وہ اس دہائی کو کوئی اصل محل حلیم نہیں کر سکا۔ اگر اب کسی مصلحت سے انکار ہے تو آئندہ کل کر مرزا محمود کے ہاتھ پر نبوت کریں گے اور یہ وہاں عیسویوں کے سر ہوں گے بات تو وہی ہے جو عیسویوں نے کہتے ہیں کہ مرزا قادری نے نبوت مسئلہ صاحب کتاب ہونے کا دعویٰ کیا ہے ان کا دین مذہب، قبلہ، کلمہ طبرہ ہے اب ان کے نزدیک مرزا قادری کی کتاب اور دینی قابل عمل ہے قرآن شریف قابل عمل نہیں ہے۔ بالکل ملے جادو۔

غوب بچا سکتے ہیں پھر کو تھانے والے ۵ ان کی حقیقت کوئی لکھ سے پچھنے آئے

لیجی راجہم بھون باو دی

دوسرے اگر حلیم بھی کر لیا جائے کہ لاہوری مرزا قادری کو واقعی می نہیں مانتے اور ان کے نزدیک مرزا قادری نے دعویٰ نبوت نہیں کیا، بہت اچھا، مرزا محمود اور ان کے کتاب کو کیا کہیں وہ تو فتح نبوت کا بھی انکار کرتے ہیں اور مرزا قادری کو حقیقی ہی بھی مانتے ہیں؟ پھر ان کو جب کافر نہیں کہتے تو پھر وہی قسمت کا کفر اور ارتداد ساتھ ہے۔ پھر یہ کہ مرزا قادری نے دعویٰ نبوت نہیں کیا (کو یہ لکھ اور بالکل لکھ ہے) اور

بھی کرے تو اب یہ شخص پھر ضروریاتِ دین کے منکر ہونے کے کافر ہو گیا، مرتد ہو گیا، پھر بھی پادشہ اس کے ایک شخصِ اعتقاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے مسلمان ہی کہو تو اس کا مطلب یہی ہوا کہ یہ شخص عربوں اس کے نزدیک فرض نہیں اس کی فریضے کا اقرار ضروریاتِ دین سے نہیں حالانکہ اس کو فرض چاہنا ضروریاتِ دین سے ہے تو اب اس کی اعتقاد کا حاصل یہی ہوا کہ اس نے چار ضروریاتِ دین کا انکار کیا اور خود کافر اور مرتد ہو گیا اور اس کے معنی یہ کہ یہ چیزیں تو ضروریاتِ دین سے ہیں مگر منکر کافر نہ ہو اور مسلمان باقی رہے؟ جیسے کسی مسلمان کو اقرارِ توحید و رسالت و غیرہ عقائدِ اسلامیہ کی وجہ سے کافر کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے اسلام کو کفر بنا دیا، اسی طرح کسی کافر کو عقائدِ کفریہ کے پادشہ مسلمان کہنا بھی کفر ہے کیونکہ اس نے کفر کو اسلام بنا دیا، حالانکہ کفر کفر ہے اور اسلام اسلام ہے۔ اس مسئلہ کو مسلمان خوب اچھی طرح سمجھ لیں اکثر لوگ اس میں اعتقاد کرتے ہیں حالانکہ اعتقاد یہی ہے کہ جو منکر ضروری دین ہو اسے کافر کہا جائے، کیا مسلمانین توحید و رسالت کا اقرار نہ کرتے تھے، یا انہوں وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتے تھے مسیخہ کذاب و غیرہ مدعیانِ نبوت اہل قبلہ نہ تھے انہیں بھی مسلمان کہو گے؟ اہل قبلہ کے یہی معنی ہیں کہ تمام ضروریاتِ دین کو تسلیم کرتا ہو، جوت پیر و پادشہ سرستی اور شروحاتِ معنی اور گاندھی جی نے کیا قصود کیا ہے اگر اسلام آپ کے نزدیک اس قدر مستحکم اور وسیع ہے تو دوسرے کفار سے کہیں اچل ہے؟ مگر پادشہ کہ یہ اسلام آپ کا سامنے پھانسا ہو گا اور اسلام جس کو خدا اپنا دین کہتا ہے ان اشدین عند اللہ الاسلام اور جس کے سوا کوئی نہ سب قبول نہ ہو گا ومن یصلح علیہ الاسلام دنیا قلن بلیل منہ وجہ علی الاصرۃ من الغیورین اور یہ اسلام نہیں ہر شخص کو اصطلاحِ ضرورہ کرنے کا حق ہے آپ بھی جو چاہیں اصطلاحِ ضرورہ کر کے اس کا جو چاہیں نام رکھ لیں۔ لہذا سب سے پہلے مرزا قادیانی اور لاہوریوں اور داکس الدناتین کو مرتد اور کافر کہا جائے اور ساتھ ہی قادیانی و غیرہ کو مسند بھی ہے غم یہی ہے آسمان نے زمین سے غم نہیں لگی سکتا چاہے کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے کوئی اگر جی خواہ ہو یا عربی خواہ جناب رسول اللہ ﷺ کے نکاحوں نے اللہ اور آپ ﷺ کا غم جا دیا ہمارے قہدارِ تلخ ہے اور نہ قصاص بھی آپ کا ہی ہے مگر خدا چاہے یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی کچھ سے شرعی غم چھپا دیا جائے۔

علاقے اسلام فتویٰ مخیر میں جلد ہار نہیں

علاقے اسلام فتویٰ مخیر میں نہ جھٹ کرتے نہ لڑی امور میں کسی کو کافر کہتے ہیں یہ تو یہ فرماتے ہیں کہ کفر کی وجہ جب تک آفتاب کی طرح روشن نہ ہو جائے اس وقت تک مخیر حرام اور ناجائز ہے یہی تو فرماتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ۹۹۹ وجہیں کفر کی ہوں اور ادنیٰ سے ادنیٰ احتمال بھی سنی کا تو جب تک یقیناً یہ نہ معلوم ہو جائے کہ مظلم نے سنی کفری مرد لے لی ہے سنی اسلام ہے واجب ہے کہ اس کلام کے ایسے سنی لے جس سے ظالم مسلم مسلمان رہے۔ ہاں جب سنی کفری قطعاً اور یقیناً ثابت ہو جائیں تو پھر کفر کا فتویٰ دینا ضروری ہے۔ مرزا قادیانی ہی کے معاملہ کو ملاحظہ فرمایا جائے کہ برسوں تک تاجری کی، مسلمان کہا گیا مگر جب مرزا قادیانی کا کفر آفتاب سے زیادہ آشکار ہو گیا اور تاجری کی کلام میں گواہی ہی نہ رہی تو پھر کچھ دیر دیکھ کفر کہنے کے چارہ ہی کیا تھا کہ کفر کو اسلام کہنا اور کافر کو مسلمان کہنا خود کفر ہے چنانچہ عبادات اہل سے باطنی کو خود واضح ہو جائے گا کہ مرزا نے تو بین بھی بینیم اسلام کی، گالیاں دیں مرد عالم عظیم سے مساوات بلکہ افضلیت کا دعویٰ کیا، نبوت علیہ السلام کا دعویٰ کیا نبوت شریف کے مدعی ہیں مصلوٰۃ عالم اجل و علی شاد کو مصلوٰۃ اعظم جہن کہتے ہیں جھوٹ بولنے کی عادت بتاتے ہیں یہ بھی مقلد ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر وہ اعتراض وارد ہوتے ہیں جو مرزا قادیانی پر وارد ہوتے ہیں مشر اجساد کا لفظ ہے۔ علی ہذا القیاس! قادیانی، یوٹامین اور دیگر کی عبادات ملاحظہ ہوں کہ ان عبادات میں کس تاجری کی گواہی ہے؟ اس کے بعد بھی اگر آدمی کافر نہ ہو تو پھر وہ کونسا عقیدہ اور قول ہے جس سے آدمی کافر اور مرتد ہوتا ہے ہندوئی عورتیں خود چڑھے بعد بھی فن امور کو گوارا نہیں کر سکتے جن کو اولوالعزم، انبیاء علیہم السلام کی طرف نسبت کیا ہے۔

پہلے بزرگوں پر فتویٰ کفر کا اہرام

یہ اہرام کہ پہلے بزرگوں پر کفر کے فتویٰ دے، اس کا جواب اس وقت دیا جائے گا جب وہ سوال خود جواب لیں کیا جائے فتویٰ سوال کے مطابق ہوتا ہے جیسا کسی نے سوال کیا اس کا جواب دیا گیا، وہی یہ بات کہ جس کے متعلق وہ مضمون کفری جان کیا گیا ہے وہ واقعہ میں عیا ہے یہی بات نہیں ہے سنی کا کام نہیں ہے، ہمارا وقت گزر رہا ہے اس پر کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے، مگر جب ظالم معلوم ہوتا ہے تو چونکہ اسے سنی کفری

مرد نہیں لیے اس کی مرد اسلامی تھی ہیں اس وجہ سے اسے کافر نہیں کہا جاتا اولیٰ علم فرض کر کا تھا، پھر دوسرا علم عظیم کی مرد ہے ہے لہذا وہ دونوں ٹوٹے گئے ہیں۔ اہمیت طرمج اہل۔ یعنی راج نے کہاں کو لگایا، اگر اس کا کہنے والا وہ شخص ہے جو راج ہی کو قائل حقیقی جانتا ہے تو یہ کفر اور چال کافر، لیکن اگر اسی کفر کو کوئی مسلمان کہے تو نہ کفر نہ چال کافر۔ ایک وقت میں کسی کام پر ٹوٹی کفر کا دیا اور پھر قائل کو مسلمان ولی بزرگ کہا تو اس کی وجہ عطاء اور وجود کے کبھی یہ بھی ہوتی ہے اس کی تفصیل رسالہ ”مؤمن ایمان مرزا سے قادریوں“ میں ملاحظہ ہو سکی ایسا بھی ہوا ہے کہ گھس کام پر چونکہ کفری تھا ٹوٹی کفر دیا چال کا اعجاز ان کے دشمنوں نے کر لیا مشہور یہ ہو گیا کہ فلاں بزرگ کو فلاں عالم نے فلاں کام کی وجہ سے کافر کہہ دیا حالانکہ ہے چارے عالم کو قائل کا پتہ بھی نہیں تھا، چال کا حال جب معلوم ہوا تو اسے مسلمان بلکہ بزرگ اور ولی کہنا کیجئے ان کی مرد تھی کفری نہ تھے فرض یہ کہ دینا کہ عطاء بیٹھ سے ٹوٹی کفر کے مطابق ہیں جب تک وہ قادیانی قفل نہ کیے جائیں جنت نہیں ہو سکتا کوئی ٹوٹی کسی مستحق عالم کا قفل فرمایا جاوے تو پھر معلوم ہو جائے گا کہ جنت کی لگی یا اختیار مسئلہ فرولی تھا یا اصولی، اختیار حق تھا یا نفسی جیسی، اگر عطاء اس قدر اختیار نہ کرتے تو آج کفر و اسلام میں اختیار باقی نہ رہتا، جو کلمہ جو چاہتا وہ کہتا اور کفر کو اسلام بنا دیتا، اور بزرگوں کے کام کو چیل کر دینا کہ فلاں نے یہ کہا، فلاں نے یہ کہا، جتنے ان کی کیا مرد تھے کس حالت میں کیا تھا اسے کون دیکھے؟ اللہ تعالیٰ عطاء اسلام کو جو اسے خبر دے کہ انہوں نے اسلام سے کفر کو نکلے نہیں دیا ان کی اختیار آج کام آ رہی ہے، ورنہ جس کا جوتی چاہتا وہ کہتا۔

بعض علماء سے قادیانے میں غلطی یا غلط بھی ممکن ہے

ہاں اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ممکن ہے کہ بعض قادیانے کفر کے قائل ہوں بعض قادیانے کی بنا کسی قادیانی فرض پر ہو جس کے قادیانے دینے والے علماء سوء ہوں فرض دانستہ یا نادانستہ بعض قادیانوں کا قائل ہونا ممکن ہے مگر اس سے کوئی مرزائی یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا ہے کہ چونکہ بعض قادیانے کفر میں بعض علماء سے غلطی ہوئی ہے لہذا مرزائیوں یا دوسرے علماء پر ٹوٹی کفر قائل اختیار نہیں، اگر یہ نتیجہ کج ہے تو تمام دین و دنیا کا کام ہی جاوے و بیاہ ہو جائے گا کوئی حاکم کیسا ہی قائل اور غافل بیت ہو مگر اس سے غلطی میں کیا غلطی نہیں ہو سکتی، پھر جس کے جس قدر چاہوں ہیں کیا سب کچھ ہوتے ہیں اور جس قدر

چالان گج ہوں ان میں کیا ظلم کو سزا ہوتی ضروری ہے؟ تو اب اس کا پر تمام بدساش چور ہے کہ کہ رہا ہو جائیگی کے کہ بعض حکام قلعی کرتے ہیں بعض بد نیت ہوتے ہیں بعض چالان پولیس کے گج ہوتے ہیں بعض قلعہ۔ لہذا چور بدساش حراسے سے چوری بدساشی کریں اور ان کو کوئی سزا نہ دیا جائے اور پولیس کا کوئی چالان قابل تہذہ نہ رہے جس کو پولیس چور کہے اس کو بھروسہ نہ ہو اور وہی سمجھا جائے جیسے دنیا میں تمام امور کی جانچ ہوتی ہے اسی طرح قتلوں کو بھی ان کی اصولی جگہ وہ تحقیق کر لو اگر گج ہو تو مارو ورنہ قلعہ ہیں۔ یہ تو نہیں کہ کسی عالم کی قلعی یا بدعتی سے تمام دنیا کے علماء کے گج قلعے بھی قابل قبول نہ رہیں اگر ایسا ہو تو قیامت برپا ہو جائے نہ دین رہے نہ دنیا، کیا کوئی شخص مسلمہ کذاب اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے امثال کو دیکھ کر یہ کہہ دے گا کہ جو مدعی نبوت ہے وہ سداۃ اللہ اعظم ایسے ہی جھوٹے تھے سلسلہ نبوت ہی کو قلعہ بنا کر تمام دین سے سبکدوش ہو جائے گا۔ سید احمد علی مرزا قادیانی دلیہ کے جھوٹے دعوائے نبوت سے سب دینیان نبوت سداۃ اللہ جھوٹے اور غیر قابل اعتبار قہور اسی ہو سکے ہیں؟ دنیا میں جھوٹ کی باتوں ہی ہیں مگر جھوٹ جھوٹ ہے کج کج۔ فرض یہ خدا ایک لھو اور خدا ہے جس کو کوئی اہل انصاف نظر الٹا نہ نہیں دیکھ سکتا۔ مرزا غلام احمد اور ان کے تمام مرید مستند کافر مرید اور ان کے حاکم بھٹ کو جان کر پھر یہ ان میں سے کسی سے کفر و عداوت کو بھی شک کرے وہ بھی کافر ہے ان پر جو کفر کا ثبوت دیا گیا ہے وہ بالکل گج ہے۔ انہیں تو یہ کرنی چاہیے۔ یہ قلعہ چلے علیہ نہیں۔

یہ خدا کہ علماء ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں

چنانچہ علماء دلیہ بند کو بھی علماء بریلی کافر کہتے ہیں لغو ہے

مرزا علی باب بہت تک اور عاجز ہوتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ اگر طائے دلیہ بند جو آج اہل حق میں مرکز اسلام، مرکز حق، مرکز قرآن و حدیث، حق، علم، عقل و عقلیہ کا سرچشمہ ہیں ان کو بھی تو مولوی احمد رضا صاحب اور ان کے ہم خیال کافر کہتے ہیں تو کیا طائے دلیہ بند کافر ہیں؟ اگر وہ کافر نہیں تو پھر مرزا علی کیوں کافر ہیں؟ اس کا جواب بھی خوب قہر سے سن لیتا چاہیے۔ طائے دلیہ بند کی تکفیر اور مرزا قادیانی اور مرزا انیس کی تکفیر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

بعض طائے دلیہ بند کو خان صاحب بریلوی یہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ

کو خاتم النہی نہیں جانتے چہ پائے نہ انہی کے علم کو آپ کے علم کی برابر کہتے ہیں شیطان کے علم کو آپ کے علم سے زائد کہتے ہیں (سواء الله) لہذا کافر ہیں، تمام علمائے دہریہ فرماتے ہیں کہ خان صاحب کا یہ علم بالکل گج ہے جو ایسا کہ ۱۰ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے لہذا ہم بھی تہذیب سے فخر ہے، دھوکا کرتے ہیں بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے خود کافر ہے یہ علماء ہے ملک کفریہ علماء ہیں۔ مگر خان صاحب کا یہ فرمان کہ بعض علمائے دہریہ ایسا اعتقاد رکھتے یا کہتے ہیں یہ لفظ ہے افتراء ہے بیعتان ہے جب ہم خود ان علماء کو کفر اور مرتد کہتے ہیں تو ہم اس کے مستحق کیسے ہو سکتے ہیں؟ نہ یہ کلمات کفریہ ہم نے کہے نہ ہمارے ہماروں نے، نہ ایسے مضامین ٹیپ ہمارے قلب میں آئے ہم تو ایسے شخص کو جس کا یہ اعتقاد ہو نفسی کافر جانتے ہیں، رہیں وہ عبادات جن کی طرف ان مضامین ٹیپ کو منسوب کرتے ہیں ان کا مطلب صاف ہے جو ان مضامین کے بالکل مخالف ہے اب یہ سوال کہ پھر خان صاحب نے ایسا کیوں کیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بھی تو مجدد ہی ہونے کے مدعی تھے۔ اس دور کے مجددوں کا بھی حال ہوتا ہے مرزا کا دینی نے تمام دور سے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہا، خان صاحب نے اپنے تمام مخالفوں کو کافر کہا، نور الدین احمد، ہوا اس میں جو شریک ہو جو اس کا نمبر ہو جو کسی ندوی سے سلام کرے دلیر و دلیر و سب کافر، وہابی ۱۰ کافر، غیر مسلم ۱۰ کافر، لچری سب کافر۔ غرض جو ان کا ہم خیال نہیں ۱۰ کافر حتیٰ کہ خود کافر، مرتد کافر، ان کے بھائی کافر، مکر کی مشین مکر ہی جو ہوئی مگر چند بھتان میں شریک نہ ہوئے، شریک مخالفت میں شریک نہ ہونے بلکہ جو شریک ہوا ۱۰ کافر۔ اب میں زیادہ بلکہ عرض نہیں کرتا سمجھنے والے خود سمجھ لیں کہ جو امر مسلمانوں کی بھڑکی کا ہوا، خان صاحب نے مکر سے دے چھوڑا ہی نہیں، مولوی عبدالہادی صاحب ایک سو ایک جہ سے کافر اور جب مولوی ریاست علی خان صاحب شاہجہانپوری سے ٹکٹ ہوئی تو ۱۰ پارہ بھی چٹوڑی سی ہی ہو گئیں دھڑ دھڑ جنم ہی جو ظہرے ان کے جس قدر مرتد ہیں، اب جو کر رہے ہیں ۱۰ مسلم ہے فرض کوئی محبوب ہی ان پندہ زنگاری میں جاسے مجدد اور چھوٹے مجدد ایک ہی شخص کے بے مسلم ہوتے ہیں کسی ایک ہی دور کے تیر کے تار ہیں دلوں کی فرض بھی مسلم ہوتی ہے کہ دنیا میں سوائے ان کے قادیان کے کوئی مسلمان نہ رہے ان مضامین کی ترویج دیکھنی ۱۰ قادیان ۱۰ السحاب المنصور فی توضیح الطوائف الاعجاز، تنوکیۃ الخواطر عما تلقی فی امیۃ الاکابر۔ "توضیح الایمان فی حفظ الایمان۔" "قطع النورین من نفل علی

الضلعین۔ "العصم علی لسان الخصم۔" وغیرہ یہ مسئلہ تو یہاں مٹنی آ گیا ہے۔

اصل بات یہ عرض کرنی تھی کہ بدعتی وغیرہ طائے اسلام کا مرزا قادیانی اور مرزائیں کو کافر کہنا اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے اب ہر کبھی اس کو حد پر نہ لانا۔ اگر خان صاحب کے نزدیک بعض طائے دوجہ بدعتی ایسے ہی تھے جیسا کہ انھوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان طائے دوجہ بدعتی کی بغیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر نہ ہوتے، ایسے طائے اسلام نے جب مرزا قادیانی کے عقائد کو کفر یہ معلوم کر لیے اور قصداً ثابت ہو گئے تو اب طائے اسلام پر مرزا قادیانی اور مرزائیں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا قادیانی اور مرزائیں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاکھوں ہوں یا ہزاروں وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ اب ایسے طائے دوجہ بدعتی کہتے ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء، مسیحی آفرطانیاء، نہ کہے کسی کو بھی منصب نبوت کا ملنا شرعاً جائز کہے، وہ قصداً کافر ہے۔ تم بھی مرزا قادیانی سے کہلو اور وہ مرگے تو خدا کہہ کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء، ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی ہی نہیں ہو سکتا جو دعویٰ نبوت شریعہ علیہ ہو یا کسی کوئی کہے، وہ کافر ہے ہر دم سے کہنا ہم قہار سے ساتھ ہیں کوئی آنکھ نہ کرے تو ہمیں دیکھ لے، اس صورت میں مرزا قادیانی تو ہاتھ سے جاتے ہیں مگر اسلام ملتا ہے مگر مرزا قادیانی کو کافر کہنا ہو گا، ایسے طائے دوجہ بدعتی کہتے ہیں کہ جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی شخصیت شان کرے آپ ﷺ کے علم سے علم شیطان سمجھیں گے زیادہ کہے یا آپ کے علم کے برابر علم مسلمان و کافر نہیں، وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے جہنمی ہے، اگر عالم اللہ ﷺ علم رکھتا ہے تو وہ کیا مسیحی؟ آپ کے علم کے کوئی برابر بھی نہیں ہو سکتا بلکہ علم نبوی سے کسی کے علم کو نسبت ہی نہیں۔ تم بھی کہہ کہ جو جہنمی طے اسلام کی توہین کرے انہیں گالیاں دے دوسرے انبیاء علیہم السلام کی شخصیت شان کرے ان سے مساوات کرے وہ کافر ہے مرتد ہے، مرزا قادیانی نے بے شک جہنمی طے اسلام کو گالیاں دیں اور انبیاء علیہم السلام کی توہین کی لہذا مرزا قادیانی بے شک کافر مرتد ملعون جہنمی ہیں کہو اس کی ہمت ہے اگر نہیں تو ہر طائے دوجہ بدعتی سے کہیں کیا واسطہ؟ وہ بچے مسلمان تم بچے کافر، مرتد، غضب تو یہ ہے جو دوجہ کو کفر پر مانہ کہے جاتے ہیں تم ان کو کفر ہی نہیں جانتے تم تو ان کو میں نہیں کہتے، ہم علم نبوت کا انکار کر کے کھنگو کرتے ہو قرآن و حدیث سے بڑا نبوت کو ثابت کرتے ہو، مرزا دعویٰ نبوت کو قہار

صحت، ولی، کچھ سمجھو کیا کیا مانتے ہو، مرزا قادیانی سے جب کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو
 عیسائی علیہ اسلام سے تعظیلات دیتے ہو تو مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ”بے شک اور میں کیا
 خدانے اس کے دھول نے کچھ سمجھو کو اس کے کارناموں کی وجہ سے جب کچھ اس مریک
 سے افضل قرار دیا تو پھر یہ شیطانی دوسرے ہے کہ میں کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو اس سے
 افضل کہیں قرار دیتے ہو“ (حقیقت الہی میں حقاہ غرضی ج ۱۲ ص ۱۵۸) جب ان سے کہا
 جاتا ہے کہ تم نے یہ کیا تو جواب ملا ہے کہ ہاں کیا انبیاء بھی ایسا ہی کیا کرتے
 تھے میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گزشتہ نبیوں
 میں سے کوئی نیا طریقہ نہ ہو۔ (آخر حقیقت الہی میں حقاہ غرضی ج ۱۲ ص ۱۵۸) غرضی جو
 اہرام لکھا گیا اس سے انکار نہیں بلکہ اقرار کے ساتھ اس کو میں ایمان کا اقرار کرتا ہے۔ اب
 تو معلوم ہو گیا کہ طوائف دہندہ کی تحفیر میں اور مرزائیوں کی تحفیر میں زمین و آسمان کا
 فرق ہے طوائف دہندہ جن امور کی بناء پر کافر ٹھہرتے جاتے ہیں وہ ان سے ہلی ہیں ان
 کو کفر خالص اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور مرزا قادیانی اور مرزائی عقائد کفر پر اقوال کفر پر کھلم
 کرتے ہیں ان کا اقرار کرتے ہیں ان کو میں ایمان سمجھتا ہوں اور جو کہیں کہیں جاویں
 کرتے ہیں تو وہ باطل، جاویں الکلام بدلا پر وضی بد قاک ہے، ایک جگہ جاویں کرتے
 ہیں مرزا قادیانی کا دوسرا حکم اس کی تھلیلہ کرتا ہے چارے عاجز ہیں مگر ایمان سے دشمنی
 ہے مرزا قادیانی کو جھوٹا نہیں سمجھتے۔ اس غرض سے یہ دہرا لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ
 مرزائیوں کو اس سے ہدایت اور مسلمانوں کو استقامت عطا فرمائے، ابھی تک باطل
 قتالی مسلمان اس سے جا بھٹ نہیں ہیں کہ ان مرتد کفریات کو بھی دیکھ کر مرزا قادیانی
 اور مرزائیوں کو مسلمان ہی کہے جائیں۔

ایک بات اور قابل ذکر ہے مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ مہارت مرزا
 قادیانی کی چٹنی کر دیتے ہیں جن میں شتم بہت کا اقرار ہے عیسائی علیہ اسلام کی تعظیم اور
 عظمت ثانی کا اقرار ہے، اس کا منظر جواب یہ ہے کہ مرزا قادیانی ان کے پیٹ سے
 کافر نہ تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ وہاں تھے اس وجہ سے ان کے کلام میں
 باطل کے ساتھ حق بھی ہے تو یہی مہارت مفید نہیں جب تک کوئی ایسی مہارت نہ دکھا
 دیں کہ میں نے یہ کلام سنی شتم بہت کے علاوہ جان کیے تھے وہ علاوہ میں کچھ سنی پر ہیں

کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی حقیقی نہ ہو گا۔ یا مسیحی علیہ السلام کو جو قتل چکے گا یہاں اسے
 کہ کافر ہوا تھا اس سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں۔ دوسرے دہے تو مرزا قادیانی اور تمام
 مرزائی ائمہ اسلام ہی کے بولتے ہیں اسی وجہ سے مسلمان دھوکے میں آ جاتے ہیں کہ یہ تو
 فتح نبوت کے بھی قائل، مسیحی علیہ السلام کی تعظیم بھی کرتے ہیں، قرآن کو بھی مانتے ہیں۔
 حضرت احمد پر بھی ایمان لاتے ہیں، فرض تمام آسمت ہاتھ اور ایمان مکمل اور طہاں ازہر
 ہے یہ مسلمان کیوں نہ ہوں گے؟ مگر مسلمانوں یہ ان کے الفاظ ہیں لیکن جیسے وہ نہیں جو
 قرآن و حدیث نے بتائے ہیں سنی ان کے وہ ہیں جو مرزا قادیانی نے تصنیف کر کے کفر
 کی بنیاد رکھی ہے لہذا جو عہد امت مرزا قادیانی اور مرزا نہیں کی گئی جاتی ہے جب تک ان
 مسلمانوں سے صاف توبہ نہ دیکھا نہیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں مسلمانوں کی
 واقعیت کے لیے مرزا قادیانی اور ان کے قلاب کے چند اقوال لکھ دیے ہیں اور تصحیح کی
 جانے تو نہ معلوم اور کس قدر ایسے کلمات بھرے ہوں گے۔ جملہ اہل اسلام کی خدمت
 میں عرض ہے کہ اس عاجز و محتاج نے دعت اللہ انتظار کے لیے اور جملہ اہل اسلام کے
 لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اسلام پر قائم رکھے اور غافل بالغیر فرمائے۔ آمین۔

مسیحی علیہ السلام کی توہین کے حلقہ جو مرزائی جواب دیتے ہیں وہ تو اس درجہ
 میں بظلم تعالیٰ چرے آ گئے ہیں۔ رہا مسئلہ فتح نبوت و دعویٰ نبوت سوچا میں کے لیے تو
 مرزا قادیانی کی یہ عہد امت ہی کافی ہیں کہ مرزا قادیانی اپنے لیے نظموں میں اپنی نبوت کا
 دعویٰ کرتے ہیں اور فتح نبوت کا اٹار بھی ظاہر ہے بلکہ صاحب شریعت ہونے کا بھی دعویٰ
 ہے اب یہ کیا کہ مرزا نے دعویٰ نبوت نہیں کیا، ایسا ہے کہ کوئی کل کو یہاں کہنے لگے کہ
 مرزا غلام احمد دنیا میں کوئی شخص تھا ہی نہیں۔ یہ سب غلط ہے ہاں ایک چھڑی بھڑی
 علیٰ تعویٰ چھڑی مرزا تھا، حقیقت کچھ بھی نہ تھی۔

دوسرے قدرتی مرزا احمد کے پہلی تو وہ تو اس میں کتابیں لکھ چکے ہیں کہ فتح نبوت
 نہیں مرزا قادیانی اس غلط کو تصدیق کرتے ہیں جس میں نبوت نہ ملے اور ہزارہ نبوت
 مسعود اور فتح نبوت کے حلقہ مستحق رسائی و عہد میں کھٹے گئے ہیں وہاں سے طلب
 کیے جائیں۔ جن سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ مسئلہ ضرور بات دین سے ہے اور جو کئی
 ضروری دین کا اٹار کرے جا ہے چاہی کہ نہ کرے یا نہ کرے جو صورت کافر ہے مرزا ہے

پھر جو اسے کافر و مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے، اس مسئلہ کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ شیخ الاسلام و المسلمین حضرت مولانا مولوی انور شاہ صاحب مدنی اقدس دارالعلوم دہلی نے اپنے رسالہ ”انکشاف المصلحتین فی حلی من ضروریات الدین“ میں بیان فرما دیا ہے اس کو دیکھنا چاہیے ہماری غرض مسلمانوں کو وہ عبادت بتا دینا ہیں جن کو اگرچہ کہ ہر مسلمان مرزا قادیانی اور مرزائیں کو کافر اور مرتد جانے کا بھی تک مسلمانوں میں بھٹکتا ہے اور انہیں ہوتی ہے مسلمان اس کتاب کو اپنے پاس رکھیں پھر خدا چاہے تازہ سے تازہ مرزائی کی بھی دال نہ گئے گی اور اگر ضرورت ہوئی اور مسلمانوں نے ضرورت کو محسوس کیا تو پھر اس کا ایک خمیر بھی خدا چاہے کھ دیا جائے گا اور اگر ان عبادت کے حلقہ مرزائیں نے کچھ کھیا تو اس کا بھی لاجواب جواب خدا چاہے ہو جائے گا۔ واللہ هو العارف ربنا قلیل ما انک انت السميع العليم * واسم دعواتنا ان الحمد لله رب العلمین وصلى الله تعالى على خير خلقه ونور عرشه وحلم عباده ورسوله سيدنا و مولانا محمد وآله وصحبه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين * ربنا لا تلغ قلوبنا بعد الا هديتنا وعب لنا من لدنك رحمة فبك انت الوهاب *

بندہ سید نور محمد قاضی حسن علی ع
 عالم تعلیمات دارالعلوم دہلی بند
 ساکن القہر چاند پور ضلع بکھر
 ۲ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ
 یوم الثنبہ

توہین عیسیٰ علیہ السلام

- (۱) ”میں اس چاروں اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا عقیدہ کوئی نہیں ہم رکھا۔“ (خبر اہم) اتم ماہ میں ۵ فروری ۱۹۸۷ء
- (۲) ”ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بد زبانی کی اکثر عادت تھی، کوئی کوئی بات میں حصہ آ جاتا تھا، اپنے قس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔“ (ایضاً ماہ میں ۵ فروری ۱۹۸۷ء)
- (۳) ”مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جانے افسوس نہیں، کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر کھل لیا کرتے تھے۔“ (ایضاً)
- (۴) ”یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کئی بار جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔“ (ایضاً)
- (۵) ”میں جنی ڈیگورس کا اپنی ذات کی نسبت تورات میں پایا جاتا آپ نے جان فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام وہ کتابیں نہیں پایا جاتا۔“ (ایضاً)
- (۶) ”مگر نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہلا ہی تعلیم کو جو انجیل کا مطر کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب عالمہ سے چا کر کھینچا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ یہودی تعلیم ہے۔“ (ماہ خبر اہم) اتم میں ۵ فروری ۱۹۸۷ء
- (۷) ”آپ کی انہی حرکات سے آپ کے عقلی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو انجیل تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور بکھ مغل ہے۔“ (ایضاً)
- اس عبارت میں علامہ توہین عیسیٰ علیہ السلام کے حضرت مریمؑ منہا اسلام پر حسرت بھی ہے اور قرآن مجید کے بھی خلاف ہے کیونکہ عقلی بھائی تو وہی ہو گا جو اس باپ دلوں میں شریک ہو اور یہ قرآن شریف کے قصداً خلاف ہے، اور یہاں عیسیٰ علیہ السلام کے باپ اور مریم علیہ السلام کا خاندان ثابت کیا گیا۔ فیصلہ و لا تعجل۔

(۸) ”بیسایوں نے بہت سے آپ کے تجربات کئے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی تجزیہ نہیں ہوا۔“ (ایضاً)

(۹) ”مکمل ہے کہ آپ نے اصولی تجربہ کے ساتھ کسی شب کو وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بات کا مطالعہ کیا ہو۔“ (خبر بہام اہم میں مافیہ فیما بین ص ۱۴۰)

(۱۰) ”مگر آپ کی بد قسمتی سے اسی زمانہ میں ایک کتاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نیکان ظاہر ہوتے تھے، خیال ہو سکتا ہے کہ اس کتاب کی کاپی آپ بھی اشتغال کرتے ہوں گے۔“ (ایضاً)

(۱۱) ”اسی کتاب سے آپ کی تجربات کی پوری پوری حقیقت نکلتی ہے اور اسی کتاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی تجزیہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ تجزیہ آپ کا نہیں بلکہ اسی کتاب کا تجزیہ ہے۔ اور آپ کے ساتھ میں سوا کروڑوں کے اور کچھ نہیں تھا۔“ (ایضاً)

(۱۲) ”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، نیک دنیاویاں اور عاتیاں آپ کی زنا کار کسی صورتی تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔“ (ایضاً)

(۱۳) ”آپ کا گھر میں سے میدان اور صحت بھی شاید ہی جہ سے ہو کہ ہڈی متعجب و درمیان ہے، ہر نہ کوئی پرہیز کار انسان ایک گھڑی (کسی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر پاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کھلی کا پلیدہ صبر اس کے سر پر ملے اور اپنے ہاتھوں کو اس کی پیٹھ پر ملے۔“ (ایضاً)

(۱۴) ”مجھے دالے کچھ لیں کہ یہاں انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“ (ایضاً)

ان مہارت میں جو بیسی طبع اسلام کو گاہاں دی گئی ہیں، جن کا جواب مرزا قادیانی کی طرف سے جو خود مرزا قادیانی نے دیا ہے یہ ہے۔

(۱۵) اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبریں دی کہ وہ کون تھا، اور پوری اس بات کے پائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدا کی کلامی کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بہت بار دیکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔

(خبر بہام اہم میں مافیہ فیما بین ص ۱۴۰)

(۱۶) ”انہیں ہم ایسے پاک خیال اور ظہور اور راست باتوں کے دشمن کو ایک ہوا، اسی آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے کہ چاہے اس کو نبی قرار دیں۔“ (ایضاً)

حاصل یہ ہے کہ گاہاں یحییٰ علیہ السلام کو نہیں دی گئیں بلکہ یسوع کو اور یسوع
 ایسا شخص تھا کہ اس کو بھلا مانا ہی نہیں قرار دے سکتے تھے چنانچہ نبی خدا کا مرزا قادریانی
 خود فرماتے ہیں کہ ”دوسرے کچا کھن مریم جس کو یحییٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔“
 (فتح مہم ص ۱۲، نوٹن ج ۳ ص ۵۸) علیٰ ہذا لکھیاں کشتی نوح میں فرماتے ہیں کہ ”مفتی
 ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ کچا کھن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ کچا کچا کہتا ہے تو اس
 کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں“ (کشتی نوح ص ۱۹، نوٹن ج ۳ ص ۵۸) پھر اسی
 کے حاشیہ پر نقل فرماتے ہیں۔ ”یسوع کے چار بھائی اور وہ کشتی تھیں یہ سب یسوع کے
 حقیقی بھائی اور کشتی تھیں۔“ (کشتی نوح ص ۱۹ حاشیہ ایذا)

اسی طرح مرزا قادریانی کی تصنیفات سے یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ یسوع اور
 یحییٰ علیہ السلام ایک شخص ہیں اور پھر یسوع کے نام سے گاہاں اسے کہہ کر کہا کہ گاہاں
 یسوع کو دی گئی ہیں نہ یحییٰ علیہ السلام کو۔ بالکل غلط ہے۔ عاودہ بریں پادری لوگ جس کو
 خدا کہتے ہیں وہ تو یحییٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ پھر یسوع کوئی جدا شخص نہیں ہو سکتا اور
 پادریوں کا یسوع کی طرف خدا باغی نسبت کرتا اس سے یسوع پر تو کوئی اثر نہیں آتا۔
 یہ کہنا چاہیے کہ یہ امور ان کی طرف خدا نسبت کیے گئے ہیں نہ کہ ان کو گاہاں دینا جن
 کی نسبت فعلی چلتی طور پر قرآن شریف سے ثابت ہے جب مرزا انہوں نے دیکھا کہ حردا
 قادریانی کا جواب انہیں کے اقوال سے غلط ہو گیا تو یہ جواب دیا جاتا ہے کہ جو کچا یحییٰ
 علیہ السلام کو لکھا گیا ہے وہ انہی طور پر جیسا انہوں کے عقائد میں فرضی یحییٰ کا لکھا گیا ہے
 نہ واقعی طور پر حقیقی یحییٰ علیہ السلام کو۔ مگر یہ جواب بالکل غلط ہے۔ اول تو اس وجہ سے
 کہ عہد امت مذکور کے لحاظ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا قادریانی یحییٰ علیہ السلام کی
 نسبت جن امور کو منسوب فرماتے ہیں ان کو اٹھانا نہیں کہتے بلکہ ان کے نزدیک حق بھی
 ہے جیسا کہ عہد امت نمبر ۲، نمبر ۳، نمبر ۴، نمبر ۵، نمبر ۶، نمبر ۷، نمبر ۸، نمبر ۹ سے ظاہر ہے۔

دوسرے یہ ہے کہ شیعہ ترین فتنہ گامی مرزا قادریانی نے جو یحییٰ علیہ السلام کو
 عہد امت نمبر ۱۳ میں دی ہے اسی فتنہ اور فتنہ گامی مرزا قادریانی یحییٰ علیہ السلام کی طرف
 نسبت کہہ کر قرآن مجید کی آیت کی تفسیر میں جان فرما کہ ان تاویلات کو خدا فرما گئے نہ
 وہاں پادری کاغذ ہیں نہ یسوع کا نام ہے بلکہ مرزا قادریانی اس کی وجہ جان فرماتے ہیں
 کہ ”یحییٰ علیہ السلام کو تو قرآن شریف میں ”وَجِئَا بِالنَّفْسِ وَالْأَعْرَ وَمِنْ
 الْمَطْرُوعِ“ فرمایا گیا ہے۔ اور یحییٰ علیہ السلام کو حضور فرمایا گیا ہے یحییٰ علیہ السلام کو

صورہ کھوں نہ فرمایا گیا۔ ہم سچا دین مرہم کو ہے لہٰذا ایک رمہزار آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانے کے اکثر لوگوں سے جنت اچھا تو واظہ الہم۔ مگر وہ جنتی علی نہیں تھا یہ اس پر نسبت ہے کہ وہ جنتی علی تھا۔ جنتی علی بہت دور قیامت تک نہات کا بھل کھانے والا وہ ہے جو زمین ہزار میں پیدا ہوا تھا اور تمام دنیا اور تمام زبانوں کی نہات کے لیے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر ہزار کے طور پر خدا اس کی برکتوں سے تمام زمین کو صحیح کرے۔ آمین“
(مباح ہذا ص ۳۱۷۔ لوائی ج ۱ ص ۱۹۸)

اور اسی کے حافیہ پر فرماتے ہیں

”پارہ ۱ ہے کہ یہ جو ہم نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانے کے بہت لوگوں کی نسبت اچھے تھے، یہ ہمارا بیان بعض نیک فہمی کے طور پر ہے۔ ہر نہت فہم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین پر بعض رمہزار اپنی راست بازی اور تعلق باطن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل و اعلیٰ ہوں۔ کہیں کہیں خدا تعالیٰ نے اکی نسبت فرمایا ہے۔ وحیہا فی اللہ والاعراف ومن العظیمین۔ جس کے یہ سنی ہیں کہ اس زمانے کے عربوں میں سے یہ بھی ایک تھے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ سب مغربوں سے بڑھ کر تھے بلکہ اس بات کا امکان تھا ہے کہ بعض مغرب ان کے زمانے کے ان سے بہتر تھے ظاہر ہے کہ وہ صرف نئی اسرائیل کی میزبوں کے لیے آئے تھے اور دوسرے تھیں اور قوموں سے ان کو کچھ تعلق نہ تھا میں تھیں بلکہ قریب قریب ہے کہ بعض انبیاء جو ہم تفصیل میں داخل ہیں وہ ان سے بہتر اور افضل ہوں گے اور جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل پر اگر ایک انسان نکل آیا جس کی نسبت خدا نے صلوات من لعلہ علیہا فرمایا تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو موسیٰ علیہ السلام سے کمتر اور اس کی شریعت کے ہی تھے اور طور کوئی کامل شریعت نہ دے تھے اور تھے اور مساکین فقہ اور دولت اور حرمت غریب وغیرہ میں حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع تھے۔ کہیں کہیں کہہ سکتے ہیں کہ وہ بلا اسباق اپنے وقت کے تمام رمہزاروں سے بڑھ کر تھے جن لوگوں نے ان کو خدا پایا ہے جیسے عیسیٰ یا وہ جنہوں نے خود کو خدا تعالیٰ ملاقات انہیں دی ہیں جیسا کہ ہمارے مخالف اور خدا کے مخالف نام کے مسلمان وہ اگر ان کو لوح الخاتمہ الخاتمے آسمان پر چڑھا دیں یا عرش پر بٹھا دیں یا خدا کی طرف پرستوں کا بیجا کرنے والا قرار دیں تو ان کو اختیار ہے۔ انسان جب حیاء و انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے اور جو چاہے کرے لیکن سچ کی رمہزاری اپنے زمانے میں دوسرے

مستحاضوں سے بدھ کر ثابت نہیں ہوتی، بلکہ نجی ہی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ خراب نہیں رہتا تھا اور کبھی نہیں نہ کیا کہ کسی قاضی عدالت نے آکر اپنی کوئی کے مال سے اس کے سر پر طرہا تھا یا ہاتھوں اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی ہے قطعاً جہاں عدالت اس کی خدمت کرتی تھی، اس جہ سے خدا نے قرآن میں نجی علیہ السلام کا نام صمد رکھا مگر کج کا یہ نام نہ رکھا، کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نجی علیہ السلام کے ہاتھ پر جس کو جیسا ہی چاہتا کہتے ہیں جو پیچھے اٹھایا تھا کیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی اور ان کے خاص سرخوں میں داخل ہونے تھے، اور یہ بات حضرت نجی علیہ السلام کی فضیلت کو بدست ثابت کرتی ہے کیونکہ بمقابلہ اس کے یہ جیت نہیں کیا کیا کہ نجی نے بھی کسی کے ہاتھ پر توبہ کی تھی پس اس کا صوم ہونا بدیہی امر ہے اور مسلمانوں میں یہ جو مشہور ہے کہ عیسیٰ اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہیں اس کے سنی ماہان لوگ نہیں سمجھتے اصل بات یہ ہے کہ پلید یہودیوں نے عیسیٰ اور ان کی ماں پر غصہ اہرام لگائے تھے اور وہیوں کی نسبت ”نصوة ہنظ“ شیطان کا سون کی تہمت لگاتے تھے سو اس انحراف کا رد ضروری تھا، پس اس حدیث کے اس سے زیادہ کوئی سنی نہیں کہ یہ پلید اہرام جو حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں پر لگائے گئے ہیں یہ گج نہیں ہیں بلکہ ان معنوں کے وہ مس شیطان سے پاک ہیں اور اس قسم کے پاک ہونے کا دائرہ کسی اور ہی کو کبھی ملتا نہیں آتا۔“

(داخل اہرام صومرہ جاپیہ لوشن ج ۱ ص ۱۸۷-۱۸۸)

اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک یہ تمام عقیدہ اسرار اس کے پاس اور اسی قسم کے قصے قصص صومرہ کے مطابق سے مختلطہ مانع ہوئے، یہ قصے قصص مرزا قادیانی ہی کے نزدیک گج نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی ان قصوں کو گج اور حق جانتا ہے، جن کے مانع عیسیٰ علیہ السلام کو صومرہ نہ فرماؤ۔ اس میں مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کو تو صاف گالی دی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی جناب انہوں پر بھی ہاتھ صاف کر دیا یعنی ایسے لوگ بھی جو مذہب سے ایسا نکل رہیں جو مرزا قادیانی کے نزدیک بھی کوئی پرستار گار آدمی نہ رکھ سکے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نجی بھی ہوتے ہیں اور رسول بھی اور مغرب بھی اور وجہا فی الدنیا والاخرہ بھی؟ اس سے نہ کوئی نجی قابل اعتبار رہتا ہے نہ قرآن نہ معاذ اللہ اعظم خود خدا تو پھر امداد دے وغیرہ کی کیا حقیقت ہے؟ اس کے علاوہ اور مہادات بھی تو ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی ہیں جہاں جیسا ہی اور پادری کا طلب نہیں بلکہ علماء

اچھاہ کی قطعی ہے۔ چونکہ انسان حق اور شران کی رائے خطا اور صواب دونوں کی طرف جا سکتی ہے۔ اس لیے اچھاہی طور پر یہ ضرور نہیں چلی آگئیں۔“

(نور الہام ص ۸۷، نورانی ج ۳ ص ۱۰۶)

اور پھر ساتھ ہی تو یہ کی عبارت سے اور ممکن نہیں کہ کہ نبیوں کی دھنگ نہاں نہی جائیں۔ اور اس میں صاف تعارض ہے یہاں تمام انبیاء علیہ السلام پر ہاتھ صاف کیا اور سب کی توحید کی جس میں خطر سوائے علیہ السلام کی بھی تصریح کر دی، اس صورت میں کتاب اور صاف میں فرق پاتی نہیں رہتا ہے اور نہ انبیاء اور غیر انبیاء میں فرق رہتا ہے، بلکہ انبیاء علیہم السلام کی نسبت بھی باقی نہیں رہتی۔ (خلافت) انبیاء علیہم السلام سے اسوہ اچھاہی میں قطعی ممکن ہے، مگر اس پر ہمارا ممکن ہے۔ وہ نہ بھاری کا قول اور فعل است کے لیے واجب قرار نہیں دے سکتا۔ اور اس کے ساتھ وہ وہ مضمون بھی غلط جانتے ہو کر حج کعبہ الہام و خواب اولیاء و انبیاء کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ بعض دوسرے فرائض، ہمارے ہمارے کو بھی حج الہام اور حجاب ہوتا ہے۔ (فتح مرام ص ۱۵۰، نورانی ج ۳ ص ۱۰۶) تو اور بھی دشواری ہو جاتی ہے۔ اور توحید انبیاء علیہم السلام پر اسے طور سے ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ فرق قلت اور کثرت ہی کا تھا کہ اولیاء اور انبیاء علیہم السلام کو حج اصطلاح اسوہ فیہ کی بکثرت ہوتی ہے اور فرائض و ہمارے کو کم، مگر اب یہ بھی فرق نہ رہا بلکہ وہ بھی یہی ہو سکتا ہے کہ جس کی جھولی دھنگ نہاں کی سے کم ہوں تو اب وہ اچھاہی کیا پاتی رہتی ہے؟ ملاحظہ ہو عبارت فرمایا جس میں صاف تصریح ہے کہ جس قدر حضرت حج کی دھنگ نہاں خطا نہیں اس قدر حج ممکن نہیں۔

(۲۲) ایک حکم کہ سب بیانات آدم

یعنی کہا سے تا بعد ہرم

(نور الہام ص ۱۵۰، نورانی ج ۳ ص ۱۰۶)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے کلمات جس قدر قرآن شریف میں از قبیل اسباب مونی اور تحقیق جائز ہیں اور اسے، ہدای و لہجہ کا اچھا کہا خاکہ ہے، ان کی نسبت مرزا قادیانی کس قدر خطر اور توحید کے جو الفاظ استعمال فرماتے ہیں وہ ملاحظہ فرمائے جائیں کہ اس میں کس قدر توحید یحییٰ علیہ السلام کی ہے اور کس قدر قرآن مجید کی مخالفت ہے؟ جو کلمات یحییٰ علیہ السلام کے قرآن شریف میں خاکہ ہیں ان کی نسبت کہا۔

(۲۳) ”ان تمام مہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جن میں ایسا لکھا ہے مٹا ہوا نہیں ہے۔“ (ازاد مہام ص ۳۶۶ حاشیہ نمبر ۳ ص ۳۵۱)

(۲۴) ”کب جانا چاہیے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کج کا مجرہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے مجرہ کی طرف صرف متعلق تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دونوں میں اپنے امور کی طرف لوگوں کے خیالات منکسر ہوتے تھے کہ جو قصیدہ ہازی کی قسم میں سے فوراً حاصل ہے سو فوراً مہام کو فریضہ کرنے والے تھے۔“

(ازاد مہام ص ۳۶۶ حاشیہ نمبر ۳ ص ۳۵۱)

(۲۵) ”سو یکم جب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت کج کو متعلق طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک سنی کا کھڑا کسی گل کے دانے یا کسی پھولک دانے کے طور پر ایسا پردہ کرتا ہو جیسے پردہ پردہ کرتا ہے، یا اگر پردہ نہیں تو یہاں سے چل جائے۔“ (حوار ۱۶)

(۲۶) ”کیونکہ حضرت کج ان مہم اپنے باپ ہسف کے ساتھ بائیں ہنسی کی مدت تک بگاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔“ (حوار ۱۶) اس مہمت میں قرآن شریف کی آیت مبارکہ تم یسوی بشوا کا بھی صاف انکار ہے، اور یسوی علیہ السلام کو صریحاً گالی اور توہین ہے۔

(۲۷) ”نہیں اس سے یکم جب نہیں کرنا چاہیے، کہ حضرت کج نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے ظالمین کو یہ متعلق مجرہ دکھایا ہو اور ایسا مجرہ دکھانا اصل سے مجید بھی نہیں، کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر متاع الٰہی (ایسی چیزیں مانگ لیتے ہیں کہ وہ ہلاتی بھی ہیں اور جلتی بھی ہیں اور ذم بھی ہلاتی ہیں۔ اور میں نے سنا ہے کہ بعض چیزیں گل کے ذریعہ سے پردہ بھی کرتی ہیں، ابھی اور نکلے میں ایسے کھولنے بہت بنتے ہیں اور چوہ اور سرک کے ٹکڑوں میں بکثرت ہیں۔“

(ازاد مہام ص ۳۶۶ حاشیہ نمبر ۳ ص ۳۵۱)

(۲۸) ”اور چونکہ قرآن شریف اکثر استقامات سے مجرا ہوا ہے اس لیے اس آیات کے روحانی طور پر یہ متعلق بھی کر سکتے ہیں کہ سنی کی چیزوں سے مراد وہ الٰہی اور مادیوں لوگ ہیں جن کو حضرت یسوی نے اپنا دشمن بنایا ہے گویا اپنی صحبت میں لے کر پردوں کی صورت کا خاکہ کھینچا پھر چاہت کی صورت ان میں پھونک دی جس سے وہ پردہ کرنے لگے۔“ (حوار ۱۶) یہ قرآن کی تفسیر اور اس کے خلاف ہے جہاں مرزا گادڑی

یعنی علیہ السلام کو جہالت کے کام میں ہانکنا کام جاتے ہیں، آخر ان سے لپٹنے کی ضرورت کیا چلی؟ وہ کتنی جانتے صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب باوجود کچا موم ہونے کے ان میں سے ہلکے بھی نہیں کر سکتے۔

(۲۹) ”اسا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اہل طریقی مل القرب یعنی سرحد کی طریقی سے اہل لولوب نہ اہل حقیقت تصور میں آسکیں۔“ (مرد ۱۹)

(۳۰) ”کہہ آپ یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت کچا لکھن مریم ہادی و علم الہی الشیخ اچھی کی طرح اس مل القرب میں کمال رکھتے تھے کہ الشیخ کے وجہ کاف سے کم رہے ہوتے تھے کیونکہ الشیخ کی مثال نے بھی وہ مجتہد رکھنا کہ اس کی ہڈیوں کے گھٹے سے ایک مرد زندہ ہو گیا مگر چروں کی فاشی کچا کے جسم کے ساتھ گھٹے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکی یعنی وہ وہ چاروں کچا کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔“ (ازلہ مہم ص ۳۹ نوٹ ج ۳ ص ۱۵۵) اس کلام میں اور ایک یہ صریح کلمہ ہے کہ قرآن شریف کے خلاف حضرت یحییٰ علیہ السلام کا مصلوب ہونا بھی کہہ دیا جو ماضیہ کے اہل خلاف ہے۔

(۳۱) ”مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے ناشی نہیں جیسا کہ حمام اناس اس کو نہیں کرتے ہیں اگر یہ جاز اس مل کو کہہ اور قابل حرمت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے اسید قوی رکھتا تھا کہ ان القرب نامیوں میں حضرت کچا لکھن مریم سے کم نہ ہوتا۔“ (مرد ۱۹)

(۳۲) ”کیا وجہ ہے کہ حضرت کچا جسمانی پادوں کو اس مل کے درجہ سے اچھا کرتے رہے مگر جہالت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کمال طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاندھائی کا قبر ایسا کم وجہ کا رہا کہ قریب قریب ان کام کے ہے۔“ (ازلہ مہم ص ۳۹ نوٹ ج ۳ ص ۱۵۵) حالانکہ اسی سطر میں آپ قریب کرتے ہیں کہ ”یعنی علیہ السلام نے یہ فعل ہادیان الہی اختیار کیا تھا۔“

(۳۳) ”کچا کے مجتہد تو اس باب کی وجہ سے بے رہتی اور بے قدر تھے جو کچا کی عادت سے بھی پہلے منظر لاپتہ تھے جس میں ہر قسم کے عباد اور تمام ہندم مصلوح، ہر میں دلیہرہ ایک ہی غلط مار کر اٹھے ہو جاتے تھے لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خرافاتی دکھائے اس وقت تو کوئی جواب بھی سوجھ نہیں تھا۔“

(ازلہ مہم ص ۳۹ حاشیہ نوٹ ج ۳ ص ۱۵۳)

(۳۳) ”فرض ہے اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشترکات خیال ہے کہ کچھ صرف
 مٹی کے پندے بنا کر اور جن میں بھونک مار کر انہیں کچ کچ کے چاؤر بنا دیا تھا نہیں
 بلکہ صرف نعل اترپ تھا جو روح کی قوت سے زئی پذیر ہو گیا تھا۔“ (عہد ہجری)
 (۳۴) ”یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ ایسے کام کے لیے اس جناب کی مٹی لانا تھا
 جس میں روح اللہ کی تاثیر رکھی گئی تھی۔“ (عہد ہجری) مرزا کا وہابی روح اللہ کی تاثیر
 جناب میں تو تسلیم فرماتے ہیں اور اس سے کوئی شرک لازم نہیں آتا مگر مبینی علیہ السلام
 سے وہی فعل بطریق ملغزہ صادر ہوتا تو شرک ہے۔

(۳۵) ”بہر حال یہ ملغزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی نہ حقیقت
 ایک مٹی ہی رہی تھی جیسے سامری کا گھوڑا۔“ (عہد ہجری میں ۳۳۸ تا ۳۴۰ نواریں ج ۲ ص ۳۴۰)
 قرآن مجید کی بھی توہین کی کہ ایسے کھیل کھیلوں کو آیات و احکام بتاتا ہے اور انبیاء
 کی شان مرزا کا وہابی کے نزدیک صاف اللہ ایک عادی تھا تو کرنے والے کے برابر ہوئی۔

(۳۶) ”خدا نے اس آست میں سے کچھ سمواں بچھا جو اس پہلے کچ سے اپنی
 تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے کچ کا نام ظلام اور رکھا۔“
 (دفعہ ہجری میں ۳۴۰ نواریں ج ۲ ص ۳۴۰) یہاں توہین مبینی علیہ السلام کے ساتھ دعویٰ بہت
 بھی ہے۔ بلکہ نہایت عکس بھی ہے کیونکہ مبینی علیہ السلام کی عکس بھی ہے۔

(۳۷) ان سریم کے ذکر کو بھونک

اس سے بہتر ظلام اور ہے

(دفعہ ہجری میں ۳۴۰ نواریں ج ۲ ص ۳۴۰)

(۳۸) ”خدا نے اس آست میں سے کچھ سمواں بچھا جو اس پہلے کچ سے اپنی
 تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔۔۔ لکھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ہماری
 جان ہے کہ اگر کچھ ان سریم پر سے لپکا میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز
 نہ کر سکتا اور وہ نشان جو لکھے سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نکلا نہ سکتا۔“

(دفعہ ہجری میں ۳۴۰ نواریں ج ۲ ص ۳۴۰)

(۳۹) ”اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت کچ علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں
 نہیں دی گئیں جو لکھے دی گئیں کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لیے آئے تھے اور اگر وہ
 ہماری جگہ ہوتے تو وہ اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی

حالت نے مجھے ابھام دینے کی قوت دی۔"

(پچھلے اجلاس میں ۱۵۴ نمبر پر ۱۲ مئی ۱۹۸۱ء)

(۳۱) "مگر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے کچھ لوگوں کے کارناموں کی وجہ سے افسوس قرار دیا ہے، تو پھر یہ شیطانی دوسرے ہے کہ یہ کہا جائے کہ کہیں تم کچھ ایسی مریم سے اپنے تئیں افسوس قرار دیتے ہو۔"

(پچھلے اجلاس میں ۱۵۵ نمبر پر ۱۲ مئی ۱۹۸۱ء)

(۳۲) "اور حضور اور مغربی ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں کچھ ایسی مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ کچھ تو کچھ میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ چاروں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں، نہ صرف اسی خدا بلکہ میں تو حضرت کچھ کی دلوں میں اچھڑوں کو بھی حضور سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم اہل کے پیروں سے ہیں۔"

(۳۳) "اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں کھانا سے روکا، پھر بزرگان قوم کی نہایت اصرار سے بعد میں اس کے کھانا کر لیا تو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ خلاف تعلیم تو ہے جس میں میں کیونکر کھانا کھا اور چال ہونے کے بعد کہ کہیں باقی توڑا تھا، اور حضور درود کی کہیں بظاہر ڈالی تھی ہے لیکن پھر جوسف کھانا کی چٹائی پوری کے ہونے کے پھر مریم کہیں راضی ہوئی کہ جوسف کھانا کے کھانا میں آئے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجھ پر نہیں جو چلی آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابلِ رحم تھے نہ قابلِ اعتراض۔"

(۳۴) "یسوع کچھ کے چار بھائی اور وہ بھی تھے، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی حقیقی نہیں تھے۔ لیکن سب جوسف اور مریم کی اولاد تھی۔"

(پچھلے اجلاس میں ۱۶ مئی ۱۹۸۱ء پر ۱۲ مئی ۱۹۸۱ء) یہاں بھی یسوع اور یحییٰ علیہ السلام کو مردِ قادمانی ایک ہی شخص سمجھتے ہیں پھر یسوع کے نام سے سلطنت گاہیاں اسے کہ یہ خدا فرماتے ہیں کہ یسوع کوئی اور ہے جس کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں اور تئیں پہچان ہے۔

(۳۵) "اسی طرح لوگوں میں میرا ہی حقیقہ تھا کہ مجھ کو کچھ ایسی مریم سے کیا نسبت ہے وہ لی ہے اور خدا کے بزرگ مقررین میں سے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی بہت ظاہر کرتا تھا تو میں اس کو جڑی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی

ہی پادش کی طرح بھرے ہ ہازل ہوئی اس نے لکھے اس عقیدہ ہ قائم نہ رہے دیا اور
صریح طور ہ لکے کا خطاب لکھے دیا گیا۔" (حجۃ الہی ص ۱۳۸، ۱۳۹ نوٹس ج ۲۲ ص ۱۵۳)
یہاں بھی تو چین میں علیہ السلام اور اپنی تعلیمات ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ لکھنوں میں
اپنی نبوت کا دعویٰ ہے۔

انکار قسم نبوت و دعویٰ نبوت علیہ

- (۱) "اما رسولنا الیکم رسولنا شاعدا علیکم کما لوسلنا الی فرعون رسولنا
تبرہ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اس رسول کی مانند جو
فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔" (حجۃ الہی ص ۱۴۰، ۱۴۱ نوٹس ج ۲۲ ص ۱۵۵)
- (۲) "فبین انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم ۵ فنزل العزیز
الرحیم۔ اسے مردار تو خدا کا مرسل ہے۔ بلا واسطہ ہ اس خدا کی طرف سے جو غالب
اور دم کرنے والا ہے۔" (حجۃ الہی ص ۱۴۱، ۱۴۲ نوٹس ج ۲۲ ص ۱۵۷)
- (۳) "اما لوسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا وقلوا انکذب اشرہ۔"
(راہیں نمبر ۲ ص ۲۲ نوٹس ج ۲۲ ص ۱۵۳)
- (۴) "فکلتمی ولادانی وقل الی مرسلک الی قوم مفسنین وانی
جعلک للناس اماما وانی مستطیع اکبر لعا کما جرت مسی فی الاولین۔"
(انہام آختم ص ۱۹ نوٹس ج ۲۲ ص ۱۵۷)
- (۵) "انہادت میں میری نسبت بار بار جان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا
کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کہہ کتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور
اس کا دشمن بنی ہے۔" (انہام آختم ص ۲۰ نوٹس ج ۲۲ ص ۱۵۷)
- (۶) "سچا خدا ہی تھا ہے جس نے گاویاں میں اپنا رسول بھیجا۔"
(دائع الہی ص ۱۰ نوٹس ج ۲۲ ص ۱۵۷)
- (۷) "تیسری بات جو اس دلی سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ
بہر حال جب تک کہ حاملین دیا میں رہے گو سڑیں رہے گاویاں کو اس کی ٹوٹاک
چھی سے ٹھوٹا رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا وقت گا ہے اور یہ تمام احکام کے لیے
نکاح ہے اب اگر خدائے تعالیٰ کے اس رسول اور اس نکاح سے کسی کو انکار ہو اور خیال
ہو کہ ظہر کی نمازوں اور دعاؤں سے یا کچا کی پرستش سے یا گائے کے فضل سے یا

دعویٰ کے ایمان سے باوجود طاقت اور دشمنی اور نافرمانی اس رسول کے حاکم اور ہو سکتی ہے تو یہ پہلی غلط فہمیت کے قائل نہ پہلی تھی۔“ (دلیل احمدی، ۱۰، نوائے ج ۱۸، ص ۱۳۸)

(۸) ”بیکہ مجھے ایسا ہی پڑا تھا ایمان ہے جیسا کہ قرأت اور انجیل اور قرآن کریم پڑھا کیا انہیں اللہ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کی عظمت بلکہ موصوفات کے ذخیرہ کو سن کر اپنے پیچھے کو پھینک دوں جس کی حق انہیں پتا ہے۔“

(ابن کثیر، نمبر ۲ ص ۱۹، نوائے ج ۱۸، ص ۱۳۸)

(۹) (۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲) جو مہارتیں تو ہیں جتنی

علیہ السلام میں گذر چکی ہیں ان کو ملاحظہ کیا جائے۔

ان مہارت میں مرزا قادیانی نے صاف نبوت علیہ اور رسالت شریفہ کا دعویٰ کیا ہے اس کے علاوہ اور طرح بھی جو بے نبوت کیا ہے جو قائل خیال ہے مثلاً یہ ہے کہ جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتا جو ان پڑ ایمان ہیں لانا وہ کافر ہے اور ظاہر ہے کہ یہ شان بکونی اور رسول کے کسی کی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ مہارت ذیل سے ظاہر ہے:

(۱۵) ”مکر وہ قسم“ ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے اللہ کرتا ہے اور آنحضرت رسول ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ کج مسلمان کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود انعام نبوت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سنا جانے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتاب میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لیے کہ وہ خدا اور رسول ﷺ کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے، اور اگر اللہ سے دیکھا جائے تو یہ دلوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔“

(حجۃ الہی ص ۱۷، نوائے ج ۲۲، ص ۱۵۵)

اس مہارت سے منکر یہی کفر بھی ثابت ہوا اور مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت بھی لیکن اگر اس کے ساتھ یہ مہارت شریعتی اہلبی بھی ملانی چاہئے تو مطلب بالکل صاف ہے۔

(۱۶) ”یہ کلمہ یاد رکھئے کے آگے ہے کہ اپنے دعویٰ کے اللہ کرنے والے کو کافر کہنا صرف نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور انعام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب شریعت کے سامنے اللہ تعالیٰ ہی مہارت ہیں گو وہ کبھی ہی صاحب الہی میں اپنی شان رکھتے ہوں اور خلعت مہاکمال الہیہ سے مرزا انہوں ان کے اللہ سے کوئی کافر نہیں بنا جاتا۔“ (ازین اہلبی ج ۱ ص ۱۰۰، نوائے ج ۲۲، ص ۱۳۷) یہ مہارت اس وقت کی ہے جب تک دعویٰ نبوت کر رہی نہ تھا اور قسم نبوت کے آگے تھے، اور جب نبوت

مسئلہ جدیدہ تحریر کا دستور کھل گیا تو اب منکر کے کافر نہ ہونے کے کہا سنی اس مہارت کے طے سے دلوں ہانگی صاف ہو گئیں دلوں نبوت بھی پھر رسالت اور نبوت تحریر بھی جو قصہ اور پھر کفر ہے۔ مرزا قادیانی نے دینی نبوت اور رسالت اور طریح سے بھی ظاہر فرمایا ہے وہ یہ کہ تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ ہر ایک و ہر مسلمان کے پیچھے نماز درست ہو جاتی ہے مگر چونکہ مرزا قادیانی نبی ہیں اس وجہ سے جو ان کا انکار اور تحقیر یا تکذیب کرے یا ان کے صدق میں تردد ہو وہ سب کافر ہیں ان کے پیچھے کسی مردمان کی نماز درست نہیں ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

(۱۷) ”میں یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی تھا اسے پر حرام اور فحش حرام ہے کہ کسی منکر اور مکلف یا تردد کے پیچھے نماز چھوٹ جائے کہ تمہارا وہی نام ہو جو تم میں سے ہو“ (دیکھیں جلد ۱ ص ۱۸۱ نوٹ ۱۲ ج ۱ ص ۱۷۱)

(۱۸) ”سوال ہوا کہ اگر کسی تک امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کہو پھر اگر تصدیق کرے تو بھلا نہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر کوئی عاقل رہے نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب تو وہ بھی ساقی ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔“

(فقہی امور جلد اول ص ۱۷۱)

(۱۹) ”۱۰ جنوری ۱۹۰۱ء کو سید عبداللہ صاحب عرب نے سوال کیا کہ میں اپنے ملک عرب میں جاؤں وہاں میں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں فرمایا صدقہ کے سہاکی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ عرب صاحب نے عرض کیا کہ وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں اور ان کو تکلیف نہیں ہوئی فرمایا ان کو پہلے تکلیف کر دیا پھر وہ یا صدق ہو جائیں گے یا تکذیب۔“ (فقہی امور جلد اول ص ۱۷۱)

(۲۰) ”بہت امت عرب میں بہت فرستے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ایسا جم پڑے گا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ بھارت پائے گا کہ اس ایسا جم کا بھی وہ گاہ۔“ (دیکھیں جلد ۱ ص ۱۸۱ نوٹ ۱۲ ج ۱ ص ۱۷۱)

(۲۱) ”اور اس بات کو فرمایا تو میری کا عرصہ گزر گیا کہ وہاں میں دلی کہا تھا اور وہاں غزہ میں غیر مسلمہ کو دعوت دینے اسلام کی گئی تھی۔“

(دیکھیں جلد ۱ ص ۱۸۱ نوٹ ۱۲ ج ۱ ص ۱۷۱)

(۲۲) ”مگر ہم قرآن کے نص کی رو سے اس بات پر الجھ رہے تھے کہ اس بات

فرض اس قسم کے حوالے اس سے بھی زیادہ ہیں جو مذکور ہوئے اب یہ بات عرض کرنے کے قابل ہے کہ مرزا قادیانی خود ہمارے ہی کے مستحق ہیں بعض مرتب یہ کہتے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کو عقلی ہی نہیں کہتے بلکہ بھاری اور بھڑی عقلی ہی کہتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت عقلی کے سنی ایک خود ہی لے تائے ہیں تو جہاں کہیں اللہ فرماتے ہیں تو اپنے سنی مسیح کے اہلاد سے اور جہاں اقرار ہے وہاں نبوت کے اصلی اور کج حصے کے لحاظ سے اس کی مثال ہیں لیکن کہ کوئی شخص ہیں کہے بادشاہ کے عقلی سنی یہ ہیں کہ جس کے وہ سبک بھی ہوں اور اپنے کو بادشاہ اس سنی سے کہے جو سنی دنیا جانتی ہے اور جب بادشاہی قانون میں لوگ بدعت کا اعتراض کریں تو کہہ دے کہ میں عقلی مسنون سے اپنے کو بادشاہ نہیں کہتا میں تو بھاری بھڑی عقلی سنی سے اپنے کو بادشاہ کہتا ہوں تو ظاہر ہے کہ اس قول سے بدعت خود نہیں ہو سکتی۔ میں اس بارے میں مرزا قادیانی اور ان کے غلیظ ہم مرزا محمود قادیانی کا قول نقل کرتا ہوں۔

(۳۸) ”میں حضرت کا سوا کسی کا ہی کے عقلی سنی بتاتا اور ان کے ماتحت اپنے کی ہونے کا اقرار کرتا ثابت کرتا ہے کہ آپ نے اگر ایک اصطلاحی مسنون کے لحاظ سے عقلی کی ہونے سے اللہ کیا ہے تو ایک عام مسنون کے لحاظ سے عقلی کی ہونے کا اقرار بھی کیا ہے“ (عقد نامہ دس ۷)

(۳۹) ”اور اسی رنگ میں میں نے بھی لکھا ہے کہ اگر عقلی کی کے وہ اصطلاحی سنی نہ لیں جو حضرت کا سوا کسی نے کہے ہیں بلکہ اسے بھاری یا عقلی کے مقابل پر رکھیں تو ان مسنون کے لحاظ سے حضرت کا سوا عقلی ہی ہیں ہاں اصطلاحی مسنون کے لحاظ سے نہیں۔“ (عقد نامہ دس ۷) حالانکہ مرزا قادیانی اپنے لیے نئی شریعت بھی ثابت کرتے ہیں تو دیکھیں سنی سے عقلی نبوت کے والے ہونے ان تمام مہارتوں کے بعد ایک اور مہارت خاتم پر عرض کرتا ہوں جس نے تو کوئی خود ہی نہ رہی۔

(۴۰) ”اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان اصطلاحی مسنون کے لحاظ عام مسنون کی رو سے خود حضرت کا سوا کسی نے بھی اپنے آپ کو عقلی ہی کہا ہے چنانچہ محدثہ اولی حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔“ (عقد نامہ دس ۶)

(۴۱) ”میں ایک آیت کو ایسا ہی قرار دیتے ہیں کہ کوئی عہدہ لازم نہیں آتا ہائے اس حالت میں کہ وہ آیت اپنے کسی ہی مقصد سے فیض پانے والا ہو بلکہ خدا اس حالت میں لازم آتا ہے کہ اس آیت کو آنحضرت ﷺ کے بعد قیامت تک

(۳۳) ”اگر کوئی حقیقی نبوت کے وہ سنی نہیں جو حضرت کج سومو کے لئے خود کہے ہیں بلکہ اس کے علاوہ کوئی سنی ہیں مثلاً یہ کہ جو نبوت باطنی یا عقلی نہ ہو تو ان سنیوں کے لحاظ سے میں آپ کو حقیقی ہی مانتا ہوں۔“ (حیدر العلوم، ص ۲)

(۳۴) ”اس جگہ پر بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ان اصطلاحی سنیوں کے علاوہ عام سنیوں کی مد سے خود حضرت کج سومو نے بھی اپنے آپ کو حقیقی ہی کہا ہے چنانچہ مندرجہ ذیل حوالہ سے مطالبہ ظاہر ہے ”بعض یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ کج بھاری اور مسلم میں لکھا ہے کہ آنے والا عیسیٰ اسی امت میں سے ہو گا۔ لیکن کج مسلم میں سورج اٹھوں میں اس کا نام کی اٹھ دیکھا ہے مگر کج کریم مان لیں کہ وہ اسی امت میں سے ہو گا اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام بد قسمتی دھوکے سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی سنیوں پر اور انہیں کی گئی نبی کے سنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی ٹپڑ پانے والا ہو اور شرف مکانہ کا حامل ہو جس سے شرف ہو شریعت کا دانا اس کے لیے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت نبی کا قبیح نہ ہو۔“

(ضمیمہ ۱، ص ۱۰۱ ص ۱۰۲، حوالہ ۱۰۱ ص ۱۰۲، حیدر العلوم، ص ۲)

(۳۵) ”میرا قول حضرت کج سومو کے قول کے خلاف نہیں آپ نے حقیقی نبی کی ایک اصطلاح قرار دی ہے اور اس کے یہ سنی ہیں کہ بڑی شریعت لائے اور ان سنی کے مد سے آپ نے حقیقی نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور میں بھی ان میں سے مد سے آپ کے حقیقی نبی ہونے سے انکار کرتا ہوں پس آپ نے نبی کے حقیقی سنی پر لڑائے ہیں کہ وہ کلمت سے اور فیصلے پر اصطلاح پائے اور بتا کر جو شخص ان سنیوں کے مد سے جو حقیقی سنی ہیں نبی اور حقیقی نبی ہو گا یا نہیں۔“ (حیدر العلوم، ص ۱)

(۳۶) ”اگر کوئی شخص کہے کہ یہاں حضرت کج سومو نے یہ تو فرمایا ہے کہ نبی کے حقیقی سنی یہ ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ ایسا شخص حقیقی نبی ہو گا تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ جو چچ حقیقی سنی کی مد سے ایک نام حاصل کرے گی وہ حقیقی نہیں ہو گی اگر نبی کے حقیقی سنیوں کی مد سے نبی کہلانے والا حقیقی نبی نہیں تو کیا جو شخص غیر حقیقی سنی کی مد سے نبی کہلانے کا حقت اسے حقیقی ہی کہے گی۔“ (حیدر العلوم، ص ۱)

(۳۷) ”میں حضرت کج سومو کا نبی کے حقیقی سنی بتانا اور ان کے ماتحت اپنے نبی ہونے کا اقرار کرنا ثابت کرتا ہے کہ آپ ایک اصطلاحی سنیوں کے لحاظ سے حقیقی نبی ہونے سے انکار کیا ہے تو ایک عام سنی کے لحاظ سے حقیقی نبی ہونے کا اقرار بھی کیا ہے۔“ (حیدر العلوم، ص ۱)

مرزا قادیانی اپنے مغزات کے مذہبی ہیں دوسرے انبیاء پر

اپنی فضیلت کے قائل اور دوسرے انبیاء کی توہین کرتے ہیں

(۱) ”ہاں اگر یہ اعتراض ہو کہ اس جگہ وہ مغزات کہاں ہیں، تو میں صرف یہی جواب نہیں دوں گا کہ میں مغزات دکھاتا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے اس قدر مغزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نیا ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر مغزات دکھائے ہوں۔“

(مذہب اہل حق ص ۱۳۶ تراجم ج ۲۳ ص ۵۵۵)

(۲) ”بلکہ یہ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر مغزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ ہاتھ بندھنے کی صفحہ کے باقی تمام انبیاء عظیم اسلام میں ان کا ثبوت اس کلمات کے ساتھ ممکن اور قطعی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی رحمت چاہی کر دی ہے اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔“

(مذہب اہل حق ص ۱۳۶ تراجم ج ۲۳ ص ۵۵۵)

(۳) ”میں ہر بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے متفق ہو جاویں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ میں اعتراض میں گواہ نہیں ہوں میں سے کوئی کیا شریک نہ ہو اپنی چالاکیوں کی وجہ سے پیشہ رسا ہوتے ہیں اور پھر ہر شخص آئے۔“

(مذہب اہل حق ص ۱۳۷)

(۴) ”اور خدا تعالیٰ میرے لیے اس کلمات سے نشان دکھاتا رہا ہے کہ اگر لوگوں کے زمانے میں وہ نشان دکھائے جاتے تو وہ لوگ فرق نہ ہوتے۔“

(مذہب اہل حق ص ۱۳۷ تراجم ج ۲۳ ص ۵۵۵)

(۵) ”اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کسی کے ہاتھ میں میری ہاتھ ہے کہ اس نے لکھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام لکھا ہے اور اسی نے لکھے کیا میرا نام کے نام سے نکالا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیئے ہیں جو تمہیں لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں سے ہر نمونہ کسی قدر اس کتاب میں بھی لکھے گئے۔“

(مذہب اہل حق ص ۱۳۸ تراجم ج ۲۳ ص ۵۵۵)

(۶) ”میں چند سطریں میں جو پیشین گوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو اس لاکھ سے زیادہ ہونگی اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول دفعہ پر حقائق ثابت ہیں۔“

(مذہب اہل حق ص ۱۳۸ تراجم ج ۲۳ ص ۵۵۵)

کھڑے کیے جائیں تو دنیا بھی کوئی بادشاہ ایسا نہ ہو گا جو اس کی فوج میں گواہوں سے زیادہ ہو۔“

(۱۷) ”اب کس قدر قہر کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہیں جس کی مد سے ان کو اسلام سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اگر ان کے دل میں تقویٰ ہو تو ایسے اعتراض بھی نہ کرتے جن میں دوسرے نبی شریک غالب ہیں۔“

(۱۸) (۱۸) (۱۸) (۱۸) (۱۸) (۱۸) (۱۸) (۱۸) (۱۸) (۱۸)

(۱۸) ”وہ درگزر یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو، جس میں موجود برکت بیکہ بھی نہ ہو وہ عظمت کے کمال غلبہ کے دلت اپنی طرف سے بظاہر ہے۔ کیا اندھیری رات کے بعد سے چاند کے جھنڈے کی انکار نہیں ہوتی؟ کیا تم سچ کی رات کو جو عظمت کی اندھیری رات ہے دیکھ کر غم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلے گا ہے، اسیوں کو تم اس دنیا کے ظاہری قانون قدرت کو تو خوب دیکھتے ہو مگر اس روحانی قانون قدرت سے جو اسی کا ہم نوا ہے بھلی ہے خبر ہو۔“

(۱۹) (۱۹) (۱۹) (۱۹) (۱۹) (۱۹) (۱۹) (۱۹) (۱۹) (۱۹)

اس مہارت میں انکار قسم نبوت اور سرور عالم ﷺ کی قوتیں ہیں اس کا صاف یہ مطلب ہے کہ اور انبیاء کی طرح آپ کا نور نبوت بھی ایک زمانہ تک محدود رہے گا۔ اس کے بعد ہر جہت میں کی ضرورت ہو گی دوسرے اسلام کا نور باطل جاتا رہا اور کمال عظمت ہو گی جو آپ کی (ﷺ) عظمت کے خلاف ہے تیسرے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی و ر دلت موجود ہے ورنہ یہ غیب پرانے قصوں کا مجموعہ ہے اور یہ سب مرتجأ نظر ہے۔ چنانچہ اس حد پر قیامت بھی نہ آئی ہے ورنہ وہاں رات کے بعد سچ نہ ہو گی۔

(۲۰) ”اگر یہی بات ہے تو ان لوگوں کا ایمان آج بھی نہیں اور کل بھی نہیں کیونکہ خدا نے تعالیٰ کا کوئی سوا ملجھ سے ایسا نہیں جس میں کوئی نبی شریک نہ ہو اور کوئی اعتراض میرے پر ایسا نہیں کہ کسی اور نبی پر وہی اعتراض وارد نہ ہوتا ہو۔“

(۲۱) (۲۱) (۲۱) (۲۱) (۲۱) (۲۱) (۲۱) (۲۱) (۲۱) (۲۱)

مجاز اللہ دعوت نبوت تشریف اور شریعت جدیدہ

(۱) ”اور مجھے بتایا گیا تھا کہ میری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی

اس آیت کا مصداق ہے کہ هو الذی یومل رسولہ بالہدیٰ وھن الحق لیطہرہ

علیٰ بن ابی طالبؑ

(۱) اور اسی میں عزرائیلؑ ج ۱۹ ص ۱۵۳

اس الہام میں حضورؐ دعوتِ نوری کے یہ بھی دعویٰ ہے کہ اس آیت شریفہ کے جناب رسول اللہ ﷺ صدیق نہیں ہیں۔ جو قطعاً کفر ہے۔

(۲) ”خدا وہی خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو چاہت اور

دین حق اور تہذیبِ اخلاق کے ساتھ بھجوا دیا“ (ابن جریر ص ۳۹، عزرائیلؑ ج ۱ ص ۱۵۳)

(۳) ”اور اگر کو کہ صاحبِ الشریعت افترأ کر کے جاگ رہا ہے نہ ہر ایک

مفسر ہی تو اذیل ہے یہ دعویٰ ہے کہ خدا نے افترأ کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی، اس میں اس کے یہ بھی تو کہہ کر شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی دلی کے ذریعہ سے

پندرہ سو فیصد جان کیے اور اپنی امت کے لیے قانون مقرر کیا وہی صاحبِ الشریعت ہو گیا میں اس تشریف کی رو سے بھی ہمارے قائل لازم ہیں، کیونکہ میری دلی میں امر بھی ہے

اور نمی بھی مثلاً یہ الہام علی القومین بعضوا من اصولہم و یحفظوا فروجہم فلک لو کفی لہم یہ برائیاں ایسے میں جہنم ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نمی بھی اور

اس پر تیس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری دلی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نمی بھی اور اگر کو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں سب احکام ہوں تو

یہ ہاں ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان هذا علی الصلح الاولیٰ صلح ابو نعیم و موسیٰ یعنی قرآنی تعلیم تواریث میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کو کہ شریعت وہ ہے جس

میں ہرچیز اور امر اور نمی کا ذکر ہو تو یہ بھی ہاں ہے کہ کیونکہ اگر تورات و انجیل شریف میں ہرچیز احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو میرا دستہ کی کھانک نہ تھی۔“

(ابن جریر ص ۳۹، عزرائیلؑ ج ۱ ص ۱۵۳)

(۴) ”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نمی بھی اور شریعت کے ضروری

احکام کی تہذیب سے اس لیے خدا نے تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس دلی کو جو میرے پر ہوئی ہے ملک یعنی کنکٹی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الہی کی مہارت ہے

واسمع الملک باعینا ووسعنا ان اللین یا یونک انما یا یون اللہ ید اللہ فوق ہدیہم یعنی اس تعلیم اور تہذیب کی کنکٹی کو ہمارے آنکھوں کے سامنے اور ہدایت دلی سے بنا ہو چکا تھا سے بھت کرتے وہ خدا سے بھت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے جو

میں کے ہاتھوں پر ہے اب دیکھو خدا نے میری دلی اور میری تعلیم میری بھت کو کونج کی کنکٹی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدد مہارت قرار دیا جس کی آنکھیں ہوں

دیکھ لیں اس کے کان ہو گئے۔“ (ماہنامہ بھی خبریں ۶ نومبر ۱۹۷۵ء ص ۳۳۵)

(۵) ”سورہ فطہ میں علم پا کر قول کرے اور جس امیر کو چاہے خدا سے علم پا کر وہ کرے۔“ (ماہنامہ بھی خبریں ۶ نومبر ۱۹۷۵ء ص ۳۳۵)

(۶) ”مگر ہم باپ مرض کرتے ہیں کہ ہم وہ علم کا کھانا جو کچا سوسر کی لبت کچا بخاری میں آیا ہے اس کا انا سنی تو کریں ہم تو اب تک یہ ہی سمجھتے تھے کہ علم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لیے اس کا علم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گوہر ہزار حدیث کو بھی منسوخ قرار دے جاسکتا ہے۔“

(ماہنامہ بھی خبریں ۱۹ نومبر ۱۹۷۵ء ص ۳۳۵)

(۷) ”سورہ ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دھڑکی کی حدیث غلط نہیں بلکہ قرآن اور وہ دلی ہے جو میرے پر نازل ہوئی ہیں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری دلی کے مطابق نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم دلی کی طرف پیچک دیتے ہیں۔“

(ماہنامہ بھی خبریں ۲۰ نومبر ۱۹۷۵ء ص ۳۳۵)

(۸) ”اگر حدیثوں کا دیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بھی میرے اس دھڑکی کو بلکہ ہرج نہ پہنچا تھا ہاں خدا نے میری دلی میں جا بجا قرآن کریم کو پیش کیا ہے چنانچہ تم بھائیوں میں دیکھو گے کہ اس دھڑکی کے متعلق کوئی حدیث بیان نہیں کی گئی جا بجا خدا تعالیٰ نے میری دلی میں قرآن کو پیش کیا ہے۔“

(ماہنامہ بھی خبریں ۲۱ نومبر ۱۹۷۵ء ص ۳۳۵)

ان مباحثوں میں دھڑکی بہت عکری طور پر کھنگھڑی حدیثوں کے مقابلے میں ساتھ ساتھ ہے قرآن شریف ان کی دلی میں آن کر اس کی دلی کا تابع قرآن شریف کو والد نفسی زہد الاولین فرمایا گیا ہے تو جیسے پہلے انبیاء صاحب شریعت تھے اسی طرح مرزا قادیانی کی دلی میں جب قرآن شریف ہوا جو ایک شریعت مستحکم ہے تو مرزا قادیانی کی دلی بھی شریعت جدید ہوئی اور مرزا قادیانی رسول صاحب شریعت ہونے لگے کہ یہ ہے کہ قرآن شریف اس جتنے میں معمول پر رہا جو سنی مرزا قادیانی بیان فرمائیں اگر مرزا قادیانی آگے بڑھ کر اس کو بھی منسوخ کر دیجے تو ان کے متکبرین کو حکیم کے سوا چارہ نہ رہتا تھا جب مرزا قادیانی کے اہلالت ایک جگہ مرتب ہیں اور وہ سنی قرآن تو دیتے،

انجیل مقدسہ کے قطعی اور قطعی اور ان پر ایمان لانا فرض تو اب مرزا قادیانی کے صاحب کتاب جدید نظیر رسول ہونے کے واسطے میں کیا تک باقی رہا۔

(۱۸۱۹ء) دہائی نبوت میں مذکور ہوئی کہ اس سے دہائی نبوت نکلے گی و شریعت جدیدہ بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں یہ حکم نہیں ہے کہ جو مرزا قادیانی کو نہ مانے وہ کافر ہے اس کے پیچھے ہزار ہا دست نہیں۔ نہ اس میں یہ حکم ہے کہ جو اس میں فیصلہ مرزا قادیانی سے لینا چاہے بلکہ وہاں تو یہ حکم ہے وان فلا نعم علی منی لم یؤمن بالله والرسول الا بعد۔ (۱۸۱۳ء) مہارات نہ جان دہائی نبوت۔

(۱۸۱۵ء تا ۱۸۱۹ء) وہ مہارات ہیں جو سلسلہ توہین عیسیٰ علیہ السلام میں نمبر ۳۷ و نمبر ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱ کے ضمن میں مذکور ہیں کیونکہ ان میں علامہ توہین عیسیٰ علیہ السلام کے اپنی نبوت اور فضیلت اور صاحب شریعت ہونے کا بھی دہائی ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اولیٰ المزموم اور صاحب شریعت انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں تو جو شخص عیسیٰ علیہ السلام سے افضل اور بہتر ہونے کا دعویٰ ہے وہ نبوت اور صاحب شریعت ہونے کا پہلے دعویٰ ہے۔

(۲۱) مہارات حضور ﷺ ضمن دہائی نبوت پر بھی صاحب شریعت ہونا ثابت کرتی ہے۔

(۲۲) مہارت چھوٹی ضمن دہائی نبوت اور انکار قسم نبوت صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی شریعت و صاحب کتاب ہے جیسے رسول اللہ ﷺ پر کام اللہ نازل ہوا مرزا پر بھی نازل ہوا جیسے قرآن شریف کا منکر کافر ہے مرزا کے کام اللہ کا منکر بھی کافر ہے۔

(۲۳) ”قلیٰ انما انا بشر مثکم یوحی الی انما الہکم اللہ واحد تربی“ ان کو کہہ دے کہ میں تو ایک انسان ہوں میری طرف یہ دعویٰ ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔“ (چھوٹی انجیل ص ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱،

مرزا کا رسول اللہ ﷺ سے مساوات بلکہ انہیات کا (محمی) (معاذ اللہ)

(۱) ”اس کے یہ سنی ہیں کہ محمد کی نسبت آخر محمد ہی کوئی گویا مودی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔“ (ضمیمہ جلد دوم ص ۳۷۷ ایک عقلی کا دروس ۷ نمبر ۱۲ ج ۱۸ ص ۳۷۸)

(۲) ”فرض میری نسبت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے نہ سے اور یہ نام بحیثیت ذاتی رسول محمد ہی کو ملنا چاہتا خاتم النبیوں کے معلوم میں فرقی نہ آیا۔“ (الغیر ایک عقلی کا دروس ۷ نمبر ۱۲ ج ۱۸ ص ۳۷۸)

(۳) ”تجلی اگر کوئی نفس اسی خاتم النبیوں میں ایسا قائم ہو کہ باحاطت نہایت اتحاد اور فنی غیرت کے اسی کا نام پایا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ علیہ صرح (انے کے نبی کہلانے کا کچھ وہ محمد ہے گو اسی طور پر۔“ (ایک عقلی کا دروس ۷ نمبر ۱۲ ج ۱۸ ص ۳۷۹) یہاں مرزا کا دہائی نے ذاتی اٹھ ہو کر اٹھ چنے کی بھی بنیاد داخل دی ہے۔

(۴) ”میں میں بلکہ اس مدت تک آج ہر سو شیشنگولی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر چٹم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پہنچا ہو گئی تو میں اپنی نسبت لے یا رسول کے نام سے کیے مگر انکار کر سکتا ہوں اور بلکہ خود خدا نے تعالیٰ نے یہ نام میرے دیکھے ہیں تو میں کیوں کر نہ کر دوں۔“ (ایک عقلی کا دروس ۷ نمبر ۱۲ ج ۱۸ ص ۳۸۰)

(۵) ”یعنی محمد مسیحی ﷺ اس واسطے کو لفظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس نام محمد اور احمد سے مسیٰ ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔“

(ایک عقلی کا دروس ۷ نمبر ۱۲ ج ۱۸ ص ۳۸۱)

(۶) ”اور اس طور سے خاتم النبیوں کی سر محفوظ رہی کیونکہ میں نے انعکاس اور علی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا اگر کوئی نفس اس وہی اٹھا ہے ہر شخص ہو کہ کہیں خدا نے تعالیٰ نے کہاں میرا نام لیا اور رسول رکھا ہے تو یہ اس کی حماقت ہے کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کے سر نہیں آتی۔“

(ایک عقلی کا دروس ۷ نمبر ۱۲ ج ۱۸ ص ۳۸۱)

(۷) ”مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو دو حقیقت خاتم النبیوں تھے مجھے نبی اور رسول کے لفظ سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے سر تحسب آتی ہے کیونکہ میں بار بار اٹھا چکا ہوں کہ میں ہر صوبہ آہد و آخرین منہم لہذا بلحقوا بہم برہدنی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے میں کسی پہلے

میراچیں احمد یہ مٹی میرا نام لہ اور احمد دکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا حق وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تو خلی نہیں آیا کیونکہ مٹی اپنے اصل سے پیچھے نہیں جوت۔“

(ایک نقل کا درجہ ۸ نمبر ۱۸ ج ۱۸ ص ۲۲)

(۸) ”میر چنگ میں مٹی طور پر لہ ہوں ﷺ پس اس طور سے خاتم انھیں کی میر نہیں کوئی کیونکہ لہ ﷺ کی نبوت لہ تک ہی محدود رہی مکن بہر حال لہ ﷺ ہی ہی رہا نہ اور کوئی۔“

(ایک نقل کا درجہ ۸ نمبر ۱۸ ج ۱۸ ص ۲۲)

(۹) ”ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ ایک دلو بلکہ ہزار دلو آتما میں ہمدی رنگ میں اور کلمات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ ہمدی خدا کی طرف سے ایک قرار پاتو مہد تھا۔“

(ایک نقل کا درجہ ۸ نمبر ۱۸ ج ۱۸ ص ۲۳)

(۱۰) ”میر چنگ وہ ہمدی جو قدیم سے موجود تھا وہ میں ہوں اس سے ہمدی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مطابق ہ اب تمام دنیا ہے دست و پا ہے کیونکہ نبوت ہ میر ہے۔“

(ایک نقل کا درجہ ۸ نمبر ۱۸ ج ۱۸ ص ۲۳)

(۱۱) ”ایک ہمدی بیچ کلمات لہ یہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لیے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا اب جو اس کوزی کے اور کوئی کوزی نبوت کے پاشے سے پانی لینے کے لیے باقی نہیں۔“ (۱۲ ج ۱۹)

(۱۲) ”میر اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام ہی اللہ اور رسول اللہ دکھا مگر ہمدی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ میرا مصطفیٰ ﷺ اسی لحاظ سے میرا نام لہ اور احمد ہوا پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی لہ کی بیج لہ کے پاس ہی رہی طبعاً بالحدود و السلام۔“

(ایک نقل کا درجہ ۸ نمبر ۱۸ ج ۱۸ ص ۲۴)

(۱۳) ”وما رعبت اهلو صیت ولكن الله رعبی“

(نہج البلاغہ ص ۱۰ نمبر ۱۸ ج ۲۳ ص ۳۷)

(۱۴) ”اللہ فہی فکک قاب لموسین نو دنی“ (ایضا نمبر ۱۸ ج ۲۳ ص ۳۷)

(۱۵) ”سبحان اللہ اسرین بعدہ الہلا ارج“

(نہج البلاغہ ص ۱۰ نمبر ۱۸ ج ۲۳ ص ۳۷)

(۱۶) ”کل ان کلمہ یحیون اللہ فایحیونی بحسب کلم اللہ ارج“

(ایضا ص ۱۰ نمبر ۱۸ ج ۲۳ ص ۳۷)

(۱۷) ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ“ (پہلو اولیٰ میں ۵۹ نواریں ج ۳۳ ص ۵۷)

(۱۸) ”۳۳۰ سال سے کی تخت اترے ہے ایک تخت اور بچھا گیا۔“

(پہلو اولیٰ میں ۵۹ نواریں ج ۳۳ ص ۵۷)

(۱۹) ”اِنَّا فَضَّلْنَاکَ فَضْلًا مِّنْ لَّیْسَ لَکَ اِلَّاہُ مَقْدُمٌ مِّنْ ذٰلِکَ وَمَا

(پہلو اولیٰ میں ۵۷ نواریں ج ۳۳ ص ۵۷)

ظاہر۔“

(۲۰) ”سُبْحٰکَ اَللّٰہُ وَرَحْمٰتُکَ“ (پہلو اولیٰ میں ۵۷ نواریں ج ۳۳ ص ۵۷)

(۲۱) ”کُوْلَاکَ لَمَّا خَلَقْتَ الْاَفْلاکَ“

(مکتبہ اولیٰ میں ۵۷ نواریں ج ۳۳ ص ۱۰۶)

(۲۲) ”اِنَّا اصْطَفٰکَ الْکَوْنُ“ (پہلو اولیٰ میں ۵۷ نواریں ج ۳۳ ص ۱۰۷)

(۲۳) ”اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّصْنَعَ مَقَامًا مَّحْمُودًا“ (مکتبہ اولیٰ میں ۵۷ نواریں ج ۳۳ ص ۱۰۷)

(۲۴) ”کَلِمَکَ بِاَعْيَ لَفْظِکَ الْاِیْکُوْنُوْا مَوْسُوْنِ“

(پہلو اولیٰ میں ۵۷ نواریں ج ۳۳ ص ۱۰۷)

(۲۵) یہاں رسول اللہ ﷺ کے مہجرات کی تعداد ۳ ہزار لکھی ہے

(تھوڑا بہت ۳۰ نواریں ج ۵۷ ص ۱۰۷) اور اپنے مہجرات کی برابری احمدیہ جہاد قائم صلی ۵۹ ہے

اس لاکھ لکھائی ہے (نورانی ج ۶ ص ۵۷) جس سے سال معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کا درجہ

یہاں رسول اللہ ﷺ سے گئی سو سے زائد ہے جتنی تھی۔ تھوڑا بہت ۵۷ ص ۱۰۷

الکفریات الفیحاء۔

(۲۶) ”لَمَّا خَلَقَ الْقَمَرُ الْمَعْمُورَانَ لَمَّا خَلَقَ الْقَمَرُ الْمَعْمُورَانَ الْمَعْمُورَانَ الْمَعْمُورَانَ“

اس کے لیے چاند کے قبول کا بیان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا اب

کیا تو اللہ کرے گا۔ (پہلو اولیٰ میں ۵۷ نواریں ج ۳۳ ص ۱۰۷) یہاں مکرر تکرار کا اللہ ہے

جو ایک مرتبہ کفر اور تکرار قرآن کرم اور رسول اللہ ﷺ، دینی اہلیت تیسرا کفر ہے۔

(۲۷) ”اور ظاہر ہے کہ حج مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر

گیا اور دوسری حج باقی رہی کہ پہلے عہد سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور متعدد تھا کہ

اس کا وقت کچھ سوچو کا وقت ہو اسی طرف تھا تو نبی کے اس قول میں اشارہ ہے۔

مِیْنِ الْمَدِیْنَةِ الْمَدِیْنَةِ“ (تھوڑا بہت ۵۷ نواریں ج ۳۳ ص ۱۰۷)

(۲۸) ”اِنَّ اللّٰہَ یَخْلُقُ الدِّمَ وَیَجْعَلُ سَبَدًا وَیَاکُمَا وَیَسْمُرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَیُوحِی

مِنَ الْاَنْسِ وَالْجِنِّ کَمَا یَخْتَرُ مِنْ اَیِّ اَسْحَابِ الْاَفْلاکِ ثُمَّ یَرْزُقُ الشَّیْطَانَ وَالْمَرْجُومَ مِنْ

الجنان ورد المحكومة الى هذه النيران ومن اقم ذلة وعزى في هذا الهرب والهرب
وان الهرب سجال والافتقار الى عبدالرحمن لعقل الله المسيح الموعود ليحمل
الهزيمة على الشيطان في اخر الزمان وكان وعداً منكروا في القرآن

(قرآن مجید، مائیکہ شمس علیہ السلام، ص ۶، ج ۱، نزہت، ج ۱۹، ص ۳۳)

(۲۹) "ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى"

(ابن کثیر، تفسیر، ص ۲۷، نزہت، ج ۱، ص ۳۵)

(۳۰) "ما كان الله ليعذبهم وانت فيهم"

(ابن کثیر، تفسیر، ص ۲۷، نزہت، ج ۱، ص ۳۶)

(۳۱) "اننى بايعتكم بايعتى ربى صفحة مذکور انت منى بمنزلة

اولادى انت منياواتا منك" (ابن کثیر، تفسیر، ص ۲۷، نزہت، ج ۱، ص ۳۷)

واصبح القلک بايعنا وو حينا ان اللين بايعونک انما بايعون الله

فوق ابيهم... قل انما انا بشر مثلكم يوحى الى انما الهكم الله واحد والآخر
كلمة في القرآن.

(تفہیم قرآنی، ص ۲۲، نزہت، ج ۱، ص ۳۸)

(۳۲) "وما ارميک الا رحمة للظالمين قل اعملوا على مساکنکم

ننى عامل فسوف تعلمون"

(تفہیم قرآنی، ص ۲۲، نزہت، ج ۱، ص ۳۸)

حقائق کا دریائے جماعت

(۱) "ملا کر کوئی شخص جھگڑی کے یہ سنی کرے کہ وہ نبی باری یا نقل نہ ہو

بلکہ وہ حقیقت خدا کی طرف سے خدا کی طرف کردہ اسرار کے مطابق قرآن کریم کے
حاصل ہونے سے پہلے کی مد سے نبی ہو وہ نبی کہلانے کا سبب ہو تمام کلمات بہت اس
میں اس حد تک پائے جاتے ہیں۔ جس حد تک نہیں مل پائے جاتے ضروری ہیں تو اس
کہیں گا کہ ان معنی کی مد سے حضرت کجا موعود جلیبی تھے۔"

(اقوال اہل بیت، ص ۲۲، نزہت، ج ۱، ص ۳۸)

(۲) "نبی شریعت اسلام نبی کے جو سنی کرتی ہے اس کے سنی سے حضرت

صاحب ہرگز جہادی نبی نہیں ہیں بلکہ جلیبی ہیں۔" (احمد علی، ص ۲۲، نزہت، ج ۱، ص ۳۸)

(۳) "حضرت کجا موعود کا یہ فرمان کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کا کبلی ثابت

جنازہ غیر احمدی

(۱۰) ”غیر احمدی کے جنازہ کے حقیقی ہم نے عبادت کو دیکھا ہے، حکم کیا ہے؟ حضرت کا سوال یہی ہیں، لکھاؤ! جس نبوت بقیہ ایسے جیسے ہمارے آکا سید! جو مسیحی ﷺ حکم کیا ہے؟ کی کا مگر ٹولک ہم انکھڑوں خدا کے لڑائی کے بیچے ہے، حکم کیا ہے؟ کافر کا جنازہ چاہو نہیں؟“ (المصلح ج ۱، صفحہ ۱۰۳، سورہ ۶، آیت ۱۵۵)

(۱۱) ”ایک شخص نے دریافت کیا کہ احمدی کی جی ٹی ٹی نہ ہو جائے اور انگریز ہے کہ غیر احمدی اس کا جنازہ نہ چھیں گے مگر تمام گھر کے آدمی احمدی ہوں اور جی ٹی نہ کرنے سے ان کے جنازہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا جس کا ایمان کامل نہیں اس کے جنازہ کا کیا فائدہ۔“

(المصلح ج ۱، صفحہ ۱۰۳، سورہ ۶، آیت ۱۵۵)

(۱۲) ”اگر یہ کہا جائے کہ کسی ایسی جگہ جہاں تھکا نہیں پہنچی کوئی مرا ہوا ہو اور اس کے مرنے کے بعد وہیں کوئی امون پہنچے تو وہ جنازہ کے حقیقی کیا کرے اس کے حقیقی یہ ہے کہ ہم تو ظاہر پر ہی مقرر رکھتے ہیں مگر وہ ایسی حالت میں مرا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول کی اسے بچانے لکھیں نہیں بلکہ ہم اس کا جنازہ نہیں چھیں گے۔“ (المصلح ج ۱، نمبر ۱۳۶، سورہ ۲۶، آیت ۱۱۵) (رسالہ موجودہ کا دعویٰ مذہب مطہر احمدیہ حکیم لاہور، اشعور اکٹر مرزا یعقوب، ایک سرکاری احمدی، انجمن اشاعت اسلام لاہور، نمبر ۱۱ سے نمبر ۱۲ تک اسی رسالہ سے منقول ہے۔)

(۱۳) ”لکھ بھرا یہاں تک مذہب ہے کہ میرا سو سال میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے آج تک امت محمدیہ میں کوئی ایسا انسان نہیں گذرا جو آنحضرت ﷺ کا ایسا فدائی ہو، ایسا مطہر ہو، ایسا خیر و بر ہو جیسا کہ حضرت کا موصوفہ تھے۔“ (مجموعہ اہم و اس ۵)

(۱۴) ”آنحضرت ﷺ کے بعد بیٹے انبیاء کو باطل مسودہ قرار دینے کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دنیا کو فیصل نبوت سے روک دیا اور آپ کی بیٹوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس نام کو بند کر دیا۔ اب بتاؤ کہ اس عقیدہ سے آنحضرت ﷺ رحمت اللعالمین ثابت ہوتے ہیں یا اس کے خلاف ثبوت باطلہ من ذلک! اگر اس عقیدہ کو تسلیم کیا جائے تو اس کے یہ سبب ہوں گے کہ آپ کو خدا ہاتھ دینا کے لیے ایک مذہب کے طور پر آنے لگے اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ حقیقی طور پر مر رہا ہے۔“ (مجموعہ اہم و اس ۱۱، صفحہ ۱۱۵)

(۱۵) ”اگر میری گردن کے دونوں طرف تھوڑی دھڑکی چائے کہ تم یہ کونکر
آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی لی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا کہ تو جھوٹ ہے کتاب
۴۔“ (نور اللکھنؤ ص ۱۲)

(۱۶) ”ایک لی کیا میں تو کہتا ہوں بڑا ہوں لی اور ہوں گے۔“

(نور اللکھنؤ ص ۱۲)

(۱۷) ”سمیرا ایہاں ہے کہ حضرت کجا مود اس قدر دھول کریم کے عقل ختم
ہے چلے کہ وہی ہو گئے، لیکن کیا استاد اور شاگرد کا ایک مرتبہ ہو سکتا ہے گواہ گواہی کے
لحاظ سے استاد کے برابر ہی ہو چائے ہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کجا دھول کریم کے اور یہ
سے ظاہر ہوا تھا وہی کجا مود نے نہیں دیکھا یا اس لحاظ سے برابر ہی کہا جا سکتا ہے۔“

(ذکر الہی ص ۱۸)

(۱۸) ”حضرت کجا مود کو آنحضرت کے تمام کلمات حاصل کرنے کی وجہ

سے میں نے بھی کہہ لی گئی ہے“

(ذکر الہی نمبر ۱۳)

مگر پھر انہی آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑا کر اپنی شان میں

(الفضل نمبر ۳۳ جلد ۲)

(۱۹) ”ہم جیسے خدا تعالیٰ کی دوسری دہیوں میں حضرت اسماعیل، حضرت یحییٰ،

حضرت اور یسٰ علیہ السلام کو ہی دہتے ہیں ایسے ہی خدا کی آخری دہی میں کجا مود کو بھی
یا نبی اللہ کے خطاب سے خطاب دیکھتے ہیں اور اس نبی کے ساتھ کوئی طہری یا طہری یا
برائی کا لفظ نہیں دہتے کہ اپنے آپ کو خود بخود ایک تمام فرضی کر کے اپنی بریت کرنے
لگ جائیں بلکہ جیسے اور نبیوں کی نبوت کا ثبوت ہم دہتے ہیں ایسا ہی بلکہ اس سے بڑا کر
کیونکہ ہم جہنم دہ گواہ ہیں کجا مود کی نبوت کا ثبوت اسے دہتے ہیں۔“

(الفضل نمبر ۲۰ نمبر ۳۳ جلد ۲)

(۲۰) ”کجا مود کو اللہ ہی اللہ نہ تسلیم کرنا اور آپ کو الہی قرار دینا یا الہی

مکہ میں کہنا گویا آنحضرت کو سید المرسلین و خاتم المرسلین ہیں الہی قرار دینا اور انہوں
میں داخل کرنا ہے جو کجا مود اور کجا مود کہہ رہے۔“ (الفضل ۲۹ جون ۱۹۵۵ء)

(۲۱) ”خدا نے تعالیٰ نے سب انھوں میں آپ کا نام نبی اور رسول رکھا اور

لیکن عذری اور علی ہی نہ کہا میں ہم خدا کے علم کو مقدم کریں گے اور آپ کی قریری

باب نبوت کھلا ہوا ہے تو کج سمجھ لگی ضرور لی ہے۔

(عقود علم داس ۲۳۱ حجاز نمبر ۲۳۱)

(۲۸) ”میں ہمارا عقیدہ ہے کہ اس وقت تک اس دست میں کوئی اور شخص لی

ضیں گوزار۔“ (عقود علم داس ۲۳۱ حجاز نمبر ۲۳۱)

(۲۹) ”لیکن چونکہ اس دست میں سوائے حضرت کج سمجھ کی عداوت کے کسی

عداوت کو آخری نہیں قرار دیا گیا معلوم ہوا کہ رسول لگی صرف کج سمجھ ہیں۔“

(عقود علم داس ۲۳۱ حجاز نمبر ۲۳۱)

مفتاحہ بشیر احمد قادریانی، پسر مرزا قادریانی

(۳۳) ”اب معاملہ صاف ہے اگر لی کریم کا اللہ نکر ہے تو کج سمجھ کا اللہ

بھی نکر ہونا چاہیے کیونکہ کج سمجھ لی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اگر

کج سمجھ کا منکر کاڑھیں تو سوائے لی کریم کا منکر بھی کاڑھ نہیں کیونکہ یہ کسی طرح ممکن

ہے کہ بجلی بجھنے میں آپ کا اللہ نکر ہو اور دوسری بجھنے میں جس میں قبول حضرت کج

آپ کی روحانیت اتنی اور اکل اور اللہ ہے آپ کا اللہ نکر نہ ہو۔“

(درج آف دیپو سوہرہ نکل بھل میں ۱۰۵۰ ص ۱۰۵)

(۳۵) ”تو اس صورت میں کیا اس دست میں کوئی تک نہ رہا ہے کہ قادریانی

میں اللہ خلقی نے پھر محمد ﷺ کو اللہ نکر تاکہ سبے وعدوں کو پورا کرے۔“

(نکل بھل میں ۱۰۵۰)

(۳۶) ”پہلے آخری قسم کی آیت قرآن شریف سے نکال پیچک اور پھر جو

نیر سے دل میں آئے کہ کیونکہ جب تک یہ آیت قرآن کریم میں موجود ہے اس وقت

تک تو مجھ ہے کہ کج سمجھ کو نکر کی شان میں قبول کرے۔“ (نکل بھل میں ۱۰۵۰)

(۳۷) ”یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو لی ہوتے تھے ان کے لیے

یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کلمات رکھے جائیں جو لی کریم ﷺ میں رکھے گئے

ہیں بلکہ ہر ایک لی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کلمات عطا ہوتے تھے کسی کو نبوت

کسی کو کم عمر کج سمجھ کو تو جب نبوت ملی جب اس نے نبوت لے کر کے تمام کلمات کو

حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ علی لی کہانے میں بھی نبوت لے کر کج سمجھ کے تمام

کو پیچھے نہیں رہا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ لی کریم کے پہلو پہ پہلو کا

نکڑا کیا۔“ (نکل بھل میں ۱۰۵۰)

(۲۸) ”اس کے (یعنی) آنحضرت ﷺ کے شاگردوں میں علامہ بہت سے محدثوں کے ایک نے نبوت کا بھی دہجہ پایا اور وہ صرف کہ یہ کی تا بلکہ اپنے مطالع کے کلمات کو عقلی طور پر حاصل کر کے عقلی دلائل احرام نہیں سے بھی آگے نکل گیا۔“

(مجموعہ رسائل ص ۲۵۷)

(۲۹) ”میں اس لیے امت محمدیہ میں صرف ایک شخص نے نبوت کا دہجہ پایا اور بالکل کو یہ دہجہ نصیب نہیں ہوا۔“

(مجموعہ رسائل ص ۲۵۹)

(۳۰) ”مگر یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور حکام انھیں کو دنیا میں مہوٹ کرے گا جیسا کہ آیت اخیر میں منہم سے ظاہر ہے جس کج مسوود خود رسول اللہ ہے جو اثبات اسلام کے لیے وہ بارہ دہیا میں شریف لائے۔“

(مجموعہ رسائل ص ۲۶۰)

(۳۱) ”جس کج مسوود کی عقل نبوت کوئی گھٹیا نبوت نہیں بلکہ خدا کی قسم اس نبوت میں جہاں آقا کے دہجہ کو ہلکا کیا وہاں حکام کو بھی اس حکام پر کھڑا کر دیا جس تک انبیاء بنی اسرائیل کی عقل نہیں مہارک وہ جو اس کج کو بگے اور ہدایت کے گڑھے میں گرنے سے اپنا آپ کو بچائے۔“

(مجموعہ رسائل ص ۲۶۱)

(۳۲) ”علامہ اس کے ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیے کہ کج مسوود تمام انبیاء کا علم ہے جیسا کہ اس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جوہی اللہ فی حلال الانبیاء اس لیے اس کے آنے سے گویا امت محمدیہ میں تمام گنہگار بنی بچھا کیے گئے جس نبیوں کی قہار کے لحاظ سے بھی محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے بھی جدا کر دیا کیونکہ علامہ حق نبیوں اور رسولوں کے جو قوریت کی خدمت کے لیے موی کو مٹا ہونے تھے اس امت میں تمام وہ بنی بھی مہوٹ کیے گئے جو موی سے پہلے گمراہ تھے بلکہ موی بھی خود دربارہ دنیا میں بھیجے گئے اور یہ سب بلکہ کج مسوود کے وجود باوجود میں پیدا ہوا۔“

(مجموعہ رسائل ص ۲۶۲)

(۳۳) ”ہب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے مہد لیا (انھوں میں سب انبیاء علیہ السلام شریک ہیں کوئی بنی متکلی نہیں آنحضرت ﷺ بھی اس انھوں کے حکام میں داخل ہیں) کہ جب بھی تم کو کتاب اور حکمت دوں (یعنی کتاب سے مراد قوریت اور قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت اور منہاج ہدایت و صریح شریف) مگر قہار سے پاس ایک رسول آئے صحت ہو ان سب چیزوں کا جو قہار سے پاس کتاب و حکمت سے ہیں (یعنی وہ رسول کج مسوود ہیں جو قرآن و صریح کی تصدیق کرنے والا

ہے اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں، لہذا من بعد میں بتوں اور قبیلہ ہے اہل طہم جانتے ہیں کہ تحت تاکید کے معنوں میں آیت ہے یعنی اسے نوح تم سب ضرور اس پر ایمان لانا اور ہر ایک طرح سے مدافعت کرنا فرض ہوا تو ہم کوئی ہیں جو نہ مانیں؟“

(امداد الفضل، چارہاں جلد ۳، نمبر ۳۹، ص ۹، سورہ ۹، آیت ۱۲، ترجمہ ص ۶)

(۳۳) ”اور ایک وہ دینی جو پیچھے اترنے والی ہے اور یہ دینی اتنی ہے جو سورہ ۲۲

الجند ۲۲ آیت ۳ و ۴ ہو اللہی بعث فی الامم رسولاً منهم بطورا علیہم ایہد ویرکبہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل للی ضلال مبین“
 واعرین منهم لما یلتطووا بہم ہو العزیز العکبیرؑ میں موجود ہے اس آیت میں رسول کریم ﷺ کے وہ بعث بیان کرمانے گئے ہیں ایک تو وہ بعث جس میں قرآن کریم نازل ہوا اور ایک دوسرا بعث جو آخری زمانہ میں ہوا مثلاً تھا اس شخص کا نام جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ اول مطبوعہ قادیان ص ۱۲ آیت ”وہا لا عرۃ ہم یوفون“ (معاذ اللہ یہ ہے)

(۳۵) ”میں آپ کیا یہ پرستے دے کی ہے میری نہیں کہ جہاں ہم لا ضرری بین احد من دینہ وادار اور علیہا و ذکر یا دینی علیم اسلام کو مثال کرتے ہیں وہاں کچھ موجود جیسے علیم اللہ کی کو چھوڑ دیا جائے۔“
 (امداد الفضل ص ۱۰)

(۳۶) ”تیرا کچھ موجود کو احمد نبی اللہ نہ تسلیم کرنا اور آپ کو اتنی قرار دینا یا اتنی ہی کردہ میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں اتنی قرار دینا اور انہوں میں داخل کرنا ہے جو کلمہ علیم اور کلمہ کلمہ ہے اتنی ہونے کی طبیعت بطور آئینہ کے ہے جو احمد نبی اللہ کے وجود نبوت اور رسالت کو دکھانے کے ہوتے اسے احمد نبی اللہ سے غلام احمد اور اتنی نبی بنا دے۔“

(امداد الفضل، چارہاں جلد ۳ ص ۷، کالم اول سورہ ۲۹، ص ۱۰، سورہ ۲۹، آیت ۲۷، ترجمہ ص ۱۰)

(۳۷) ”اور آنحضرت کے بعث اول میں آپ کے منکرین کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا لیکن آپ کے بعث ثانی میں آپ کے منکرین کو داخل اسلام سمجھتا ہوں کہ آنحضرت کی جگہ اور آیت اللہ سے ائمہاء ہے مادامک علیہا ہے میں حضرت کچھ موجود (مرزا قادیانی) نے آنحضرت کی بعث اول و ثانی ہاں نبوت کو ہلکا اور بد کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے جس سے لازم آتا ہے کہ بعث ثانی کے کافر کلمہ میں بعث

اہل کے کافر سے بڑھ کر ہیں سچا سمجھو کی صداقت و انحراف منہم کے صداق ہونے سے آنحضرت کے صحابہ میں داخل ہے اور ظاہر ہے کہ آنحضرت کے صحابہ ہونے کا ہے صحابہ بنے دلوں نے آنحضرت کا وجود نبوت پایا ہو مگر صحابہ بننے کی شان ایک اہل حق پر ایمان لانے کا نتیجہ نہیں ہو سکتی اور اہل حق بننے کا مرتبہ اہل ایمان لانے سے حاصل ہو سکتا ہے نہ کسی غلام اہل ہے۔“

(انوار باطل کا پانچواں جلد ۳ نمبر ۱۰۰۰ کا مآل سورہ ۵۵ جلد ۱۵، سورہ ۱۰۱ جلد ۱۱، سورہ ۱۰۲ جلد ۱۱)

(۳۸) ”حضرت انیس کی دو بیٹیاں الگ الگ ہیں ایک اہل حق کی دوسری بی

بی اہل حق کی حیثیت ابتدائی ہے اور بی کی شان اچھلی حضرت صاحب نے اہل حق کی جہ زمانہ گذرا ہے غلام اہل اور مریم بن کر گزرا ہے اس سے ترقی پا کر آپ غلام اہل سے اہل اور مریم سے اہل مریم بن کر گزرا ہے اس سے ترقی پا کر آپ غلام اہل تھے اس وقت اہل تھے اور جب آپ مریم تھے تو اہل مریم نہ تھے ایسا ہی جب آپ اہل بن گئے تو غلام اہل نہ رہے اور جب آپ اہل مریم بن گئے تو اب مریم نہ رہے۔ یہ ایک اچھی بات ہے جو خدا نے لکھ رکھا ہے۔“

(ازہل پہل میں ۳۸ صفحہ ۱۰۰۰ کا مآل علی صاحب الزمرہ جلد ۱۱، سورہ ۱۰۱ جلد ۱۱)

(۳۹) ”نتیجہ اس بی بی کا یہ ہوا کہ مریم حالت سے ترقی کر کے آپ بی

اہل مریم بن گئے اور یہ آخری اور اچھلی حد اہل کی حیثیت میں رہنے کی تھی اب دوسرا زمانہ اور دوسری حالت شروع ہوئی کہ اہل سے بی بن گئے اور پہلا زمانہ ختم ہو گیا۔“

(ازہل پہل میں ۳۹ صفحہ ۱۰۰۰ کا مآل)

(۴۰) ”ہاں اہل کے بعد سے ترقی پا کر بی بن جانے پر بھی آپ کو کیا نہ

کہنا کہ مریم سے اہل مریم ہو جانے پر بھی بی بی نہ کہنا کہ غلام اہل سے اہل نام پا جانے پر بھی اہل نہ کہنا ایسا ہے جیسے کسی پٹاری کو اپنی ٹکڑی ہو جانے پر پٹاری یا ٹکڑی اپنی ٹکڑی کہنا جو حاصل اس کی اب تو جین اور گھٹائی ہے۔“

(ازہل پہل میں ۴۰ صفحہ ۱۰۰۰ کا مآل)

(۴۱) ”سچا سمجھو کے ابتدائی زمانہ کے حکمت کو جب کہ آپ اہل کی شان میں تھے اچھلی زمانہ نبوت کے خلاف نکل کر کے اپنی خلافت اور جہالت کا نبوت دیا ہے مادہ احتلال آخری زمانہ سے ہے جب کہ آپ کو خدا نے اہل سے نبی بنا دیا تھا ابتدائی زمانہ کو لے کر اپنی خلافت کا اظہار کر دیا ہے جو خلا ہے۔“ (ازہل پہل میں ۴۱ صفحہ ۱۰۰۰ کا مآل)

(۴۲) ”اس جگہ میں یہ بات بھی یاد دہانی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مضمون میں

جہاں کہیں بھی عقلی نمونہ کا ذکر ہے وہاں اس سے مراد انکی نبوت ہے جس کے ساتھ کوئی نئی شریعت ہو نہ عقلی کے لغوی معنوں کے لحاظ سے تو ہر ایک نبوت عقلی ہی ہوتی ہے عقل یا فرضی نہیں اور کچھ سمجھ بھی عقلی ہی تھا اور جہاں کہیں بھی مستقل نبوت کا ذکر ہے وہاں انکی نبوت مراد ہے جو کسی کو بلا واسطہ بغیر اطلاع کسی کی ساتھ کے ہی ہو نہ مستقل کے لغوی معنوں کے لحاظ سے تو ہر ایک نبوت مستقل ہوتی ہے عارضی نہیں اور کچھ سمجھ بھی مستقل ہی تھا لہذا۔۔۔“ (فقہ برکات اہل بیت ص ۱۰۸)

(۵۳) ”سورہ تیسری بات یہ بھی موجود ہے کہ اٹھ فتویٰ نے آپ کا نام لی رکھا میں شریعت اسلام ہی کے جو عقلی کنی ہے اس کے عقلی سے حضرت صاحب ہرگز ہزاری لی نہیں ہیں بلکہ عقلی ہی ہیں ہاں حضرت کچھ سمجھنے لوگوں کو اپنی نبوت کی قسم بھانے کے لیے اصطلاحی طور پر نبوت کی جو حقیقت قرار دی ہے جس کے یہ عقلی ہیں کہ وہ شریعت جدیدہ اور اسے اس اصطلاح کی رو سے حضرت کچھ سمجھ ہرگز عقلی ہی نہیں ہیں بلکہ ہزاری ہی ہیں یعنی کوئی جدید شریعت نہیں دے۔۔۔“ (حجۃ الہیہ ص ۱۰۸)

لاہوری مرزائیوں کے عقائد

(۱) قرآن میں ۱۵۵ لوٹ کبیر ۳۲۶ ذبح آیت و مکلم الناس فی الشہادہ و کھلا سورہ آل عمران پ ۳ ع ۳۳ ہد اور کہات میں کام کرنا مجبور نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر ایک حدود سے بچے اگر وہ گناہ نہیں مہد میں پڑے لگ جاتا ہے اسی طرح کہات میں بھی ہر ایک انسان جو صحت کی حالت میں اس حد کو پہنچ جاتا ہے کام کر سکتا ہے اس تو فطری کا سرکہ یہ معلوم ہے کہ یہ بچہ صحت کی حالت میں رہے گا اور ایام عقلیت میں فوت نہ ہو گا۔۔۔“ (کشف غمیرہ ص ۱۰۸ ص ۱۰۹)

(۲) ”تیسرے قرآن شریف میں ۱۵۲ لوٹ ۱۶۴ ذبح آیت قلنا یا ماریکونی یروا وصلاً علی ابوہمبہ سورہ انبیاء پ ۱۵ ع ۵ بت عقلی کے ہاتھ نے حضرت مریم علیہ السلام کے خلاف آگ مشتعل کر دی مگر اس کو اس سے کوئی ضرر نہ پہنچا اور وہ حالت میں رہا تو اذواہد کیدا فجعلنا ہم الاعسورین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آگ محض کیرا متاقلہ تھا عقلی ہے کہ انہوں نے مریم کو آگ میں جھانے کا ارادہ کیا اور مگر اس قدر میں نکام رہے بموجب آیت قلوا حرقوہ والنصر وا لہمکم و بموجب آیت قلوا قلوا لو حرقوہ فاجتہد اللہ من الذل۔۔۔“ (تیسرے قرآن ص ۱۰۸)

۱۹۱۰ء کی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ یہ واقعہ ۱۱۰ھ میں واقع ہوا تھا تو ایک طرف تو یہ مذکور ہے کہ اٹھ نے اس کو آگ سے نہایت دے دلی دوسری طرف چل نکلا ہے کہ انہوں نے اس کو گل کرنے یا جلانے کا ارادہ کیا لہذا آگ کا مہلوم ۱۱۰ھ میں واقع ہے جو اس کی توجہ میں مد نظر تھا اور لالہ اس مہاجر اسی زمرہ سے عربیہ فوت ہوا ہے کہ آگ سے نہایت کا مہلوم ابراہیم کی ہجرت ہے۔“ (تکف و سرمد ص ۵۰)

(۳) نوٹ ۳۱۳۳ قرآن میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں ہے کہ عیسیٰ کو بھلی نے گل لیا تھا کیونکہ فقہ ائمہ جو مذکور ہے بالخصوص لغت کے گل پانے کا مہلوم نہیں بتاتا ہے بلکہ صرف حد میں اٹھ کرنے کا لہجہ صاحب اپنے لغات میں التعم فاعدا فی التعلیل کی تفسیر لکھ کر اس کے متعلق کرتا ہے۔ (اس کا ہر پلے کے وقت اس نے اس کا منہ اپنے ہونٹوں میں لے لیا) اس بارہ میں ایک حدیث نبوی بھی موجود ہے کہ بھلی نے حضرت کی صرف اجڑی کوٹہ میں لیا تھا اس میں بھی قرآن پاگل کی توجہ میں ہے لیکن پاگل عیسیٰ کو بھلی کا گل ہانا اور اس کے پیچ میں داخل ہونا جان کرتی ہے جو قرآن کے برخلاف ہے۔ پھر آگے قرآن فرماتے ہیں اگر عیسیٰ اٹھ نہائی کی تسبیح کرنے والوں سے نہ ہوتا تو وہ اپنی قوم میں معمولی حیثیت کا انسان رہتا اور نبی کا مروج نہ پاتا اگر ان کے متعلق پیچ کے لیے جائیں تو ضمیر کا مروج بھلی ہو گا مگر پھر بھی یہ نتیجہ برآء نہیں ہوتا کہ بھلی نے عیسیٰ کو ۱۱۰ھ حقیقت گل لیا تھا مہلوم صرف یہ ہے کہ اگر عیسیٰ تسبیح کرنے والوں سے نہ ہوتا تو بھلی ان کو گل پاتی۔“ (تکف و سرمد ص ۵۱)

(۴) سحر علی لاہوری اپنے انگریزی ترجمہ قرآن میں ص ۱۳۳ بذیلی آیت نو کہ لای موز علی فریہ (پ ۳ ص ۳) کے واقعہ کو خواب کا واقعہ بنا کر فرماتے ہیں کہ قرآن ایسے واقعات کے متعلق جو خاص عبادت یا طرز واقعہ یا کسی ناقص تاریخ کی ۱۱۰ھ سے خود بخود خواب کا مہلوم ہو لگا خواب کا مہلوم احتمال نہیں کرتا اور اس کے اعتقاد میں حضرت یوسفؑ کی مثال پیش کرتے ہیں کہ وہ حضرت یوسفؑ نے کہا وہ ستاروں اور چاند اور سورج کو اپنے کو سجہ کرنے کا تذکرہ اپنے والد کو بتایا تو خواب کا لگا پاگل احتمال نہ کیا فرض یہ ہے کہ اس آیت میں جو موت کے بعد بات کا ذکر ہے اس موت سے مراد حقیقی موت نہیں بلکہ خواب مراد ہے۔“ (تکف و سرمد ص ۵۱)

(۵) "قلما بلغ مصحح ینہما نسبا سو لہما فالتحد سبلہ فی البحر سورہ۔ اس آیت کے متعلق نمبر ۱۵۱۳، ۱۵۱۴ میں ائمہ۔ اے لہو علی لاہوری فرماتے ہیں کہ

ہو جب حدیث بخاری پہلی کا تم ہوا صرف منزل حصول جانے کا نشان تھا قرآن یا حدیث میں ہرگز ثابت نہیں کہ یہ جتنی ہوئی پہلی تھی جب کا اعتبار پہلی کے دریا میں چلے جانے کا نہیں بلکہ اس امر پر ہے کہ صاحب مثنیٰ اس کا خاکہ مثنیٰ سے کرنا بھول گیا تھا۔
(مجلس کشف ۵۰۰ ص ۳۳۵)

(۶) ”محمد علی لاہوری اپنے قرآن کے ص ۳۱ پر بذیل آپ وما قلنہ وما صلیہ (۱) وما قلنہ وقلینا (پ ۶ ص ۲) قرآن فرماتے ہیں کہ قلنا صلیہ سے کجا کے صلیبی خطاب کی تھی جرات نہیں ہوئی تھی صرف صلیبی خطاب کی موت سے ہے اس کے حلقی بلکہ اور وہاں بھی دہن ہے جس کا معلوم یہ ہے کہ کجا صلیب پر خطاب غرور دے کر کر وہاں وہ فوت نہیں ہونے بلکہ بعد از یہ قدسی موت سے مر گئے ہیں۔“

(مجلس کشف ۵۰۰ ص ۳۵)

(۷) ”آپ کو کھن ہو چلک ہذا معسل ہاؤ فو شراب کی تعمیر میں ص ۸۸۶، ۸۸۷ پر اس طرح فرماتے ہیں جس صحبت کی حضرت ایوب شکایت فرماتے ہیں وہ کسی رنگہائی سفر کا دالہ معلوم ہوتا ہے جس میں آپ کو تھکان اور جاس سے تکلیف محسوس ہوئی پھر فرماتے ہیں تو کھن ہو چلک بھی اپنے گھوڑے کو ایچ گی لگا کر دوڑا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ایوب وہاں جا پہنچے ہیں جہاں پہنے اور غسل کے واسطے ان کو پانی مل جاتا ہے ایوب کو خیال ہوا کہ وہ ایک ہے آپ رنگہائیں میں دارا ہے اور اس نے تھکان اور جاس کی وجہ شکایت کی تو اس کو جواب دیا ہے کہ اپنے گھوڑے کو پاساری کے ہاتھ کو تھوچا پھر تم کو آرام مل جائے گا یہ ایک فصاحت ہے کہ مشکاف میں آئی ہے نہ وہ چاہیے۔“

(۸) ”خطہ بیدک صفحا (۱) ولا تحت اس آیت میں تین الگ الگ الفاظ ہیں ان کے معلوم کے حلقی صوما لفظ تھی واقع ہوئی ہے اس قصہ میں کل طسریں ایک دوسرے کے مقلد ہیں ضمرین کا بیان ہے کہ ایوب نے اپنی بیوی کو سوکڑے مارنے کی صف افغانی تھی اور اس نے اپنے صف کو آخر اس طرح پر چڑا کر دیا کہ انھوں کا صف سے کہ اس کو مار دیا قرآن یا کسی حدیث کجا میں اس قصہ کا کوئی نشان نہیں ملتا پھر لفظ صلیہ اور وہ قنوت کی شرح فرما کر یہ فرماتے ہیں اب اس آیت کا یہ معلوم حاصل ہوا کہ ایوب کو فصاحت کی بات ہے کہ دلیل کا دوست پر جلی کی طرف رابطہ نہ ہوا۔“

(مجلس کشف ۵۰۰ ص ۳۶)

(۹) صحیحین الطبری بعدہ لیلۃ من المسجد الحرام الخ ائمہ اسے محمد علی لاہوری نے اپنے انگریزی قرآن کے ص ۵۶۵ نوٹ نمبر ۱۳۱ میں اس کو واقعہ صریح حلیم کر کے نوٹ ۱۳۱ کے حقیقی آیت وما جعلنا الروہاء الطی لوبسک الخ ترجمہ کے بعد فرماتے ہیں اکثر مفسرین اس امر میں متفق ہیں کہ اس سے مراد واقعہ صریح کا ہے طہاء میں اختلاف ہے آیا یہ صریح ہمسائی تھی یا دوسری؟ مجاہد ہمسائی کے چاک ہیں مگر حضرت معاویہؓ و حضرت عائشہؓ اس کو دوسری مانتے ہیں مگر لحاظ مبالغہ افراط و عا جعلنا الروہاء الطی لوبسک کے مجاہد کی رائے رد کرنے کے لائق ہے۔

(مجلس کتب الاسلام ص ۱۵۰)

(۱۰) ”وروث مسلمین ثلاث و قال یا ایہا الناس علما معنی الطہور و ولیدنا من کل شی الا یہ ائمہ۔ اسے محمد علی لاہوری اپنے ترجمہ کے ص ۵۳۶ نوٹ ۱۸۳۳ میں فرماتے ہیں کہ معنی الطہور سے یہ مراد ہے کہ حضرت سلیمانؑ پتھروں سے نظام دہائی کا کام لیتے تھے بحر بہت سے صحابی لغت سے اخذ کر کے نوٹ ۱۸۸۶ میں فرماتے ہیں کہ طہر سے مراد رسالت یعنی سواروں کی جماعت ہے ایک تیسری تارلی یہ بھی کرتے ہیں کہ پتھروں کے قول قاری ظفر کے مراد مستطرد ظفر کی لاشوں کے کھانے کے واسطے بھی پایا کرتے ہیں، لہذا اس خیال کی تائید میں عرب کے کچھ اقواء بھی نقل کیے ہیں لے اوسے کے آخر ہر صفحہ مذکور کو نوع انسان میں داخل کرتے ہیں۔ (مجلس ۹۹ کتب اسلام)

(۱۱) ائمہ اسے صاحب اپنے قرآن کے ص ۳۹ نوٹ ۳۰ میں حقیقی و لو بکھو مع الطراکمین اس طرح فرماتے ہیں جو مذکور کرتے ہیں وہ مسلمان ہیں اور نہاد میں ان کو مسلمانوں کی اس طرح سے التذہ کا حکم ہے۔“ (ص ۱۰۲ کتب الاسلام) اس قریب کی فرض خانہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے حکم کے مطابق جو غیر احمدیوں کے پیچھے نہاد چمکی حرام ہے، لاہوری پادری کا بھی یہی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔

(۱۲) ائمہ اسے محمد علی صاحب اپنے قرآن کے ص ۳۷۶ نوٹ ۹۸۳ میں آیت اذسعیون ویکم فاستجاب لکم انہی معکم باقی من الصلحۃ عروہن الا یہ کے حقیقی فرماتے ہیں قرآن شریف میں کہیں مذکور نہیں کہ فرشتے در حقیقت ثریٰ میں شریک ہوتے اور ملائکہ سے مراد فرشتوں کے دل کو اطمینان دلائے مطلوب تھا یہی سب مومنوں کے دلوں کو اطمینان حاصل ہو گیا تو کفاروں کے دلوں پر دھب جاری ہو گیا۔

(ص ۱۰۹، ۱۱۵ کتب الاسلام)

عقائد قادری مرزائی فقیر الدین اردوئی

(۱) کہیں اسے "گو جو میرے دعویٰ کی تصدیق کرنا چاہے ہو تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے جو "اللہ تعالیٰ کی ہستی اللہ تعالیٰ کے فرشتوں اللہ تعالیٰ کی کتابوں، اللہ تعالیٰ کے رسولوں ہم آفریت پر ایمان رکھتے ہوئے اس بات پر بھی ایمان لادو گے کہ قرآن کریم میں جس اللہ کے حق میں حضرت کجا اللہ مریم کی طرف سے ایک لاشکمی درج ہے "اللہ رسول اللہ صرف اللہ صرف حضرت کجا رسول جری اللہ فی علل الانبیاء ہی ہیں۔ (المہدک ص ۳)

(۲) اور حضرت کجا رسول نے جس ایک انکی تمام کے حق میں اپنے اشہار سورہ ۲۸ فردی ۸۶ میں دھمکی کی ہوئی ہے "وہ رسول کی عالم المعروف فقیر الدین نام کی ہے۔ (المہدک ص ۳)

(۳) اپنے عقائد کا عقائد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے سچے دل سے ایمان رکھتے ہوئے اسن طور پر یہ جان کر "لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ۔ (المہدک ص ۳)

(۴) قرآن کریم کی تعلیم کو سچے دل سے منہاں اللہ یقین کرتے ہوئے اس بارہ دہی الہی پر ایمان "مقدم کہنا ہو گا جو حضرت کجا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خدا کی طرف سے اس زمانہ کے لیے نازل ہوئی۔ (مہدک ص ۳)

(۵) اور خدا کی مہارت کرتے وقت سہہ الہی اور کجا رسول کے مقام (قادری) کی طرف منہ کرنے کو ترجیح دینی ہوگی۔ (المہدک ص ۳)

(۶) اور خواہ کوئی "دست ہی نماز پڑھے یا اس سے کم و بیش ہاتھ کھلے رکھ کر پڑھے یا ہاتھ ہڈ کر "ذات دینہ کر پڑھے یا کسی اور طریق پر جن تمام حالات میں کسی طرح کی بھی ایک دوسرے پر چپ چپکی اور حرف گیری نہ کرنی ہوگی اور خواہ کسی بولی اور لہجہ میں کوئی خدا کی قسم و تحفہ جس اور تجہ بیان کرے اور اپنی کزودہاں اور احتیاجوں کے اعتقاد بخود ہزار اور توبہ و استغفار کرے اور خدا کے حضور حضور فتوح اور تخلص و افسار اختیار کرے حضور بچال کرے و زاری آہ بکا کا اظہار کرے اور عاجزانہ دعاؤں پر دعا کرتے مہارت میں کر کر اپنی ضرورت ہست کو خدا کے حضور میں پیش کرے اور عرض خواہ کوئی کتنے ہی طبعہ و طبعہ طریقوں سے مختلف الفاظ میں خدا کی حمد بیان کرے اور لب و

باجوہ ہلال کی حالت میں حرام سے ظاہر ہوا تو صاحب شریعت تھا اور جب وہی ہلال مسجد اقصیٰ (یعنی مرزا صاحب کی مسجد) تک پہنچ کر بدرکال ہو گیا جب وہ صاحب شریعت نہ رہا۔
(حاشیہ حق اٹھیں ص ۲)

(۱۳) ”جب ہم نے کہا کہ اس الہام میں حضرت صاحب نے صاف طور پر اپنے آپ کو الہام قرار دیا ہے اب ظاہر ہے کہ مسجد الحرام والے الہام سے مسجد اقصیٰ والا الہام بہر صورت تضییعیت رکھتا ہے کیونکہ مسجد اقصیٰ کو مسجد حرام پر ترجیح ہے ایسے حالات میں حضرت صاحب کے الہام و اہلکھلو امن مقام اور تعظیم مصلیٰ پر عمل نہ کرے اگر یہاں صاحب کی غلطی نہیں تو کیا ہے۔
(حاشیہ حق اٹھیں ص ۲)

(۱۴) ”لا الہ الا اللہ اور احمد جوی اللہ“ کا روپانی پارٹی کا اب ایمان ہو گیا ہے جس کو ”لا الہ الا اللہ احمد جوی اللہ“ کا انکار چاہتی رہی رہی۔
(دھماکے گھر حاشیہ ص ۲)

(۱۵) ”اسلام نام ہے گل اور سوتلے کے مطابق عمل کرنے کا جس میں زمانہ میں جو جو ہادی آیا زمانہ کے مطابق گل اور سوتلے کے مناسب حال جو بھی اس نے تعلیم دی وہی اسلام ہے اس زمانہ میں بھی خدا نے اپنے ایک بندہ کو بھیج دیا اور اس کو پھانسی کے لیے کڑی سیکنوں کے لیے نکال دیا اور مسلمانوں کے لیے جو مہدی ہمارے سامنے بھیجا اس نے جہاد و قتال کو حرام اور قتل قرار دے کر اپنی موت سے پہلے دنیا کو پیغام صلح پہنچایا۔ ”ان اللہین عبداللہ الاسلام“ ظہیر الدین اردوبلی کے رسالہ کا نام۔

(۱۶) ”جس مصلح ہمارے اہل قانون کے ماتحت میں نہایت شرعاً صود سے یہ کہیں گا کہ حضرت کجا موموں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کی چاہت کے لیے بھی اسی طرح سے ایک کتاب میں ہلال فرمائی جس طرح سے تورات شریف کے بعد خدا نے انجیل شریف کو ہلال کیا تھا اور اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے توحید الہی اور ربی اور نبی کی تعلیم کے ساتھ نہایت وضاحت کے ساتھ یہ تعلیم بھی مل چکی ہے کہ اب ہمارے لیے کتب علیکم القرآن کا حکم قابل ملاحظہ نہیں ہے اگرچہ قرآن مجید کے حکم کتب علیکم القرآن پر آمادہ ایمان ہے کہ وہ خدا کا کلام اور خدا کا حکم ہے لیکن حضرت کجا موموں کے ارپے سے چونکہ خدا نے اب ہلال رنگ کو منسوخ کر کے ام کو کا منون ظاہر کرنا چاہا ہے اس لیے ہم جس طرح تورات شریف کے بعض احکام کو غرض اوقات سمجھتے ہیں اسی طرح سے قرآن مجید کے بعض احکام کو بھی غرض اوقات اور غرض

انکادات سمجھتے ہیں اور اس لیے ہم بھیجیں دیکھتے ہیں کہ اب کھب علیکم اللہ علیہ وسلم ہے اور کرنے کا زمانہ نہیں دیا بلکہ اس بات پر پختہ بھیجیں کے ساتھ مل ہی ہونے کا زمانہ ہے کہ کچھ سوچو، یہ ایمان لا کر دین کے لیے جنگ اور قتال کو حرام اور قتل بھیجیں کیا جاسے دیکھو حضرت کچھ سوچو نے صاف انکادات میں فرما دیا ہوا ہے۔

(۱۸) ”... کہ میں ایک غم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اپنے گنہگار کے جہاد کا خاتمہ ہے آج سے انسانی جہاد جو گنہگار سے کیا جاتا تھا خدا کے غم کے ساتھ بند کیا گیا اب اس کے بعد جو شخص کافر پر گنہگار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی دیکھتا ہے وہ اس رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے اس نے آج سے جہاد ساری پہلے فرما دیا ہے کہ کچھ سوچو کے آنے پر تمام گنہگار کے جہاد ختم ہو جائیں گے سو اب میرے عقیدہ کے بعد گنہگار کو کوئی جہاد نہیں ہماری طرف سے لیکن اور صلح کاری کا سلیب جھٹکا بند کیا گیا خدا تعالیٰ کی طرف دہشت کرنے کی ایک راہ نہیں بلکہ جس راہ پر جہاد لوگ اصرار میں کر چکے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مسطرت نہیں چاہتی کہ اسی راہ کو پھر اختیار کیا جاسے، اس کی انکی ہی مثال ہے کہ جیسے جن لٹکانوں کی پہلے کھدایا ہو چکی وہ اللہ سے سید رسول اللہ ﷺ کو نہیں دے سکے۔۔۔۔۔

(۱۹) ”میں اسے اجمعی قوم حضرت کچھ سوچو کا منصب دانا غم خیر سے لیے قابل محروم ہے تو یاد رکھو کہ جس طرح حضرت ام مصلحی خاتم الانبیاء، سر اجا مسیور کا زمانہ وہ زمانہ تھا جو حضرت موسیٰ کا تھا اسی طرح آج حضرت کچھ سوچو کا زمانہ وہ زمانہ نہیں جو آج سے جہاد ساری پہلے تھا، یہی وجہ ہے کہ آج اللہ سے لیے وہ فریب نہیں دی کہ جو آج سے جہاد ساری پہلے تھی دیکھو حضرت کچھ سوچو کی وضاحت سے سمجھتے ہیں کہ

(۲۰) ”جہاد یعنی فرائض کی خدمت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا، حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر خدمت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے چاہ نہیں سکتا تھا، اور خیر غور اپنے بھی قتل کیے جاتے تھے پھر اللہ سے نبی ﷺ کے ہمت میں بچیں اور یوزموں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لیے بھانے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مسلمانہ سے نہایت بڑا قبول کیا گیا، اور پھر کچھ سوچو کے ہمت قلعا جہاد کا غم موافق کر دیا گیا۔“ (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

ترجمہ انکوبات میں غم کی منصب دانی عبادت کو بخیر چھوڑ۔

(۲۱) ”آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جس قدر عبادت کا اور دشمنی تھا وہ تمام مراتب

بروزی وجود کے ملے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم اور اکمل برہم کی حالت دکھائی گئی ہے جیسا کہ براہین الہیہ کے من و مانت میں بھری نسبت ایک یہ خدا تعالیٰ کا کلام اور الہام ہے کہ مخلوق انجم فاعلم وہ یعنی خدا نے آخری آدم کو پیدا کر کے پہلے آدموں پر ایک جہ کی اس کو فضیلت بخشی، اس الہام اور کلام الہی کے بھی معنی ہیں کہ گو آدم علی علیہ السلام کے لیے کئی برکات تھے جن میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تھے لیکن یہ آخری بروز اکمل اور اتم ہے، اس جگہ کسی کو یہ دہم نہ گذرے کہ اس فقرہ میں اپنے نفس کو حضرت نوح پر فضیلت دے رہا ہے کیونکہ یہ ایک بڑی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے اور تمام اہل علم اور معرفت اس فضیلت کے قائل ہیں اور اس سے کوئی محذور لازم نہیں آتا اور نہ میں دیکھا اس کا قائل ہوں جس قدر اکارہ اور عارف مجھے پہلے گذرے ہیں وہ تمام آخری آدم کو ملاہت جاسد کا خاتم سمجھتے ہیں اور حقیقت آدمیہ کی برکات کا تمام دائرہ اس پر ختم کرتے ہیں اور اپنے کثوف سمجھ کر یہ دے سے اسی کا نام آخری آدم رکھتے ہیں اور اسی کا نام بھدی مسموم اور اسی کا نام کج مسموم رکھتے ہیں۔"

(الاعتراف ص ۵۷)

(۲۲) "بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ صاحبزادہ مہاشی محمود احمد صاحب کے واسطے سے اب قری علی الاطلاق بزرگ بادشاہی یہ عقیدہ جان کر رہے ہیں کہ حضرت کج مسموم سے رسول اللہ تھے اور نبی رحمت تھے، اسراہم کے واسطے صدقات تھے غیر انہوں کے پیچھے گزار دینا فعلی حرام ان کا جنازہ نہ مہنا حرام ان کو لڑکیاں دینا حرام جو حضرت کج مسموم کے واسطے کا سکر ہے وہ کافر ہے اور بیٹھی ہے بلکہ جو غیر انہوں کو کافر نہیں سمجھتا وہ بھی کافر ہے۔ وغیرہ (ایضاً)

(۲۳) دوسری طرف دوسری پادری مان رہی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کج مسموم تھے، سب نہیں کے مسموم تھے، امت محمدیہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد جس قدر محدث انقلاب اور اولیا ہوئے ان تمام سے افضل اور اعلیٰ شان والے محدث اور مجدد اعظم حضرت کج مسموم ہیں، دین ان کی جیت نہیں کرتا اس سے خدا کے حضور میں سواغفہ ہوگا، دینوں پادشاہان مان رہی ہیں کہ جو وہی الہی حضرت کج مسموم پر عاری ہوئی وہ خدا کا فعلی اور حقیقی کام ہے۔ (ایضاً)

(۲۴) اب احمدی عصمت کی ہر وہ پادریوں سے بھری یہ گزارش ہے کہ وہ کتاب نصرت الحق کے ص ۵۳ پر حضرت کج مسموم کے ان الفاظ کے ساتھ کہ بھری دعوت

الحی کو کتاب لکھی قرار دیا ہوا ہے اور اس کی الٹی میں صاف طور پر ہمارے اور فوجی
 موجود ہیں اور اس کی کواریں الٹی شریعت چاہتے اور تہذیب الاخلاق ناموں سے نامور
 کیا ہوا ہے۔ یہی لکھی ہو ہے کہ حضرت کجاں سے حضرت الٹی کے مں ۳۳ ہے سمجھاتے ہیں کہ
 قوم پر تو اس قدر بھی امید نہ تھی کہ وہی غیر شرعی کو بھی تسلیم کریں۔ چہ جائیکہ ہمدی الٹی
 رسالت کے اور فوجی کو مان جائے چنانچہ حضرت کجاں سے سمجھاتے لکھا ہوا ہے کہ بعض امور
 اس دولت میں اپنے لئے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم ان کو قبول کر سکے۔

(۳۸) بعض امور اور فوجی تو اپنے لئے جو امور تہذیب کے تھے اور ان امور کو تو
 قوم قرآن کریم میں موجود پانے کی وجہ سے پہلے سے ہی اپنے طور پر مانی ہوئی تھی مثلاً
 خدا کو واحد مانا، شرک نہ کرنا، نمازی چاروں طرف سے کام لیا، جھوٹ نہ بولا، سب کی امداد کرنا
 وغیرہ یہ لکھا جائیگی کہ جو قرآن کریم کو مان کر اپنے طور پر قوم نے ان کو پہلے سے ہی
 قبول کیا ہوا تھا لیکن بعض امور ایسے بھی تھے جو ہرگز امید نہ تھی کہ قوم ان کو قبول کر سکے
 مثلاً حضرت کجاں سے سمجھاتے ہرگز یہ تسلیم دیتے رہے ہیں کہ کافروں سے لڑائی کرنا، قلعہ حرام
 ہے جیسے کہ ہمارے اشتہارات میں کی دیکھ حضرت کجاں سے سمجھاتے ہمدی دنیا ہو چکی ہیں
 اور حضرت اللہ نے ممانعت جہاد کے بارے میں ایک ظلم بھی لکھ کر تاریخ کی جلی ہے۔

(۳۹) اب چھوڑ دو جہاد کا اسے دو سو لیل

دینی کے لیے حرام ہے اب جنگ اور لڑائی
 دشمن ہے دو خدا کا جہاد کرنا ہے اب جہاد
 منکر نی کا ہے جو یہ دیکھتا ہے اعتقاد
 تم میں سے جس کو دینی دہانت سے ہے جہاد
 اب اس کا فرض ہے کہ وہ دلی کر کے استوار
 لوگوں کو یہ بتانے کہ وقت کجاں ہے
 اب جنگ اور جہاد حرام و فحش ہے

(۴۰) طواغیر اور غلامانہ کے مں ۲۵، صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ "جہاد

ہے کہ کافروں کے ساتھ جہاد نہیں، حرام کیا گیا ہے۔"

(۴۱) "بہر اشتہار مبارک آج میں فوجی حرمت جہاد کے علاوہ یہ ہمدی بھی

موجود ہے، سبھی قسمی سے مرد کجاں سے سمجھاتے ہرگز یہاں میں واقع ہے۔"

(۴۲) "سورج میں جو آنحضرت ﷺ سے سبھی قسمی سے سبھی قسمی سے سبھی قسمی سے

ہونے وہ مسجد اقصیٰ بھی ہے، یہ قادیان میں عجائب شرقِ بالغ ہے۔“

(۳۳) ”سب کون مسلمان ہے جو یہ بھی عقیدہ رکھے کہ حضرت محمد رسول اللہ پر نبوت فتح ہو چکی اور قرآن شریف کے بعد کوئی شریعت نازل نہ ہوگی اور پھر حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت کجا سجاد کو بھی نبی اللہ بنائے، اور بحیثیت نبی کے مندرجہ بالا تعلیم کو بھی صحیح تسلیم کر لے۔“

(۳۴) ”مذہبِ صاحبِ بات یہ ہے کہ وہ تمام اموی جو یہاں محمد احمد صاحب کو خلیفہ راجع مانتے ہیں، وہ اہل ایمان تمام اہل اسلام پر کفر کا فتویٰ بھی لگائے بیٹھے ہیں اور ہر ایک اہل فکر کو مسلمان کو جو حضرت مرزا صاحب کی بیعت میں داخل نہیں کیا کافر بھی بتیجھتے کرتے ہیں اور یہ بھی ایسا ہی دیکھتے ہیں کہ غلامِ ایک مسلمان بیچ کر سے زکوٰۃ دے دینا نہ لہذا چڑھے تہجد اور اشراق بھی چڑھے، بلکہ رمضان کے روزے بھی رکھے روزانہ قرآن شریف کی تلاوت بھی کرے، اور تمام کبرہ گناہوں سے بھی بچے اگر وہ حضرت مرزا صاحب کو نبی اللہ بن کر ان کی بیعت میں داخل نہیں ہوتا تو وہ کافر ہے اس کی عہد شکنی اور اس کی لپیٹوں اس کا کفر چڑھا اور اسلامی اصولوں کا پابند ہونا اسے بھی نہیں پہنچ سکتا چنانچہ غلطی کا اگر وہ حضرت کجا سجاد کی بیعت میں داخل نہیں بلکہ یہاں تک بھی کہتے ہیں کہ جو اموی حضرت مرزا صاحب کے بعد مولوی نور الدین صاحب اور یہاں حضور احمد صاحب کی بیعت نہ کرے اور ان کو خلیفہ نہ مانے وہ بھی انہیں اور قاتل ہے۔“

(ایک تحریر، دیکھ کر حق میں سوجھ بوجھ نہ تھی)

بلغ صحر و حشر اجماعاً بعث من القہور و درخشاۃ اللہ و دیگر اصول قیامت کا انکار

مرزا قادیانی یعنی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں، اور اصل فرض یہ ہے کہ جب وہ دنیا میں تشریف لے گئے تو کجا سجاد وہ خود ہیں اس بیعت میں داخل کیا نہیں فرماتے ہیں۔ ”اسوا اس کے حضرت کجا ان کے مرید جس کی روح اٹھائی گئی برحق آچا کرید یا ایہا الناس المعطیۃ ارجعی الی ربک و احبہ موعیدہ فلا علی فی عبادہ و لا علی جسعی“ بہشت میں داخل ہو چکے اب کیا کر پھر اس منکرہ میں آ جائیں گے اس کو ہم نے مانا کہ وہ کمال و دخول بہشت کا جو ہمسائی و روحانی خود ہے ہو گا وہ حشر اجماع کے بعد ہر ایک سستی کو عطا کیا جائے گا، مگر اب بھی جس قدر بہشت کی لذت عطا ہو چکی ان سے مغرب لوگ باہر نہیں کیے جاتے اور قیامت کے دن میں بخیر رہ

انھیں ان کا حاضر ہونا ان کو بہشت سے نہیں بلکہ یہ تو انہیں کی بہشت سے باہر
 کوئی گھڑی دانہ ہے یا چاندی کا تخت بچھایا جائے گا، اور خدا تعالیٰ ہماری تمام اور سلامتی
 کی طرح اس پر بیٹھے گا اور کسی قدر مسافت طے کر کے اس کے حضور میں حاضر ہونا ہو گا
 تا یہ اعراض ادا ہو آئے کہ اگر پہنچی توگ بہشت میں داخل شدہ توجہ کیے جائیں تو انہی
 کے وقت انہیں بہشت سے لکھا جائے گا اور اس حق و حق جگہ میں جہاں وقت رب
 تعالیٰ بچھایا گیا ہے حاضر ہونا چاہئے گا ایسا طویل تو سراسر جسمانی اور بیحدت کی سرشت
 سے لکھا ہوا ہے اور حق یہی ہے کہ ہم حالات کے دن پر ایمان تو لاتے ہیں اور وقت رب
 تعالیٰ کے قائل نہیں جسمانی طور پر اس کا خاک نہیں کھینچتے، اور اس بات پر یقین رکھتے
 ہیں کہ جو حکم اللہ اور رسول نے فرمایا وہ سب حکم ہو گا لیکن ایسے پاک طور پر کہ جو خدا
 تعالیٰ کے تقدس اور حور اس کی صفات کاملہ کے معانی اور معانی و بہشت حق کا حق ہے
 یہ کہہ کر کہ لیکن کہ اس دن خدا تعالیٰ ایک جسم فطری کی طرح بہشت سے باہر اپنا غیر یا
 میں کہہ کر اپنا وقت بچھائے گا بلکہ حق یہ ہے کہ اس دن انہی پہنچی بہشت میں ہوں گے
 اور ہونے والی ہونے میں لیکن دم الہی کی حق فطری و معانیوں پر اور ان معانیوں پر ہر ایک
 جودہ طور سے لذت کاملہ کی بات کر کے اور تمام سامان پہنچی زندگی کا حق و معانی طور
 پر ان کو دکھا کر اس سے طور کے دارالسلام میں ان کو داخل کر دیں گے، ایسا ہی خدا تعالیٰ
 کے قریبی حق جہنم کو بھی اور از حساب اور از مرام صریح کے سے رنگ میں دکھا کر گویا جہنم
 لوگوں کو سے سرے سے جہنم میں داخل کر دیں گے روحانی طور پر بہشتوں کا بڑا خوف
 اور موت بہشت میں داخل ہو جانا اور ہونے والی کا ہونے میں کرنا جانا حور قرآن
 شریف اور احادیث مجھ سے ثابت ہے کہ اس تک ہم اس رسالہ کو قبول دیتے جائیں اسے
 خداوند قادر اس قوم پر دم کر کلام الہی کو پہنچتے ہیں لیکن وہ پاک کلام ان کے عقل سے
 آگے نہیں گزرتا۔ (ذیل مہم ص ۱۳۳ تا ۱۳۵ نمبر ۲ ص ۱۳۵ تا ۱۳۶) اور پھر فرماتے ہیں
 ”ہاں دوسری طرف یہ بھی ثابت ہے کہ قبروں میں سے مردے انہیں گے اور ہر ایک فطری
 علم کے سننے کے لیے خدا کے حضور میں کھڑا ہو گا اور ہر ایک فطری کے عقل اور ایمان کا
 اندازہ لینی ترازو سے اس پر ظاہر کیا جائے گا جب جو لوگ بہشت کے فائز ہیں بہشت
 میں داخل کیے جائیں گے اور جو ہونے میں پٹنے کے سزاوار ہیں وہ ہونے میں داخل دینے
 جائیں گے۔ (ذیل مہم ص ۱۳۵ تا ۱۳۶ نمبر ۲ ص ۱۳۶)

مردا ہوا دینی اس خدا فی کو اور کرنے کی بہت کوشش فرماتے ہیں مگر نتیجہ

فعلی اقرار اور عقلی انکار کے یکے نہیں ملتا، فرماتے ہیں ”اب حاصل کلام یہ ہے کہ ان تینوں عارض میں انسان ایک قسم کی بہشت یا ایک قسم کی دوزخ میں ہوتا ہے اور جن کی یہ حال ہیں تو اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ ان عارض میں سے کسی وجہ پر ہونے کی حالت میں انسان بہشت یا دوزخ میں سے نکال لیجئے جاتا جب اس وجہ سے ترقی کرتا ہے تو اس وجہ سے اگلی وجہ میں آ جاتا ہے۔“ (تذکرہ ہمام ص ۳۰۰ نوٹیں ج ۳ ص ۱۵۸)

تو اب مردوں کا جتنا قبروں سے الگنا وغیرہ مشر بہتہ کا ہاٹل انکار ہوا جو عقلی کفر ہے۔

مرزا کے نزدیک خدا جھوٹا ہے اس نے جھوٹ بولا ہے جھوٹ بولنا ہے بولے گا

اس پر دنیا کے اقوام اور تمام انبیاء کا عقیدہ اور سب کا اطلاق ہے (مثلاً عقل)

(۱) ”مگر دنیا کی تمام قومیں اس بات پر اطلاق رکھتی ہیں کہ آنے والی باتیں نمودار و لاشکوئی کے رنگ میں ظاہر کی جائیں اور نمود صرف خدا تعالیٰ کے ارادے میں لگی ہوں وہ صوفی فیرات اور تو بہ استغفار سے ٹکی نکلتی ہیں۔“

(حقیقت نامی ص ۱۵۸ نوٹیں ج ۳ ص ۱۵۵)

(۲) ”اور تمام نبیوں کا اس پر اطلاق ہے کہ صوفی فیرات اور تو بہ استغفار سے

نور نکلتا ہے“

(۳) ”سہرا (اقی تجربہ ہے کہ بے اوقات خدا تعالیٰ میری نسبت یا میری شان

کی نسبت یا میرے کسی دوست کی ایک آنے والی بات کی خبر دیتا ہے اور جب اس کے دفع کے لیے دعا کی جاتی ہے تو پھر وہ سہرا الہام ہوتا ہے کہ ہم نے اس بات کو دفع کر دیا میں اگر اس طرح پر دھوکہ کی لاشکوئی ضروری اصرار ہے تو میں تمہیں دھوکہ جھوٹا ہی سکھا بھی۔“

(حقیقت نامی ص ۱۵۸ نوٹیں ج ۳ ص ۱۵۵)

(۴) ”یہ خدا تعالیٰ کی رحمت ہے کہ دھوکہ کی لاشکوئیں میں مفسوئی کا سلسلہ اس

کی طرف سے جاری ہے یہاں تک کہ جو جہنم میں بیٹھ رہنے کا دھوکہ قرآن شریف میں کافروں کے لیے ہے وہاں لگی یہ آیت ”وہو“ ہے الا عاصوا و منک لن دیک فضل علیا یروہ“ یعنی کافر بیٹھ دوزخ میں رہیں گے۔“ (حقیقت نامی ص ۱۵۸ نوٹیں ج ۳ ص ۱۵۶)

(۵) ”آخر میں بڑے اور سے اور بڑے دھوکے سے اور چوٹی بھڑکتا ہے

یہ کہتا ہوں کہ جو جو عارض میری لاشکوئیں پر (اکثر مہاتگیم خاص اور اس کے ہم جنس

ملاویں نے کیے ہیں جس کو کھانا کھا سکتا ہوں کہ اہل المعصوم نہیں ہیں اس سے کوئی ایسا ہی نہیں جس کی کسی ویشکونی پر انہیں اعتراضات کے ساتھ کوئی اعتراض نہ ہو اور جس کا قصہ میں پیش نہیں کروں گا بلکہ حضرت موسیٰ اور حضرت نوح اور حضرت سید الرسل علیہ السلام کی ویشکونیوں میں اِذا خدا کے کلام میں اس کی نظیر دکھلاؤں گا۔“ (تجلیات الہی ص ۱۵۰ نمبر ۱۶ ص ۱۵۷)

(۶) ”لیکن اس آیت میں جو بعض کا لفظ ہے صریح طور پر اس میں یہ اشارہ ہے کہ سچا رسول جو دھیمہ کی ویشکونی نہیں یعنی خطاب کی ویشکونی نہیں کرتا ہے تو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ سب کی سب قہور میں آجائیں ہاں یہ ضروری ہے کہ بعض ان میں قہور میں آجائیں جیسا کہ یہ آیت فرمادہ ہے یہ ہے بھیکم بعض الذی بعد کلمہ۔“

(تجلیات الہی ص ۱۵۰ نمبر ۱۶ ص ۱۵۷)

(۷) ”اس جو سے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ دھیمہ میں خدا کے ارادہ خطاب کا تلفظ چاہو ہے مگر پھر اس میں چاہو نہیں۔“ (الہام اعظم ص ۱۵۰ نمبر ۱۶ ص ۱۵۷)

(۸) ”جیسا کہ قوم جس کی دھیمہ میں نزول خطاب کی قطعی تاریخ بطور کسی شرط کے نکلا کر پھر اس قوم کے تصریح پر وہ خطاب موقوف رکھا گیا۔“ (نور ۱۶)

(۹) ”اس لیے خدا کا دھیمہ بھی وہی تک انسان زندہ ہے اور الٰہی تہذیبی کرنے پر قادر ہے وہ فیصلہ دیکھ نہیں لہذا اس کے برخلاف کرنا کذب یا عہد شکنی میں داخل نہیں ہے۔“ (الہام اعظم ص ۱۵۰ نمبر ۱۶ ص ۱۵۷)

(۱۰) ”اور گو بظاہر کوئی دھیمہ شرط سے خالی ہو مگر اس کے ساتھ پیشہ طور پر ارادہ الٰہی میں شرط ہوتی ہیں بجز ایسے الہام کے جس میں ظاہر کیا جائے کہ اس کے ساتھ شرط نہیں اس اسی صورت میں وہ قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے اور فکر پر مبنی قرار پا جاتا ہے۔“ (نور ۱۶)

(۱۱) یہ تمام دنیا کا دھیمہ مسئلہ اور دھیمہ اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا حقیقی طبقہ عقیدہ ہے کہ دھیمہ یعنی خطاب کی ویشکونی بطور شرط توہ اور استغناء اور خوف کے بھی کی سکتی ہے۔“ (نور ۱۶ ص ۱۵۷ نمبر ۱۶ ص ۱۵۷)

(۱۲) ”بلکہ یہ مسئلہ مسلم ہے کہ دھیمہ یعنی خطاب کی ویشکونیوں میں کسی شرط کی بھی ضرورت نہیں وہ کی سکتی ہیں۔“ (تجلیات الہی ص ۱۵۰ نمبر ۱۶ ص ۱۵۷)

(۱۳) ”لیکن نص قرآنی سے یہ ثابت ہے کہ خطاب کی ویشکونی کا پورا ہونا ضروری نہیں۔“ (تجلیات الہی ص ۱۵۰ نمبر ۱۶ ص ۱۵۷)

(۱۳) اور وہ یمن طرابلس کی دشمنی کھینچنے کے بارے میں تمام ہی متفق ہیں۔“

(تقریر حقیقت اہلی میں ۱۳۳۱ھ قمریٰ ج ۳۳ ص ۱۵۵)

(۱۵) ”بھئی اگر انسان اپنی فطرت سے ایک بات کو خدا کا وعدہ سمجھ لے جیسا

کہ حضرت نوحؑ نے سمجھ لیا تھا ایسا گفت و وعدہ جائز ہے کیونکہ حواصل وہ خدا کا وعدہ نہیں بلکہ انسانی فطرت نے خواہ کر لیا اس کو وعدہ قرار دیا ہے۔“

(تقریر حقیقت اہلی میں ۱۳۳۱ھ قمریٰ ج ۳۳ ص ۱۵۵)

(۱۶) ”اس قول کے بھی یہی معنی ہیں کہ اس وعدہ کے ساتھ عقلی طور پر کئی

شرائط ہوتے ہیں اور خدا نے تعالیٰ پر واجب نہیں کر تمام شرائط ظاہر کریں۔“

(تقریر حقیقت اہلی میں ۱۳۳۱ھ قمریٰ ج ۳۳ ص ۱۵۵)

(۱۷) ”بیک ہی اپنے رجحان میں فطرتی کر سکتا ہے مگر خدا کی وحی میں فطرتی نہیں

ہوتی پس اس کے کھینچنے میں اگر انعام شریعت کے حصول نہ ہوں کسی ہی سے فطرتی ہو سکتی ہے۔“

(تقریر حقیقت اہلی میں ۱۳۳۱ھ قمریٰ ج ۳۳ ص ۱۵۵)

مرزا قادیانی کی تمہید اثبات صفات الوہیۃ

(۱) ”انما امرک الا انزلت شیئا ان تقول لہ کن فیکون“

(تقریر حقیقت اہلی میں ۱۳۳۱ھ قمریٰ ج ۳۳ ص ۱۵۵)

(۲) ”ہم تمہیں لا ہم سمعی۔“ (ماہنامہ عربیہ میں ۱۳۳۱ھ قمریٰ ج ۳۳ ص ۱۶۷)

(۳) ”اور دانیالؑ کی لے آئی کتاب میں میرا نام دیکھ لیں رکھا ہے اور میری

میں فطرتی معنی یہاں کی بات۔“ (ماہنامہ عربیہ میں ۱۳۳۱ھ قمریٰ ج ۳۳ ص ۱۶۷)

(۴) ”اے جانہ رسولؐ تو مجھ سے ظاہر ہوا ہے اور میں تم سے۔“

(تقریر حقیقت اہلی میں ۱۳۳۱ھ قمریٰ ج ۳۳ ص ۱۵۵)

(۵) ”سبحک اللہ وعلاک“ (تقریر حقیقت اہلی میں ۱۳۳۱ھ قمریٰ ج ۳۳ ص ۱۶۷)

(۶) ”ہامی اللہ کنت لا تعرفک“ (تقریر حقیقت اہلی میں ۱۳۳۱ھ قمریٰ ج ۳۳ ص ۱۶۷)

(۷) ”اصطی واصیب“

(تقریر حقیقت اہلی میں ۱۳۳۱ھ قمریٰ ج ۳۳ ص ۱۶۷) ”مطلوبہ مسطورہ کا لفظ التردد فی الحقیقت سلفیہ“

(۸) ”الظفر واصبوم“ ”مطلوبہ مذکورہ ہذا اشارہ الی لفظ الظفرون۔“

(تقریر حقیقت اہلی میں ۱۳۳۱ھ قمریٰ ج ۳۳ ص ۱۵۵)

(۹) لا رخص والسماء معک کما هو معی۔

(جہود النبی ص ۷۷، خزائن ج ۲۲ ص ۷۸)

(۱۰) جبرئیل علیہ السلام علی خلق الانبیاء (جہود النبی ص ۹۷، خزائن ج ۲۲ ص ۸۲)

(۱۱) لا یشرک بعلام مظهر الحق والعلیٰ کلن اللہ نزل من السماء۔

(نور حلقہ ص ۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۷۳)

(۱۲) کنت منی بمنزلہ نوح وحیدی و علی مدنی۔

(نور حلقہ ص ۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۷۳)

مرزا کی شریعت جدیدہ کے احکام و عقائد جو شریعت محمدیہ کے لیے

بازخ یا مخالف ہیں جو عبادات مذکورہ سے صریحاً یا لزوماً حاجت ہوتے ہیں

(۱) پہلے جو کوئی مرد عالم حلقہ ہے ایمان لایا وہ مسلمان ہو کر اپنی رامت کا مستحق ہو گیا لیکن مرزا قادیانی کی شریعت میں اب یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے قرآن شریف ہے ایمان کافی نہیں رہا اب تک مرزا قادیانی ہے ایمان نہ لائے نہایت نقصان لگتی ہوئی کے لیے جہنمی ہو گیا۔

(۲) پہلے صرف قوامت زہر انگلی قرآن شریف وغیرہ پہلے حلقہ ہے ایمان لایا ضروری تھا کہ صرف یہی کتب لکھا جائے ہیں اب یہ حکم منسوخ ہو گیا بلکہ ان کے علاوہ مرزا قادیانی سے جو مکالمہ لکھا ہوا ہے اسے بھی کام الہی قلمی سمجھا کر فرض ہے اگر مرزا کے ایک الہام کو بھی کام الہی اور من اللہ نہ سمجھا جائے گا تو وہ بھی قلمی کا لڑ ہے۔

(۳) پہلے حالت اختیار میں نماز صرف قبلہ کی طرف ہانڑ تھی لہذا وضو و من مقام ابراہیم کی رہ سے قادیان کی طرف نماز چھٹا ہوئی ہے جیسا بعض مرزائیوں کا مذہب منقول بھی ہو چکا ہے۔

(۴) پہلے ہر مسلمان کے پیچھے نماز چھٹی ہانڑ تھی اب صرف مرزا قادیانی کے راستے والوں کے سوا کسی کے پیچھے نماز چھٹی ہانڑ نہیں اور قرآن شریف کا حکم و انکھوا مع المواتین اور حدیث کا قرآن صلوا علیٰ علیہ و علیٰ آہلہ و علیٰ من اتبع آلہ و علیٰ المسلمین

(۵) پہلے جہاد کی فریضہ قیامت تک تھی اور قرآن اور حدیث کا حکم الجہاد خاص الہی یوم القیامۃ تھا اب مرزا قادیانی کی شریعت میں فریضہ جہاد قیامت تک کے لیے منسوخ ہو گیا۔

(۶) پہلے چار فرض اور محدّہ چیزیں اب مرزا قادیانی کے حکم سے حرام اور قبیح ہو گئیں۔

(۷) پہلے مالی صدقات (زکوٰۃ) ملز تھے اب (زکوٰۃ) ملز کے علاوہ مرزا قادیانی نے جو چند مقرر فرمایا ہے وہ بھی فرض نہیں ہے۔

(۸) زکوٰۃ کے لیے حساب اور رسوں کا گذرنا اور یعنی ہونا شرعاً حاکم مرزا قادیانی کے یہاں کوئی شرعاً نہیں باہور چند فرض ہے۔

(۹) زکوٰۃ اگر کوئی شخص تمام عمر بھی داتا نہ کرے تو گنہگار قاسمِ قادر ہے جب تک سفر نہ ہو کہ (فرض) نہیں، لیکن مرزا قادیانی کے یہاں اگر تین یا ایک کوئی مرزا قادیانی

کا مقررہ نہیں نہ اسے تو بہت سے خارج اور قطعاً کافر اور ایسی جہنمی ہے چنانچہ مہارت اہل سے ظاہر ہے "حضرت کچا موصوفہ علیہ السلام کے منصب ذیلی فرض میں چند کی

خرید کرتے ہوئے وہ امور پر بہت زور دیا ہے۔ قول یہ کہ ہر آدمی اپنا باہور چند مقرر کر کے خاص قرع سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتیٰ کے طور پر اس قدر چند

باہور بھیج سکتا ہے۔ دوم یہ کہ ہر شخص اپنے چند کی باقاعدہ ادائیگی کا پورا پابند رہے۔ زراعت و پیشہ و ایسے اصحاب جن کو سال کے کسی خاص موقع پر آمدنی ہوتی ہے وہ بھی اپنی

آمدنی کے لحاظ سے فصلانہ چند کا اندازہ لگا کر اطلاع دیں اس کے علاوہ اگر وہ دوسرے سال میں کوئی اور خاص آمدنی ہو تو اس کا بھی چند لکھنا چاہیے حضرت علیہ السلام آج ایہ

اطاعہ بصرہ کا خاص اثر ہے کہ مقررہ چند کی اطلاع کے ساتھ ہر آدمی کی آمدنی کا اندازہ کا بھی نوٹ ہونا ضروری ہے تاکہ حضور ایہ اطلاع کو اپنی جماعت کے اخص اور حد

حد کا پتہ لگا رہے۔ یہ مہارت تو مہارتِ اہل کی گئی اب مرزا قادیانی کی خاص مہارت کو ملاحظہ فرمائیے۔

"حضرت کچا موصوفہ علیہ السلام کا لہایت ضروری فرمان۔"

"یہ اشتہار کوئی معمولی قرع نہیں بلکہ جن لوگوں کے ساتھ جو مرے کھاتے ہیں یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں مجھے خدا نے اعلان ہے کہ میرا نہیں سے چند ہے یعنی وہی خدا کے دھڑ

میں مرے ہے جو امانت اور نصرت میں مشغول ہیں مگر ہجرت ایسے ہیں کہ گویا خدا نے تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں ہر شخص کو چاہیے کہ اس نئے انتظام کے بعد سے سرے

سے حد کر کے اپنی خاص قرع سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتیٰ کے طور پر اس قدر چند باہوری بھیج سکتا ہے مگر چاہیے کہ فضول کوئی اور حد نہ لگاؤ نہ کرے۔ ہر ایک

سرور عالم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکا مرزائی شریعت میں یہ حکم منسوخ ہو کر کفر یہ
ظاہر اور عقلی عقیدہ ہو گیا۔ لہذا باطل العظیم۔

(۱۵) قیامت کے دن مردوں کا قبروں سے اٹھنا اسلامی عقیدہ ہے مگر مرزائی
حرم میں یہ بات ممکن ہے۔

(۱۶) (۱) بیج صود کا ہونا اور (۲) تمام خلق اللہ کا ڈھلکا اٹھنا سے
پرہیز ہونا (۳) زمین و آسمان کا بدلا (۴) قیامت کے لیے سب کا پریشان ہونا
(۵) تمام انبیاء علیہم السلام کا قیامت سے الگ کرنا (۶) سرور عالم ﷺ کا اس منصب کو
تکول فرمنا، (۷) پھر قیامت فرمنا، (۸) اس دن اہل کافریں ہونا، (۹) سوائف
اہل کافروں، (۱۰) ہر شخص کا اپنے اہل کو حاضر پانا، (۱۱) اہل مراد کا قائم ہونا (۱۲) پھر
اس پر ہر شخص کا محدود کرنا ان حکم الہی و دھما (۱۳) پھر بعض جہنمیوں کا جہنم سے
قیامت یا قیامت خارج ہو کر جنت میں داخل ہونا وغیرہ جس قدر تفصیل قیامت کے
دن کی قرآن و حدیث میں آئی ہے وہ مرزا قادیانی کے اس عقیدہ اور باطل شای حکم کی
جہ سے قطب ہوئی جاتی ہے کہ ہر شخص مرنے کے بعد جنتی جنت میں داخل ہوتا ہے اور جہنمی
جہنم میں قیامت کے دن نہ کوئی جنتی جنت سے نکلے گا اور نہ اہل کافریں و کفار سے گویا
قیامت کوئی اور مشر اجود بھی ایک مادی طور پر ہو گا اتفاق یہی ہے کہ ہم مشر اجود اور
ہم آخرت اور مطلب وغیرہ کے سب مستعد ہیں مگر جب مطلب دریافت کیا جاتا ہے تو
تجربہ یہ نکلتا ہے جو قرآن کی عبادت سے پہلے جان ہو چکا ہے۔

(۱۷) قرآن شریف ﷻ ہے کہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ ہیں مگر مرزائی
شریعت میں اب سوا اللہ خاتم النبیین مرزا قادیانی ہیں یہ چند صوفیوں اور علماء
معرض کی گئی ہیں اور نہ خود کرنے سے اس قسم کے جہت نظام کا عقیدہ تبدیل لازم آتا ہے۔

سیدی ناقص دانے میں قادیانی پادری مرزا قادیانی کو بظاہر صرف کی عقلی نہیں
باتی ورنہ ان کے جمل احکام اور فراموشی پر دل و جان ایمان رکھتی ہے ورنہ پھر ایسے شخص
کو جس کے اس قدر لہجہ اور کلمے خیال ہوں، جو ایک مادی مسئلہ بھی نہیں دیکھ سکا اس
کو بھی مجدد صحت ہی عقل عیسیٰ مہدی کیسے تسلیم کیا؟ اور قادیانی پادری قادیانیوں کی
باوجود اس اختلاف عظیم کے عقیدہ نہیں کرتی سیدی نظر سے کوئی قرآن الہی تک ایسی نہیں
گفندی جس سے معلوم ہو کہ قادیانی قادیانیوں کو بعد اللہ قسم نبوت کے اور مرزا

قادیانی کو عقل ہی کہنے کے کافر کہتے ہوں، یا قادیانوں نے لاہوری گروہ کی ٹھیکری ہو
 اگر یہ امر واقعی ہے تو ہر ایک گروہ دوسرے کی ٹھیکری نہیں کرتا تو اس نتیجہ پر پہنچنا سہل ہے کہ
 یہ اظہار اختلاف جنگ زدگنی اور ظاہری بات ہے۔ دہ دہ عقلیت سب ایک ہیں۔ علمبر
 احمد بن صاحب نے تو صاف صاف جہ مرزا قادیانی کے خلاف تھے بیان کر دئے کہ وہ نبی
 مستقل صاحب شریعت اور محمدی شریعت کے خارج ہیں جو اس کو قبول کرے تو ان کے
 ساتھ ہو اور جو اس کو نہ مانے وہ مرزا محمد کے ساتھ ہو چاہئے اور مرزا قادیانی کو عقلی نبی
 تو کہے مگر صاحب شریعت نہ کہے اور جو اس کو بھی نہ مانے تو وہ لاہوری پارٹی محمد علی
 صاحب کے ساتھ ہو کر نبی مجازی بن لے مگر رہے مرزا قادیانی کا نظام، کفر و ان کفر۔

(۳۰) شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں خارج کا مفہوم
 بالحق کفر ہے بلکہ کلام اویان ہادی اس پر حقن ہیں مگر مرزا کی شریعت خارج کو بھی حق
 بتاتی ہے ملاحظہ ہو۔ "آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جس قدر عبادات کا وہ ممکن تھا وہ تمام
 مراتب پر آدمی اور اس کے لئے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم و اکمل عبادی
 حالت دکھائی گئی ہے جیسا کہ ہرچیز احمدیہ کے مابین ۵۰۵ میں ہماری نسبت ایک یہ خدا
 تعالیٰ کا کلام اور الہام ہے کہ حلقی آدم فاکرم یعنی خدا نے آخری آدم کو پیدا کر کے
 پہلے آدمیوں پر ایک جہ کی اس کو فضیلت بخشی اس الہام اور کلام الہی کے بجائے حق ہیں
 کہ گو آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کئی عبادات تھے جن میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی
 تھے لیکن یہ آخری عبادت اکمل و اتم ہے۔" (ترجمہ انجیل ص ۵۰۵ تا ۵۰۶)



